(رَفعُ الیَدَینِ مِن زِینَةِ الصَّلَاةِ)
''رفع الیدین کرنا نماز کی زینت ہے۔''

# نماز کا حسن

# رفع الیدین

[عدم رفع الیدین کے دلائل کا تحقیقی جائزہ]


تالیف
امان اللہ عاصم


نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء مولانا

الشیخ عبد العزیز نورستانی حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین


- تقریظ ........................ 9
- حرفے چند .................. 10
- حرف عقیدت .................. 13
- عرضِ مؤلف: رفع الیدین ........ 19
- رفع الیدین نماز کی زینت ........ 20
- رفع الیدین مسلمانوں کے ذمہ حق .. 21
- رفع الیدین کی حکمت .......... 22
- رفع الیدین کا اجر وثواب ......... 22
- رفع الیدین بدعت نہیں ہے ........ 22
- رفع الیدین منسوخ نہیں .......... 23
- رسول اللہ ﷺ کی آخری نمازوں میں رفع الیدین کے گواہ .......... 29
- رفع الیدین سنت متواترہ ہے ...... 30
- رفع الیدین؛ کثیر الرواۃ سنت ...... 32
- رفع الیدین سنت دائمہ ........... 33
- رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین والی نماز کا حکم دیا ................ 34
- سنت کا تارک قرآن کی نظر میں ..... 35
- سنت کا تارک حدیث کی نظر میں .... 35
- سنت کا تارک صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں 36
- رفع الیدین کا تارک؛ سنت کا منکر .. 36
- رفع الیدین کا تارک.. ........... 37
- رفع الیدین چھوڑنا حرام ہے ....... 38
- رفع الیدین کے مقامات.......... 38
- رفع الیدین کا پہلا مقام، تکبیر تحریمہ . 38
- رفع الیدین کا دوسرا مقام .......... 43
- رفع الیدین کا تیسرا مقام ......... 44
- رفع الیدین کا چوتھا مقام.......... 44
- اختلافی مقامات ................. 45
- رفع الیدین کا مذاق اڑانے والوں کا انجام ......................... 46
- بیہودہ حکایت .................. 46
- جیسے مرضی نماز پڑھو؛ کا فلسفہ ........ 48
- سچ تو یہ ہے .................... 48


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




- نماز سنت کے مطابق پڑھو ........ 48
- فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے ........ 49
- خواتین بھی رفع الیدین کر کے نماز پڑھیں ........................ 49
- کتاب ہذا کی وجہ تالیف ........... 51
- اشاعت کا پہلا مرحلہ ............. 51
- اشاعت کا دوسرا مرحلہ ............ 52
- اشاعت کا تیسرا مرحلہ ............ 53
- کلمات تشکر ...................... 53
- عنوانات کا انتخاب ................ 57
- رفع الیدین خدا کی نظر میں ......... 58
- تفسیر ابن عباس کی سند ........... 58
- محمد بن مروان کی حقیقت .......... 59
- کلبی کی حقیقت .................. 60
- ابوصالح کی حقیقت ............... 62
- خلاصہ بحث ..................... 62
- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ رفع الیدین ... 63
- بالفرض......! ...................... 64
- حسن بصریؒ رفع الیدین کے قائل .. 65
- رفع الیدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حکماً 67
- روایت کی سند ................... 67
- مجہول راوی ...................... 68
- خلاصہ بحث ...................... 68
- تقی عثمانی حنفی دیوبندی حفظہ اللہ کا فیصلہ . 69
- محمود الحسن حنفی دیوبندیؒ کا قول ..... 71
- علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ کا قول ...... 71
- علامہ سندھی رحمہ اللہ حنفی کا دوسرا قول .. 71
- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ........... 72
- امام نووی رحمہ اللہ کا قول ............ 73
- امام نووی رحمہ اللہ کا دوسرا قول ....... 73
- حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا قول .. 74
- حدیث جابر رضی اللہ عنہ کا باب .......... 74
- جرأت تو کریں .................... 77
- فیصلہ کن وضاحت ................ 77
- خلاصہ بحث ..................... 78
- کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ........ 79
- رفع الیدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں فعلاً 80
- یہ روایت ضعیف ہے ............. 80
- یہ حدیث مختصر ہے ............. 81
- مفصل حدیث .................... 82
- قابل توجہ ....................... 82
- محدثین اور علماء جرح وتعدیل کا فیصلہ 83


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




- امام خطابی رحمہ اللہ کا قول ........... 83
- شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ کا قول .. 83
- عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا قول .. 84
- عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا دوسرا قول .. 84
- امام ترمذی کا اس حدیث کو حسن کہنا .. 84
- حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ موضوع ہے 85
- یہ روایت اگر صحیح بھی ہو......! ....... 86
- خلاصہ بحث........................ 86
- چھ راوی مجہول ہیں .............. 87
- احناف سے گزارش ............... 88
- سند میں ضعف کی وضاحت ........ 88
- روایت کے مرکزی راوی......... 91
- یزید بن ابی زیاد کی حقیقت ......... 92
- ابن ابی لیلٰی کی حقیقت ............ 95
- علماء احناف کی گواہی.............. 99
- متن میں ضعف کی وضاحت ..... 100
- یہ حدیث، بالاتفاق ضعیف ہے ... 105
- خلاصہ بحث...................... 106
- صحیح (مسند) ابی عوانہ کی روایت .. 107
- حدیث کا باب..................... 108
- متن کا جائزہ..................... 109
- خلاصہ بحث........................ 112
- والمعنی واحد ..................... 113
- سعدان بن نصر کی روایت ........ 113
- امام بیہقی رحمہ اللہ کا اشارہ .......... 114
- صحیح مسلم کی حدیث.............. 115
- مسند حمیدی کی روایت ........... 116
- حدیث کا اصل متن............... 116
- حدیث کی تحریف شدہ عبارت .... 117
- فرق واضح ہے ................ 117
- یہ جسارت کس نے کی؟...... ..... 119
- ابونعیم رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث . 120
- مسند حمیدی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل 120
- خلاصہ بحث. .................... 121
- ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی مفصل روایت . 122
- غلط فہمی کا ازالہ................ 124
- خلاصۂ بحث ..................... 124
- ناقص و ناتمام نماز...!............ 125
- فیصلہ آپ کے ہاتھ میں.......... 125
- رفع الیدین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی نظر میں ..................... 126
- محمد بن جابر کی روایت ضعیف ہے . 127


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




* یہ روایت موضوع (من گھڑت) . 127
* محمد بن جابر کی حقیقت ........... 128
* محمد بن جابر، امام ابوحنیفہؒ کا گستاخ . 130
* خلاصہ بحث .................... 130
* اسحاق بن ابی اسرائیل کا قول..؟.. 130
* رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے....... 131
* عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے 132
* خلاصہ بحث .................... 133
* یہ روایت ضعیف ہے ........... 135
* دوسری سند .................... 135
* ضعیف راوی .................... 136
* علی رضی اللہ عنہ رفع الیدین کے راوی... 136
* خلاصہ بحث .................... 138
* یہ روایت تو اثبات کی دلیل ہے... 140
* عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے 140
* خلاصہ بحث .................... 141
* رفع الیدین کبار صحابہؓ کی نظر میں .. 142
* یہ روایت ضعیف ہے ........... 143
* ابوبکر بن عیاش ضعیف ومجروح.. . 145
* ابوبکر بن عیاش کی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بددعا .................. 146
* یقین نہیں تو تصدیق کرلیں ....... 147
* یہ روایت ضعیف ہے ............ 147
* عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین ... 148
* ابن عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کا حکم.. .. 149
* رفع الیدین نہ کرنے والے سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا سلوک ............ 150
* مجاہد رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے 150
* خلاصہ کلام ..................... 151
* اعتراضات کے جوابات......... 152
* امام مالک رحمہ اللہ اور رفع الیدین... 153
* امام مالکؒ اثبات رفع الیدین.. .. 154
* امام مالک رحمہ اللہ کا موقف........ 154
* امام مالک رحمہ اللہ کا صحیح ترین قول .. 154
* امام شافعی رحمہ اللہ اور رفع الیدین ... 155
* امام شافعیؒ اور انکے پیروکاروں کا.. 155
* رفع الیدین چھوڑنا حرام ہے ..... 156
* رفع الیدین نہ کرنے والے کے لیے امام شافعی رحمہ اللہ کا فتوی.......... 157
* احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور رفع الیدین 157
* امام ترمذی رحمہ اللہ کی گواہی ........ 158


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




❋ چند سوالات کے جوابات ........ 159
⚜ پہلی حدیث کی سند ............ 160
⚜ متن ............................ 160
⚜ متن کا ترجمہ .................. 160
⚜ دوسری حدیث کی سند.......... 161
⚜ متن ............................ 161
⚜ متن کا ترجمہ .................. 161
⚜ تیسری حدیث کی سند.......... 162
⚜ متن ............................ 162
⚜ متن کا ترجمہ .................. 162
⚜ چوتھی حدیث کی سند ............ 163
⚜ متن ............................ 163
⚜ متن کا ترجمہ .................. 164
⚜ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث . 166
⚜ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث . 167
⚜ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث 167
⚜ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث .... 168
⚜ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اور رفع الیدین .. 169
❋ مصادر و مراجع .................. 173


☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تقریظ

ألحمد لله الذي إليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفع إليه، والصلاة والسلام على من قال عزوجل فيه: ((وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ)) وعلى آله وصحبه الذين قال فيهم ((يَرفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُم وَالَّذِينَ أُوتُوا العِلمَ دَرَجَاتٍ)) . . .

أما بعد!

مؤرخہ ۶ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ، موافق ۲۹/۰۹/۲۰۱۷ کو محترم ابومحمد روح اللہ محمد ایوب صاحب حفظہ اللہ نے ایک کتاب بعنوان ''نماز کا حسن، رفع الیدین'' دی، اور فرمایا کہ اس کتاب کے متعلق کچھ لکھ دیں۔ چونکہ میں اس اہل نہیں کہ علماء کرام کی کتابوں پر تبصرہ لکھوں۔ لہٰذا میں نے عدم فرصت اور بیماری کا عذر پیش کیا جو کہ صحیح اور درست عذر تھا۔ محترم نے اصرار کیا اور عذر کو بالائے طاق رکھا۔

میں نے کتاب لی اور پڑھنا شروع کر دی۔ اول؛ محترم حکیم اشفاق احمد صاحب کا ''حرف چند'' اور محترم حافظ شاہد روی صاحب کا ''حرف عقیدت'' پڑھا تو سوچا کہ ان دو شخصیتوں کی تحریر کے بعد کچھ لکھنا مناسب نہیں۔ مگر چونکہ دونوں بزرگوں نے مصنِّف (مؤلف) کے بارے میں گوہر فشانی کی تھی تو سوچا کہ میں مصنَّف (کتاب) کے بارے میں کچھ عرض کروں۔ چنانچہ یہ چند سطور عرض خدمت ہیں۔

میں نے کتاب اپنی عادت کے مطابق اول سے آخر تک سرسری لیکن بالاستیعاب پڑھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ کتاب سلیس، عبارت شستہ، دل نشیں انداز، جواب مصلحانہ مگر مسکت: سچ یہ کہ موصوف نے موضوع کا حق کما حقہ ادا کیا ہے؛ اس لیے کہ ہر بات کو دلائل صحیحہ سے مزین کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مصنّف کے لیے ذخیرۂ آخرت اور پڑھنے والوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہان آمین باد (آمین)

ابو عمر عبدالعزیز النورستانی

خادم الجامعہ الاثریہ جمکنی پشاور

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# حرفِ چند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَزَّلَ الْقُرآنَ وَ جَعَلَهُ لَنَا الْهُدىٰ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفىٰ ﷺ . . . أما بعد!

نماز کے موضوع پر اور نماز کے ایک ایک مسئلہ کو نمایاں کرنے کے لیے علماء نے اپنی وسعت کے مطابق کوشش کی ہے۔ کیونکہ نماز دین اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک اہم ترین رکن ہے جس سے رب ذوالجلال کی الوہیت کے اقرار کی صداقت واضح ہوتی ہے۔ انسان جس قدر نماز کے تمام ارکان وسنن کو صحیح طور پر ادا کرے گا اسی قدر اللہ کی توحید الوہیت واضح ہوگی۔

نمازی کے دل میں سے شیطان ایک ایک سنت اور رکن کی اہمیت نکالتا ہے، اور المیہ تو یہ ہے کہ یہ مرض اب امت مسلمہ میں عام ہو چکا ہے۔ مسنون نماز کی اہمیت ختم ہو چکی ہے۔

علماء کرام نے نماز کی صحیح تعلیم دینے کی بجائے مسلکی جھگڑوں میں عوام کو الجھا کر انہیں سنت سے محروم اور دور کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ جبکہ وہ خود اس بات کو جانتے بھی ہیں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ لیکن بے شرمی اور ہٹ دھرمی کی انتہا ہے کہ سب جاننے کے باوجود نہ تو خود عمل کرتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں۔

اسی شدید نزاع کا شکار رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ: ''رفع الیدین'' بھی ہے۔ حالانکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی دائمی سنت ہے۔ اس کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا:

''رفع الیدین نماز کی زینت ہے'' ❶

---

❶ فتح الباری، لابن حجر: ۲۱۸/۲۔ عمدة القاري شرح صحيح البخاری، لبدر الدين العيني الحنفي: ۲۷۲/۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس پیاری سنت کا وجود مٹانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد بھی پیدا کیے ہیں جو سنت کا انکار اور رد کرنے والوں کا تعاقب کرتے اور سنت کا دفاع کر کے اسے زندہ رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔اور ایسے افراد کو اللہ تعالیٰ کی مدد ہمہ وقت حاصل رہتی ہے۔

آپ کے ہاتھوں میں یہ مختصر کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔اس کتاب میں مؤلف نے رسول اللہ ﷺ کی دائمی سنت رفع الیدین کے بارے میں عوام الناس کو گمراہ کرنے والوں کے دلائل کا مسکت اور ٹھوس جواب دیا گیا ہے۔شائد کسی کے دل میں یہ بات اتر جائے اور وہ اپنی نماز کی اصلاح کر کے اپنی نماز کو رسول اللہ ﷺ کے مسنون طریقہ نماز کے مطابق بنالے۔

رسول اللہ ﷺ کی سنت کا دفاع کرنا ایک عظیم سعادت ہے۔مؤلف: امان اللہ عاصم، نے رسول اللہ ﷺ کی سنت: رفع الیدین کے دفاع میں یہ اچھی کاوش کی ہے۔ بڑی محنت اور لگن سے اس کام کو انجام دیا ہے۔اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ خوب جان لیں گے کہ رفع الیدین کرنے والے مجرم اور گنہگار نہیں ہیں بلکہ اصل مجرم اور گنہگار تو وہ لوگ ہیں جو رفع الیدین نہیں کرتے۔

امان اللہ عاصم کا شمار ہمارے اچھے، لائق اور ذہین شاگردوں میں ہوتا ہے۔آپ تحقیق و تالیف کا اچھا ذوق اور بہتر صلاحیت رکھتے ہیں۔طالب علمی دور سے ہی اساتذہ ان کی علمی قابلیت کے معترف ہیں۔اب اللہ تعالیٰ نے انہیں دین کا کام تحریر و تحقیق کی صورت میں کرنے کا خاصہ موقع فراہم کیا ہے۔اور یہ بڑی محنت اور شوق سے اسے انجام دیتے ہیں۔چند وقیع کتب کے حواشی وتخریج اور مفید اضافہ جات کا کام بھی کر چکے ہیں۔ان دنوں قرآن پاک کی مخصوص آیات کی تفسیر لکھنے میں مصروف ہیں۔اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

گاہے بگاہے ملاقات ہوتی ہے اور بعض امور میں راہنمائی کے طور پر مشورہ کرتے رہتے ہیں۔جب کبھی کسی مسئلہ پر تحقیقی وتنقیدی بحث ہوتی ہے تو ان کے دلائل اور استدلال ان کی علمی قابلیت کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ آج کے اس دور میں جب کہ ہر طرف سے متشددانہ انداز میں سطحی معلومات کی بنا پر ''فلاں حدیث ضعیف، فلاں حدیث موضوع'' کی تلواریں چل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اصول حدیث کی روشنی میں منصفانہ انداز سے حقیقی معنی میں صحیح اور ضعیف حدیث کی تعریف و شناخت سے نوازا ہے۔

ان میں معتدل مزاج اور انصاف پسند علماء کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عاصمؔ صاحب کے اس اعزاز اور سعادت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اساتذہ کے بہت فرمانبردار، اکابر علماء کا احترام کرنے والے اور کتاب دوست انسان ہیں۔

میرے لیے خوشی اور اعزاز کی بات ہے کہ میرے تلامذہ کو اللہ تعالیٰ نے درس و تدریس اور تحریر و تقریر کے ذریعے سے خدمت اسلام کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ والدین اور اساتذہ کے لیے یہی حقیقی صدقہ جاریہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے اس نوجوان فاضل شاگرد (امان اللہ عاصم) کو اسی طرح دین حق کی تبلیغ اور باطل عقائد و نظریات کی تردید کر کے دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حکیم اشفاق احمد

(فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودیہ)

[سکنہ: توحید آباد، لاہور روڈ شیخوپورہ]

سابق مفتی مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ

استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ اہل حدیث للبنات، شیخوپورہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# حرف عقیدت

أَلْحَمْدُلِلّٰهِ خَالِقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِيْنَ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلٰى إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍوَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ ، أَمَّابَعْدُ . . !

نماز دین کا ستون اور اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔جس کی ادائیگی کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار بار فرمایا ہے:

"أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ" [البقرة ، ٢:٤٣] "نماز قائم کیا کرو"

دیگر عبادات کی طرح نماز کی تفصیل اور جزئیات تک کی راہنمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے منصب میں شامل فرمائی۔لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا:

(( صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي ))❶

"تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو جس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اسی طرح خود عمل کیا اور اسے امت تک پہنچایا۔

نماز میں ایک سنت رفع الیدین یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک یا کندھوں کے برابر اٹھانا' ہے۔تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین اکثر علماء کے نزدیک ثابت و مسنون ہے۔جبکہ بعض کے نزدیک رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھ کر اور پہلے تشہد کے بعد تیسری رکعت کے

❶ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة، حديث: ٦٣١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنا ثابت نہیں ہے۔

یہ مختصر کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کتاب میں مؤلف نے اسی سنت کے دفاع میں مانعین کے دلائل کا بطریق احسن مدلل جواب دیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ رفع الیدین جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت ثابت اور مسنون ہے اسی طرح رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنا بھی ثابت اور مسنون ہے۔ اور رفع الیدین کرنا منسوخ نہیں ہے۔

چونکہ رفع الیدین سے منع کرنے اور رفع الیدین کے منفی نقطۂ نظر رکھنے والے ایک خاص فقہ و مسلک کے ماننے والے مقلدین ہیں۔ اس لیے مؤلف نے صحیح احادیث و آثار کے ساتھ ساتھ ان مقلدین کی معتبر کتب اور محقق علماء کے اقوال سے بھی استدلال کیا ہے۔

دفاع سنت کی اس کاوش میں اپنا حصہ ڈالنے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے کی غرض سے اس مقام پر میں انہی مقلدین حضرات کی معتبر کتب سے صرف تین حوالے پیش خدمت کرنا چاہوں گا۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ رفع الیدین سے منع کرنے کی ریت اپنانے والوں کے اکابر علماء کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے تیسری رکعت کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔

①... سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ پھر اپنی قرأت پوری کر کے جب آپ ﷺ رکوع کا ارادہ فرماتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے فارغ ہو کر اٹھتے تو اس وقت بھی ایسا ہی کرتے۔ اپنی نماز میں بیٹھے ہوئے (ہونے کی حالت میں) کہیں ایسا نہیں کرتے تھے، جب آپ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اکبر کہتے۔ ❶

② ... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو بھی رفع الیدین کرتے۔ ❷

③ ... شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی نماز کی ہیئت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شروع کرتے وقت رفع الیدین اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھ کر بھی وہ اس طرح کہ بندے کی ہتھیلیاں اس کے کندھوں کے برابر، اس کے دونوں انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر اور انگلیوں کے کنارے کانوں کی فروع کے برابر ہوں۔ پھر اٹھانے کے بعد ہاتھوں کو نیچے کرنا ہے اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر ناف کے اوپر باندھنا ہے۔ ❸

عزیزم امان اللہ عاصمؔ میرے شاگرد رشید ہیں۔ انہوں نے رفع الیدین کے موضوع پر یہ اچھی کاوش کی ہے۔ بڑی محنت اور تحقیق کے ساتھ مانعین رفع الیدین کے دلائل کا ٹھوس جواب دیا ہے۔ اور دفاع سنت کی سعادت پانے والوں میں اپنا نام مرقوم کروا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو شرف قبولیت سے نوازے۔ موصوف تحقیق، تصنیف، تدریس اور دیگر علمی کاموں کا اچھا ذوق اور صلاحیت رکھتے ہیں۔ پختہ، مدلل اور تحقیق شدہ تحریر ان کے علمی وثوق کا عملی مظہر ہے۔

پاکستان کے معروف خطیب حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و دینی خدمات کے حوالے سے میری کتاب زیر ترتیب تھی۔ تو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات اور مختلف

---

❶ شرح معانی الآثار، للطحاوی الحنفی: ۱/ ۲۲۲، حدیث، ۱۳۳۶

❷ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی تکبیرة الاولیٰ، حدیث: ۷۳۵

❸ الغنیة لطالبیی طریق الحق، صفحہ: ۱۷، طبع دمشق المعروف غنیة الطالبین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پہلوؤں سے تعارف پر مبنی مضامین حاصل کرنے کے لیے احباب جماعت سے اپیل کی تو ایک مضمون ''آہ..! وہ گوہر یکدانہ'' کے عنوان سے موصول ہوا، جو امان اللہ عاصم کا مرتب کیا ہوا تھا۔ مضمون کی ترتیب عمدہ اور مواد جامع تھا، مضمون نہایت خوش خط بھی تھا اس لیے بلا کسی تردّد کے اسے شامل کتاب کر لیا گیا۔ یہ ان سے یہ میرا پہلا تعارف تھا۔ پھر ملاقات و مجالس میں اضافہ ہوتا گیا۔

امان اللہ عاصم کی صلاحیتوں کے پیش نظر انہیں مزید نکھارنے کے لیے میں نے انہیں اپنے حلقہ درسِ صحیح البخاری میں شامل کر لیا۔ اور پھر انہوں نے مجھ ہی سے سند اجازہ بھی حاصل کی۔ موصوف کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے گوناں گوں صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں۔ موصوف اب تک بیس سے زائد چھوٹی بڑی کتب پر حاشیہ، تخریج و تحقیق اور نظر ثانی جیسے امور کی صورت میں کام کر چکے ہیں جو کہ بلاشبہ لائق تحسین و تبریک ہے۔

جماعت کے معروف ہفتہ وار علمی رسالہ ''الاعتصام'' میں ان کے چند مضامین بھی شامل اشاعت ہوئے ہیں۔ ہمت اور یکسوئی سے یہ اپنے لیے اور امت کے لیے بڑے نفع مند بن سکتے ہیں۔ معاشی حالات کی تنگی کوئی چیز نہیں کیونکہ تدریس و تصنیف اور علمی دنیا میں بلند مرتبے پانے والے زیادہ تر اکابر معاشی طور پر خوشحال نہیں تھے۔ موصوف بھی ایسے ہی حالات کا ایک طویل عرصہ تک شکار رہے لیکن صبر و استقلال کا دامن نہیں چھوڑا تو آج اللہ تعالیٰ نے فراوانی اور خوشحالی سے نوازا ہے۔

امان اللہ عاصم بنیادی سہولیات سے محروم اور مرکزی شہر سے بہت دور ایک قصبہ منڈی جھبراں سے ترکِ سکونت کر کے شیخوپورہ شہر میں آ بسے ہیں۔ اب تو ان کا علماء کرام سے تعلق اور رابطہ مزید مضبوط اور گہرا ہو چکا ہے۔ اور اب الحمد للہ علمی و معاشی ہر دو اعتبار سے ترقی کی طرف رواں دواں ہیں بلکہ بہت سے ہمعصر نوجوان اصحابِ علم سے آگے نکل گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کاوش کو مقبول اور مبارک کر دے اور انہیں بہت زیادہ اپنی مرضیات سے نوازتا رہے۔آمین!

**فقیر بارگاہ صمدي**

حافظ محمد اسلم شاہدروی

سابق نائب ناظم طبع وتالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب

[سکنہ حمید پارک شاہدرہ]

تحریر بتاریخ: ۲۱، اپریل ۲۰۱۲ء (اشاعت اول)

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**عرضِ مؤلف:**

# رفع الیدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِين ، أَمَّا بَعد!

عربی زبان میں ''رَفْع'' کا مطلب ہے اٹھانا، بلند کرنا۔ ''اَلْيَدَيْن'' کا مطلب، دونوں ہاتھ، ہے۔ لہٰذا ''رفع الیدین'' کا لغوی مطلب دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ہے۔

اصطلاحاً رفع الیدین سے مراد: نماز میں دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ کر کے انھیں کندھوں کے سامنے اس طرح اوپر اٹھانا (بلند کرنا) ہے کہ انگلیاں کانوں کی لوؤں تک اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر تک آ جائیں۔ ❶

رفع الیدین رسول اللہ ﷺ کی دائمی سنت مبارکہ ہے۔ آپ ﷺ نے تاحیات رفع الیدین کر کے نمازیں ادا کی ہیں۔ ❷

آپ ﷺ کی سنت کی پیروی میں آپ ﷺ کے جملہ اصحاب رضی اللہ عنہم بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جو کہ صحیح و متواتر احادیث اور آثار صحیحہ سے ثابت ہے۔ رفع الیدین کا منسوخ ہونا یا رسول اللہ ﷺ کا اس سے منع کر دینا کسی صحیح حدیث سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

---

❶ یہ طریقہ دو مختلف صحیح احادیث میں مذکور دو مختلف طریقوں کی تطبیق و جمع ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کانوں کی لوؤں تک ہاتھ اٹھائے۔ [مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام، حدیث، ۳۹۱] دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔ [بخاری، کتاب الاذان، باب الی این یرفع یدیہ، حدیث، ۷۳۸] مذکورہ دونوں طریقے جائز ہیں۔ نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ وہ چاہے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کر لے، اور چاہے تو کانوں کے برابر رفع الیدین کر لے۔ [الأوسط فی السنن و الإجماع والاختلاف، ۳/۷۳]

❷ المعجم لابن الاعرابی، ۱/۹۶، حدیث، ۱۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بلکہ صحیح احادیث و متواتر روایات واضح الفاظ میں بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ نمازوں میں رفع الیدین کیا ہے۔ اور آپ ﷺ کے اتباع میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا اس سنت مبارکہ پر عمل رہا ہے اور آج تک اہل حق، متبعین سنت اپنی نمازوں میں رفع الیدین کرتے آرہے ہیں۔ اور ان شاء اللہ الرحمٰن اس سنت متواترہ پر تا قیام قیامت عمل جاری و ساری رہے گا۔

جہاں یہ حقیقت ہے کہ رفع الیدین کرنا صحیح متواتر احادیث سے ثابت شدہ سنت دائمہ ہے۔ وہاں ایک المیہ بھی تاریخ کے اوراق وصفحات میں آج تک نظریاتی وعملی وجود میں قائم و موجود ہے کہ امت محمدیہ کا ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کی اس سنت مبارکہ کو مکمل طور پر اپنانے سے انکاری ہے۔ ان کے موقف اور دلائل کی حقیقت کیا ہے؟ اس کے متعلق تفصیلی بحث آئندہ صفحات میں آئے گی۔ (ان شاء اللہ الرحمٰن)

فی الوقت یہاں رسول اللہ ﷺ کی اس سنت مبارکہ: رفع الیدین سے متعلق فضائل و احکام کے حوالے سے چند گزارشات رقم کرنا مناسب و ضروری سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے، باطل کا رد کرنے اور سنت سے محبت اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## رفع الیدین نماز کی زینت:

نماز میں رفع الیدین کرنا نماز کا حسن و جمال ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے:

(( رَفعُ الیَدَینِ مِن زِینَةِ الصَّلاةِ )) ❶

”رفع الیدین کرنا نماز کی زینت ہے۔“

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

((لِکُلِّ شَیءٍ زِینَةٌ وَزِینَةُ الصَّلاةِ التَّکبِیرُ وَرَفعُ الأَیدِی)) ❷

”ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت تکبیر اور رفع الیدین ہے“

❶ فتح الباری، لابن حجر: ۲/۲۱۸۔ عمدة القاري شرح صحيح البخاری: ۵/۲۷۲

❷ شرح الزرقانی علی موطأ الإمام مالك: ۱/۲۹۴۔ التمهيد لما فی الموطأ من المعانی والأسانيد، (التمهيد لابن عبدالبر): ۹/۲۲۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ (تابعی) فرماتے ہیں:

((لِكُلِّ شَيْءٍ زِينَةٌ، وَزِينَةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيكَ إِذَا كَبَّرتَ وَ إِذَا رَكَعتَ وَإِذَا رَفَعتَ رَأسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ)) ❶

''ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت یہ ہے کہ تو تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرے۔''

## رفع الیدین مسلمانوں کے ذمہ حق ہے:

امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے استاد، علامہ علی بن المدینی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی روایت بیان کرنے کے بعد فرمایا:

(( رَفعُ الأَيدِي حَقٌّ عَلَى المُسلِمِينَ بِمَا رَوَى الزُّهرِيُّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ)) ❷

''امام زہری نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جو روایت بیان کی ہے اس کے مطابق رفع الیدین کرنا ہر مسلمان کے ذمہ حق بنتا ہے۔''

یعنی تمام مسلمانوں کے ذمہ حق ہے کہ وہ نماز میں رفع الیدین کریں۔ جو شخص رفع الیدین نہیں کرتا گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نماز کا ایک حق تلف کر دیا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی روایت کے بارے میں امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

(( هَذَا الحَدِيثُ عِندِي حُجَّةٌ عَلَى الخَلقِ۔ كُلُّ مَن سَمِعَهُ فَعَلَيهِ أَن يَعمَلَ بِهِ لِأَنَّهُ لَيسَ فِي إِسنَادِهِ شَيءٌ)) ❸

---

❶ صحیح۔دیکھئے:التمهيد لما فى الموطأمن المعانى والأسانيد (لابن عبدالبر):۹/۲۲۵۔ قرة العينين برفع اليدين فى الصلاة،(جزء رفع اليدين) للبخارى:۴۵۔ جزء رفع اليدين للبخارى (مترجم):ص:۷۷

❷ صحیح۔ قرة العينين برفع اليدين فى الصلاة،(جزء رفع اليدين)،صفحه، ۹۔جزء رفع اليدين للبخارى(مترجم): صفحه،۳۵

❸ التلخيص الحبير، ۱/۵۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''یہ حدیث میرے نزدیک لوگوں پر حجت ہے۔ ہر وہ انسان جس نے یہ روایت سنی ہے اس انسان پر واجب ہے کہ وہ اس حدیث پر عمل کرے۔ کیونکہ اس کی سند میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں ہے۔''

## رفع الیدین کی حکمت:

امام شافعی رحمہ اللہ رفع الیدین کے متعلق فرماتے ہیں:

(( تَعظِيمُ اللَّهِ وَاتِّبَاعُ سُنَّةِ نَبِيّه)) ❶

''رفع الیدین کا مقصد وحکمت اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار اوراس کے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی ہے۔''

## رفع الیدین کا اجر وثواب:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( بِكُلِّ رَفعٍ عَشرُ حَسَنَاتٍ بِكُلِّ إِصبَعٍ حَسَنَةٌ )) ❷

نماز میں ایک بار رفع الیدین سے ہاتھ کی ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔یعنی ایک بار رفع الیدین سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

## رفع الیدین بدعت نہیں ہے:

رفع الیدین کے مانعین ومنکرین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((إِنَّ رَفعَ اليَدَينِ فِي الصَّلاةِ لَبِدعَةٌ)) ❸

''نماز میں ہاتھ اٹھانا (رفع الیدین کرنا) بدعت ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ یہ قول من گھڑت، باطل اور بے بنیاد ہے۔اس کے باطل ہونے کی دو وجوہ ہیں:

---

❶ فتح البارى، لابن حجر: ٢/ ٢١٨۔ عمدة القاري شرح صحيح البخارى، لبدرالدين العيني الحنفي: ٥/ ٢٧٢۔شرح الزرقانى على موطأ الإمام مالك: ١/ ٢٩٤

❷ حوالہ سابقہ

❸ التحقيق فى أحاديث الخلاف، لابن الجوزى، ١/ ٣٣٤، ٣٣٥۔ نصب الراية، ١/ ٣٩٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر صریح بہتان ہے۔اس کی کوئی (صحیح) سند نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ رفع الیدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور کسی صحابی سے اس کی نفی باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔اسے بدعت (من گھڑت عمل) قرار دینا ایک قبیح عمل ہے۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ایسی بات منسوب کرنا پرلے درجے کی جہالت ہے۔ کیونکہ باسند صحیح ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین کے راوی، قائل اور عامل تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَن زَعَمَ أَنَّ رَفعَ الأَیدِی بِدعَةٌ فَقَد طَعَنَ فِی أَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ، وَ السَّلَفِ وَمَن بَعدَهُم وَأَهلِ الحِجَازِ وَأَهلِ المَدِینَةِ وَأَهلِ مَكَّةَ وَعِدَّةٍ مِن أَهلِ العِرَاقِ وَأَهلِ الشَّامِ وَأَهلِ الیَمَنِ وَعُلَمَاءِ أَهلِ خُرَاسَانَ مِنهُم ابنُ المُبَارَكِ)) [1]

''جس شخص نے رفع الیدین کو بدعت سمجھا۔(یعنی رفع الیدین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہ مانا) اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، سلف صالحین (تابعین)، ان کے بعد آنے والے (تبع تابعین)، اہل حجاز، اہل مدینہ، اہل مکہ، اہل عراق کی ایک (بڑی) تعداد، اہل شام، اہل یمن اور اہل خراسان کے علماء، بشمول عبدالرحمٰن بن مبارک پر طعن کی ہے۔''

## رفع الیدین منسوخ نہیں:

مانعین رفع الیدین (احناف) کا کہنا ہے کہ ابتداء میں رفع الیدین کیا جاتا تھا مگر بعد میں منسوخ ہو گیا۔جبکہ اس بات کا کوئی ثبوت کسی صحیح حدیث سے تو کجا، محترم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نہیں ملتا۔ناسخ و منسوخ پر لکھی گئی معتبر و مستند کتب میں بھی کسی امام نے باسند صحیح رفع الیدین کو منسوخ قرار نہیں دیا۔لہٰذا رفع الیدین کو منسوخ قرار دینا غلط اور بے بنیاد ہے۔

[1] قرة العینین برفع الیدین فی الصلاة (المعروف جزء رفع الیدین للبخاری): ٥٤-جزء رفع الیدین (مترجم از حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ): ٨٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



احناف کے مقتدر عالم ومحقق، شارح حدیث علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَالِكُ بنُ الْحَوِيرِث وَوَائِلُ بْن حجر مِمَّن صَلَّى مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ عُمرِه فرِوَايتهُما الرَّفع عِنْد الرَّكوع وَالرَّفْعِ مِنْه دَلِيلٌ عَلى بَقَائِه وَبُطلان دَعْوَى نَسخِه، كَيْفَ وَقَد رَوَى مَالِكٌ هٰذَا جَلْسَةَ الاستِرَاحَةِ فَحَمَلُوهَا عَلى أَنَّهَا كَانَت فِي آخِرِ عُمرِهِ ...... وَهٰذا يَقتَضِي أن يَكُونَ الرَّفع الّذِي رَوَاهُ ثَابِتًا لا مَنسوخًا لِكَوْنِه فِي آخِرِ عُمرِه عِنْدَهم)) ❶

''سیدنا مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ ان دونوں کا رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین برقرار ہے اور اس کے منسوخ ہونے کا دعوی بالکل غلط ہے۔ جب یہی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ استراحت کو بیان کریں تو یہ لوگ (احناف) اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے اواخر کا عمل تسلیم کرتے ہیں...... یہی اصول اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انہی (احناف) کے موقف کے مطابق رفع الیدین بھی؛ جسے سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ہی نے روایت کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے آخری ایام کا عمل ہونے کی بنا پر ثابت ہے، منسوخ نہیں ہے۔''

احناف کے بلند پایہ عالم اور شارح حدیث مولانا انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''أَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا وَعَمَلًا لَا يُشَكُّ فِيهِ وَ لَمْ يُنْسَخْ وَ لَا حَرْفٌ مِنْهُ'' ❷

''رفع الیدین کرنا اسنادی اور عملی طور پر متواتر ہے اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔''

---

❶ حاشية السندي على النسائي، لابى الحسن السندي،٢/١٢٣۔مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعبيد الله الرحماني المباركفوري:٣/٥٢

❷ نيل الفرقدين(طبع مكتبه حنفيه گوجرانواله):صفحه:٢٢

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



احناف رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال بلکہ اپنے مقتدا، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی رفع الیدین کا نسخ ثابت نہیں کر پاتے تو احادیث کے مفہوم میں ترمیم وتخریب کر کے اپنے موقف کو سچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان مظلوم احادیث میں سے مشہور ترین حدیث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ نہ ہلایا کرو۔ ❶ جبکہ یہ حدیث بھی رفع الیدین سے منع کرنے اور رفع الیدین کو منسوخ کرنے کی دلیل نہیں ہے۔ اس کی مکمل وضاحت آئندہ صفحات میں آئے گی۔ (ان شاء اللہ الرحمٰن)

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احناف رفع الیدین کے منسوخ ہونے کی دلیل کے طور پر مندرجہ ذیل دو احادیث پیش کرتے ہیں۔

① ...سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ كُلَّمَا رَكَعَ وَكُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ صَارَ إِلَى افتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَتَرَكَ مَا سِوَى ذٰلِكَ))

”رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے اور جب (رکوع سے) اٹھتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ پھر یہ (رفع الیدین) نماز کے آغاز کے لیے (مقرر) کر دیا اور اس کے سوا (باقی مقامات) پر چھوڑ دیا۔“

② ...سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا؛ وہ رکوع کے وقت رفع الیدین کر رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(( مَه فَإِنَّ هٰذَا شَيءٌ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ تَرَكَهُ )) ❷

”چھوڑ دو، یہ ایسا عمل ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے (پہلے پہل) کیا پھر اسے چھوڑ دیا۔“

جبکہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ ان دونوں روایتوں کو بیان کرنے کے بعد اگلے صفحات پر ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة، حديث: ٤٣٠

❷ التحقيق فى أحاديث الخلاف، لابن الجوزى، ١/ ٣٣٢۔ نصب الراية، ١/ ٣٩٢

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



((وَالْجَوَابُ أَنَّ مِنْ شَرْطِ النَّاسِخِ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى مِنَ الْمَنْسُوخِ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ لَا يُعْرَفَانِ أَصْلًا وَالْمَحْفُوظُ عَنْهُمَا الرَّفْعُ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ مَيْمُونَ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى لَهُمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلَاةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَدْ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْمَوَاطِنِ الثَّلَاثَةِ)) ❶

''اس کا جواب یہ ہے کہ ناسخ (کسی حکم کو منسوخ کرنے والی) روایت کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ منسوخ سے زیادہ قوی (زیادہ صحیح) ہو۔ اور سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما والی روایتوں کی کوئی اصل معلوم نہیں ہے۔ اور محفوظ (ان دونوں روایتوں کے مقابلے میں درست بات) یہی ہے کہ ان دونوں اصحاب سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے میمون مکی کی روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو آپ رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوتے (نماز شروع کرتے) اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے (یعنی پہلے سجدے کے لیے جھکنے سے قبل، رکوع کے بعد) اپنی ہتھیلیوں سے اشارہ کرتے تھے۔ میمون مکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں (سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نماز کے بارے میں) بتایا۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نماز کی پیروی کرو۔ (ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی ان تینوں مقامات پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

❶ التحقيق في أحاديث الخلاف، لابن الجوزي، ١/ ٣٣٤، ٣٣٥۔ نصب الراية، ١/ ٣٩٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جناب طاؤس رحمہ اللہ کو نماز میں رفع الیدین کرنے سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

(( رَأَیتُ عَبدَ اللّٰهِ وَعَبدَ اللّٰهِ وَعَبدَ اللّٰهِ یَرفَعُونَ أَیدِیَهُم ، لِعَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ وَعَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ وَعَبدِ اللّٰهِ بنِ الزُّبَیرِ ))❶

''میں نے عبداللہ، عبداللہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا، وہ اپنے ہاتھ اٹھایا (رفع الیدین کیا) کرتے تھے۔ ان کی مراد: سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔''

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی نماز میں افتتاح نماز، قبل الرکوع اور بعد الرکوع کے مقامات پر رفع الیدین کرنا واضح الفاظ میں ثابت ہے۔❷ جو اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف رفع الیدین کے نسخ کی روایت کو منسوب کرنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ تو رفع الیدین کے اثبات کے راوی بھی ہیں۔

ساری بحث کا ملخص یہ ہے کہ رفع الیدین کے نسخ کی تمام روایات غیر معتبر، غیر صحیح اور نا قابل حجت ہیں۔ جبکہ ان کے مقابلے میں رفع الیدین کے اثبات کی روایات زیادہ صحیح اور متواتر ہیں۔

آج کل ایک کتاب ''اخبار الفقہاء والمحدثین'' کے نام سے متعارف کروائی جا رہی ہے۔ اس کتاب میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ایک روایت بیان کی گئی ہے:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم نماز کے شروع میں اور نماز کے اندر رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو نماز کے اندر رکوع کے وقت کا رفع الیدین چھوڑ دیا اور نماز کے شروع والا رفع الیدین باقی رکھا۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔''❸

---

❶ صحیح۔ قرۃ العینین برفع الیدین فی الصلاۃ، صفحہ ۲۵۔ جزء رفع الیدین (مترجم)، صفحہ ۵۳۔ مصنف عبدالرزاق، ۲/ ۶۹، حدیث: ۲۵۲۵

❷ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/ ۱۰۷، حدیث: ۲۵۱۹

❸ اخبار الفقہاء والمحدثین، ۲۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معزز قارئین! ظاہری طور پر یہ روایت رفع الیدین کے منسوخ ہونے کی واضح ترین دلیل ہے۔ لیکن یہ روایت من گھڑت اور جھوٹ ہے۔ اس کی بہت سی وجوہ ہیں۔ ان میں سے بالخصوص تین باتیں قابل توجہ اور اہم ہیں:

۱۔ یہ روایت جس کتاب کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے وہ کتاب باطل اور جھوٹ ہے۔ اس کے آخر میں لکھا ہے کہ یہ کتاب شعبان ۴۸۳ ہجری میں مکمل ہوئی۔ جبکہ اس کا مصنف جس کا نام محمد بن حارث قیروانی ہے؛ ۳۶۱ ہجری میں فوت ہو گیا تھا۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص جو فوت ہو چکا ہو وہ اپنی وفات کے ایک سو بائیس سال بعد حدیث کی کتاب لکھ رہا ہو؟ سبحان اللہ یہ تو عجیب و غریب باتوں کو بھی شرما دینے والی اور مضحکہ خیز کہانی ہے۔

۲۔ محمد بن حارث قیروانی کی تصانیف و تالیفات میں ''اخبار الفقہاء والمحدثین'' نام کی کتاب کا کسی امام نے ذکر نہیں کیا۔ بلکہ ان کی تالیفات میں ''اخبار القضاۃ والمحدثین'' نام کی کتاب کا ذکر علامہ ابن ماکولا رحمہ اللہ نے کیا ہے۔ ❶

۳۔ اس روایت میں ذکر ہے کہ مدینہ منورہ آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین عندالرکوع چھوڑ دیا تھا۔ جبکہ یہ بات کسی طور درست نہیں۔ کیونکہ صحیح ترین اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری عرصہ میں مدینہ منورہ میں آکر مسلمان ہونے والے دو صحابہ سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ الاکمال، لا بن ماکولا، ۳/۲۶۱

❷ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے دیکھیں: صحيح بخاري: صفة الصلاة، باب رفع اليدين إذا كبر و إذا ركع...۔ صحيح مسلم: الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين۔ ح: ۳۹۱۔ اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے دیکھیں: صحيح مسلم: الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى. ح: ۴۰۱۔ ابن ماجة: إقامة الصلاة، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع...، ح: ۸۶۷۔ سنن أبي داؤد: الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، ح: ۷۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## رسول اللہ ﷺ کی آخری نمازوں میں رفع الیدین کے گواہ:

حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارکہ کی آخری نماز تک رفع الیدین کرتے رہے ہیں۔آپ ﷺ سے اس کا ترک، نسخ یا ممانعت قطعاً باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے آخر عمر میں اگر رفع الیدین چھوڑ دیا ہوتا تو اس کا سب سے زیادہ اور بہتر علم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوتا کیونکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کے آخری ایام میں دیگر تمام صحابہ کی نسبت سب سے زیادہ آپ ﷺ کے قریب ہو کر بلکہ آپ ﷺ کے پہلو میں نماز ادا کی ہے۔ ❶

رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں آپ ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھنے والے صحابی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔اور بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ان مقامات پر رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔اور آپ رضی اللہ عنہ کے بیان کرنے پر دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین اور پھر تبع تابعین تک رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت مبارکہ پہنچی اور انھوں نے اس سنت پر عمل کیا۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی عمر کے آخری ایام میں نمازیں پڑھی ہیں۔

چنانچہ ایک موقع پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلّٰی بِنَا النَّبِيُّ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ . . . .)) ❸

"نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنی عمر کے آخری ایام میں نماز عشاء پڑھائی..."

---

❶ دیکھیے: صحیح البخاری: کتاب الجماعة والإمامة، باب إنما جعل الإمام لیؤتم به: ح،٦٨٧۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر: ٤١٨

❷ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٢/٧٣، حدیث: ٢٥١٩۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کرنے کے بعد فرمایا: "رواته ثقات" اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: رجاله ثقات [التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر: ١/٥٤١]

❸ صحیح البخاری: کتاب العلم، باب السمر في العلم، ح:١١٦۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب قوله ﷺ لا تأتي مائة سنة وعلی الأرض..، حدیث: ٢٥٣٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ان الفاظ سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا ہوتا تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں علم ہوتا۔ جبکہ مختلف معتبر کتب احادیث میں باسند صحیح مذکور ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کرنے کی احادیث بیان کی ہیں۔ ❶ اور آپ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷ اور دوسروں کو رفع الیدین کرنے کا حکم بھی دیا کرتے تھے۔ اور جو شخص رفع الیدین نہ کرتا آپ رضی اللہ عنہ اسے سزا دیا کرتے تھے۔ ❸

معزز قارئین! سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا اس بات کی بہترین گواہی ہے کہ رفع الیدین کرنا منسوخ نہیں ہوا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین ترک کر دیا ہوتا، یا منسوخ قرار دیا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے آخری ایام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھنے والے؛ بالخصوص یہ دونوں صحابہ (سیدنا ابوبکر اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم) کو اس کا بخوبی علم ہوتا۔ تب وہ خود بھی رفع الیدین نہ کرتے اور کسی کو رفع الیدین کرنے کا حکم بھی نہ دیتے۔

## رفع الیدین سنت متواترہ ہے:

جن ائمہ کرام و محدثین عظام نے متواتر احادیث کے مجموعے ترتیب دیے ہیں انہوں نے رفع الیدین کرنے کی احادیث کو بطور متواتر احادیث بیان کر کے رفع الیدین کے تواتر عملی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ مثلاً:

علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ”قطف الأزهار المتناثرة في الأخبار المتواترة“ (طبع بیروت) کے صفحہ: ۹۵ پر، علامہ ابوالفیض الکتانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”نظم المتناثر من الحديث المتواتر“ (طبع دار الکتب السّلفیہ مصر)

❶ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی تکبیرة الاولی ...، حدیث: ۷۳۵

❷ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین إذاقام من الرکعتین، حدیث ۷۳۹

❸ مسند الحمیدي: ۲/ ۲۷۷، ۲۷۸ بتحقیق حبیب الرحمن الاعظمی۔ التمہید لابن عبدالبر: ۹/ ۲۲۴۔ عون المعبود: ۲/ ۲۸۹۔ جزء رفع الیدین، للبخاری (اردو): ۴۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کے صفحہ:۸۵ پر، لغت کی مشہور زمانہ مستند کتاب ’’تاج العروس ‘‘ کے مؤلف علامہ مرتضی الزبیدی رحمہ اللہ نے ’’لقط اللآلي المتناثرة في الأحاديث المتواترة ‘(طبع بیروت) کے صفحہ:۲۰۷ پر رفع الیدین کا متواتر ہونا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابوالفیض الکتانی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

((فَالْحَقُّ أَنَّهُ مُتَوَاتِر فِي هٰذِهِ الْمَوَاطِن الثَّلَاثَة كُلهَا وَأَمَّا الرَّفْعُ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَوردَ مِن حَدِيثِ ابْنِ عُمَر مَرْفُوعاً أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُه وَلَه شَوَاهد مِنْهَا حَدِيثُ أَبِي حُمَيد السَّاعدى رضی اللہ عنہ فِي عَشْرة مِنَ الصَّحَابَةِ وَحَديْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب رضی اللہ عنہ أَخْرَجَهُمَا أَبُودَاوُد وَصَحَّحَهُما ابْنُ خزَيْمة وَابْنُ حِبّان)) ❶

’’سچ یہی ہے کہ ان تین مقامات (تکبیر تحریمہ، قبل از رکوع، بعد از رکوع) پر رفع الیدین کرنا متواتر (احادیث سے ثابت عمل) ہے۔ اور دو رکعات سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے سے متعلق سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث موجود ہے جسے امام بخاری اور ان کے علاوہ (دیگر ائمہ) نے بیان کیا ہے۔ اور (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی) اس حدیث کے شواہد بھی موجود ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی دس صحابہ کی موجودگی میں (بیان کردہ) حدیث اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث؛ ان دونوں حدیثوں کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ اور ابن خزیمہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہما نے ان دونوں حدیثوں کو صحیح کہا ہے۔‘‘

علامہ ابوالفضل الکتانی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

’’وَقَدْ صَرَّحَ غَيْرُ وَاحِدٍ بِتَوَاتُرِ أَحَادِيْثِ الرَّفْعِ فِي الْجُمْلَةِ كَابْنِ الْجَوْزِيّ وَ ابْنِ حَجَرٍ وَ شَيْخِ الإِسْلَامِ زَكَرِيَّاء الأَنْصَارِي وَ غَيْرُهِمْ‘‘ ❷

❶ نظم المتناثر من الحديث المتواتر: صفحه:۸۵،۸۶

❷ نظم المتناثر من الحديث المتواتر: صفحه:۸۶

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



’’بہت سے علما نے رفع الیدین کے متواتر ہونے کی صراحت کی ہے۔ مثلاً: ابن جوزی، ابن حجر اور شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم۔‘‘

شارح بخاری، شیخ الحدیث دار العلوم دیو بند، علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ میں فرماتے ہیں:

((أَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا وَعَمَلًا)) ❶

’’رفع الیدین اسنادی اور عملی اعتبار سے متواتر ہے۔‘‘

علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ رفع الیدین کے مواقع ذکر کر کے فرماتے ہیں:

’’کثرت روایت کی وجہ سے یہ مسئلہ (رفع الیدین) متواتر کے مشابہ ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو روایات اور صحابہ کے اعمال ثابت ہیں۔ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم نے اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس پر (قائم رعمل پیرا) رہے حتی کہ دنیا کو چھوڑ گئے۔‘‘ ❷

## رفع الیدین؛ کثیر الرواۃ سنت:

احناف کے معروف محقق علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَا شَكَّ فِي ثُبُوتِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَالرَّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَثِيْرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بِالطُّرُقِ الْقَوِيَّةِ وَالْأَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ )) ❸

’’سچ یہ ہے کہ رکوع جاتے وقت اور اس سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم سے قوی اسناد اور صحیح احادیث سے ثابت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔‘‘

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رفع الیدین کی روایات سترہ صحابہ نے بیان کی ہیں۔ حافظ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب مزید کھوج لگائی گئی تو واضح ہوا کہ رفع الیدین کی روایات کو بیان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد پچاس ہے۔ ❹

---

❶ نیل الفرقدین فی مسئلة رفع الیدین (مکتبه حنفیه گوجرانواله، و دهلی): صفحه: ۲۲

❷ سفر السعادة: صفحه: ۳٤ ❸ السعایة: ۱/ ۲۱۳

❹ فتح الباری، لابن حجر: ۲/ ۲۲۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تیرہ یا چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رفع الیدین کی روایات بیان کی ہیں۔ ❶

## رفع الیدین سنت دائمہ:

رفع الیدین دائمی سنت ہے۔ کیونکہ رفع الیدین کا اثبات جن احادیث صحیحہ سے ہوتا ہے ان میں سے اکثر احادیث میں لفظ'' كَانَ '' استعمال ہوا ہے۔ مثلاً:

(( أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يرفَعُ يَدَيهِ حذو مَنكِبَيهِ إِذَا افتتح الصَّلاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ . . . )) ❷

((عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ . . . )) ❸

(( كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ كَبَّرَ ثُمَّ جَعَلَ يَدَيهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ . . . )) ❹

(( فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ وَ إِذَا رَكَعَ . . . )) ❺

احناف کے مقتدر و معتبر عالم، امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( . . . كَانَ ، المُقْتَضِيَة لِلدَّوام . . )) ❻

'' کَانَ '' دوام اور ہمیشگی (کے مفہوم) کا تقاضا کرتا ہے۔''

واضح ہوا کہ جس عمل کو بیان کرتے وقت لفظ'' کان'' استعمال ہو، وہ عمل ہمیشگی اور دوام والا ہوتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ رفع الیدین پر رسول اللہ ﷺ کا عمل ہمیشہ رہا۔

---

❶ اعلام المؤقعين عن رب العالمين: ۲/۲۰۵

❷ بروايت عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ، صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين فی تكبيرة الاولىٰ مع الافتتاح سواء، حديث: ۷۳۵

❸ برواية على بن أبی طالب رضی اللہ عنہ ، سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة، حديث: ۷۶۱

❹ برواية ابی هريرة رضی اللہ عنہ، صحيح ابن خزيمة: ۱/۳۴۴، حديث: ۶۹۴

❺ برواية ابی بكر رضی اللہ عنہ، السنن الكبرىٰ للبيهقی: ۲/۱۰۷، حديث: ۲۵۱۹ (رواية طويلة)

❻ نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعی: ۱/۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین والی نماز کا حکم دیا:

اکثر احناف کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کرنے کا حکم نہیں دیا۔ حکم دیا ہوتا تو ہم رفع الیدین کرتے۔ اس بات سے ان کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ اگر حکم والی حدیث مل گئی تو رفع الیدین کو اپنا لیں گے۔ بلکہ ان کا مقصد اس سنت پر عمل کرنے والوں کو لاجواب کرنا ہوتا ہے۔

معزز قارئین! رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

(( أَقْبِلُوا عَلَىَّ بِوُجُوهِكُم، أُصَلِّي بِكُم صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي وَيَأْمُرُ بِهَا ))

''میری طرف توجہ کرو میں تمھیں ایسی نماز پڑھ کر دکھاؤں، جیسی نماز رسول اللہ ﷺ خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔'' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قبلہ رخ کھڑے ہوئے،

(( رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا مَنكِبَيهِ وَ كَبَّرَ ثُمَّ غَضَّ بَصَرَهُ ثم رفع يَدَيهِ حَتّى حَاذَى بِهِمَا مَنْكِبَيهِ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ وَكَذٰلِكَ حِينَ رَفَعَ ))

''آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور تکبیر کہی۔ پھر اپنی نظریں جھکا لیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا، (رکوع سے) اٹھ کر بھی اسی طرح کیا۔'' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا)) ❶

''رسول اللہ ﷺ اس طرح ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔'' ❷

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین والی نماز کا حکم دیا ہے۔

---

❶ صحيح۔ النفح الشذيّ شرح الترمذي، لابن سيد الناس: ٤/ ٣٩٠۔ نصب الراية: ١/ ٤١٥، ٤١٦ (رجال اسناده معروفون)۔ مسند الفاروق، لابن كثير: ١/ ١٦٥، ١٦٦

❷ النفح الشذی میں ہے کہ یہ بات وہاں موجود دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہی، جبکہ نصب الرایۃ میں ہے کہ یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



## سنت کا تارک قرآن کی نظر میں:

جب صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے تو پھر کسی مسلمان کے لیے کوئی جواز نہیں رہ جاتا کہ وہ رفع الیدین کو چھوڑے۔ بلکہ بطور سنت اسے اپنانا ہمارا فرض ہے۔

یاد رکھیے! جو انسان نبی اکرم ﷺ کی ایک بھی سنت کا انکار کرتا ہے وہ گمراہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً مُّبِیْنًا)) [الاحزاب:٦/٣٣]

''جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ تو واضح طور پر گمراہ ہو چکا ہے۔''

## سنت کا تارک حدیث کی نظر میں:

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے فرمان و سنت پر عمل نہیں کرتا وہ بدبخت انسان ہے، اس کے لیے حدیث مبارکہ میں سخت ترین وعید مذکور ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں چھ قسم کے آدمیوں پر لعنت کرتا ہوں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی لعنت برستی ہے۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو میری سنت کا تارک ہے۔'' ❶

ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کا ارشاد ان الفاظ میں مرقوم ہے:

(( مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) ❷

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی (سمجھو کہ) اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

---

❶ صحیح۔ سنن الترمذی: کتاب القدر، ح:٢١٥٤۔ المستدرك للحاکم: ٩١/١، حدیث: ١٠٢ (صحیح الإسناد)۔ شعب الایمان: ٤٦٤/٥، حدیث: ٣٧٢٢

❷ صحیح البخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ: حدیث: ٧٢٨٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## سنت کا تارک صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقلدین (احناف) کے ہاں دیگر صحابہ کی نسبت مقام ومرتبہ زیادہ ہے۔❶

اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کرنے کی سزا سے متعلق دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال کی بجائے ہم یہاں صرف سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں:

آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

(( لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ ))❷

''اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کردو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔''

## رفع الیدین کا تارک؛ سنت کا منکر ہے:

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع الیدین کر کے نماز ادا کی ہے لہذا اس سنت کی اہمیت بیان کرنے اور اس پر عمل کی ترغیب دلانے کے لیے علماء کرام اور ائمہ امت کا فتوی ہے کہ جو شخص رفع الیدین نہیں کرتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( مَنْ تَرَكَهُ فَقَدْ تَرَكَ السُّنَّةَ قُلْتُ: وَهٰذَا تَصْرِيحٌ مِنَ الشَّافِعِيِّ بِأَنَّ تَارِكَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَالرَّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ تَارِكٌ لِلسُّنَّةِ وَ نَصَّ أَحْمَدُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا فِى إِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ عَنْهُ ))❸

---

❶ احناف کی معتبر کتب میں مذکور ہے کہ فقہ کا کھیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بویا اس کھیت کو پانی علقمہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ نے دیا اور پھر جب کھیتی پک کر تیار ہوئی اس کی کٹائی ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کی اور اس کھیتی کی کٹائی کے بعد توڑی اور دانہ حماد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ نے جدا جدا کیا اور وہ جو دانہ انہوں نے جدا کیا اس کا آٹا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بنایا اور قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس آٹے کو گوندھا اور محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے اس کی روٹیاں پکائیں اور ساری قوم یہ روٹیاں کھا رہی ہے۔[الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار:١/١٢ـ ردالمحتار على الدر المختار:١/٥٠]

❷ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، حديث:٦٥٤

❸ إعلام الموقعين عن رب العلمين:٢/٢٠٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''جس شخص نے رفع الیدین چھوڑا، اس نے سنت ترک کر دی۔ میں (ابن قیم) کہتا ہوں: اس بات کی تصریح امام شافعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کرتا وہ سنت رسول کا تارک ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی ایک روایت میں اس پر نص ذکر کی ہے۔''

## رفع الیدین کا تارک؛ لائق عتاب و نفرت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ؛ رفع الیدین کو چھوڑنے والا شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اور ائمہ امت کے نزدیک لائق عتاب اور نا قابل احترام ہے۔

### ❀...سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا رویہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگر کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز میں رفع الیدین نہیں کر رہا تو آپ رضی اللہ عنہ اسے کنکر مارتے تھے۔ ❶ ایک روایت کے مطابق، آپ رضی اللہ عنہ اسے تب تک کنکر مارتے جب تک وہ رفع الیدین شروع نہ کر دیتا۔ ❷

### ❀...عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا رویہ:

اسلاف صالحین رحمۃ اللہ علیہم رفع الیدین کرنے والے شخص کی عزت و توقیر کرتے اور رفع الیدین کے تارک کو لائقِ احترام نہیں سمجھتے تھے۔ جیسا کہ عبداللہ بن عامر نامی ایک آدمی نے سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آنے کی اجازت چاہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر اسے ملنے سے انکار کر دیا کہ یہی وہ آدمی ہے جس نے اپنے بھائی کو رفع الیدین کرنے پر مارا تھا۔ ❸

---

❶ صحیح۔ التمهيد لابن عبدالبر: ۹/ ۲۲۴۔ عون المعبود: ۲/ ۲۸۹۔ قرة العينين برفع اليدين فی الصلاة (جزء رفع اليدين)، للبخاری: ص، ۱۷، ح، ۱۴۔ جزء رفع اليدين، للبخاری (مترجم از حافظ زبیر علی زئی): ص، ۴۴

❷ مسند الحميدي: ۲/ ۲۷۸ بتحقيق حبيب الرحمن الاعظمی

❸ صحیح۔ قرة العينين برفع اليدين فی الصلاة (جزء رفع اليدين)، للبخاری: ص، ۱۸، ح، ۱۶۔ جزء رفع اليدين للبخاری (مترجم): ص، ۴۶، ۴۷۔ عبداللہ بن عامر بن یزید یحصبی دمشقی، ۲۱ ہجری کو پیدا ہوا۔ یہ عربی النسل (حمیری) تھا۔ اپنے دور کا عالم اور قاری القرآن تھا۔ دمشق کے ساحلی شہر 'جند' کا قاضی تھا۔ اس نے عطیہ بن قیس کو رفع الیدین کرنے پر مارا تھا۔ [سير اعلام النبلاء، للذهبی: ۵/ ۲۹۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## رفع الیدین چھوڑنا حرام ہے:

چونکہ رفع الیدین صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت شدہ دائمی سنت ہے۔اس لیے اس سنت کو ترک کرنا حرام ہے۔امت کے کبار ائمہ کرام کا یہی فتوی ہے۔

### ❀...امام شافعی رحمہ اللہ کا فتوی:

فقہ کے معروف اور عظیم امام، امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((لایَحِلّ لأَحَدٍ سَمِعَ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰه صَلّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّم فِي رَفْعِ اليَدَينِ فِي افتِتَاحِ الصَّلاةِوَعِنْدَالرُّكُوعِ وَالرَّفعِ مِنَ الرُّكُوعِ أَن يَترُكَ الإقتِدَاء بِفِعلِه صَلّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّم)) ❶

”جس شخص نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین والی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن لی، اس کے لیے حلال (جائز) نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس عمل (سنت) کی پیروی ترک کرے۔“

## رفع الیدین کے مقامات:

نماز میں رفع الیدین کرنے کے چار مقامات ہیں:

① ......تکبیر تحریمہ

② ......رکوع جاتے وقت

③ ......رکوع سے سر اٹھا کر

④ ......دو رکعات سے زیادہ کی نماز ہو تو دوسری رکعت سے اٹھ کر۔ ❷

### ① ... رفع الیدین کا پہلا مقام، تکبیر تحریمہ:

نماز میں رفع الیدین کا پہلا مقام تکبیر تحریمہ ہے۔رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ کہتے تو آپ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

---

❶ طبقات الشافعية الكبرى، للسبكى: ١٠٠/٢

❷ المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج (شرح النووى على صحيح مسلم) ٩٥/٤

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(( رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يَكُونَا حَذوَ مَنكِبَيهِ)) ❶

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔“

دوسری حدیث میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ الفاظ مذکور ہیں:

(( رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ افتَتَحَ التَّكبِيرَ فِي الصَّلاةِ فَرَفَعَ يَدَيهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجعَلَهُمَا حَذوَ مَنكِبَيهِ)) ❷

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی۔اور تکبیر کے ساتھ کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا۔“

تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

(( أَجمَعَتِ الأُمَّةُ عَلَى استِحبَاب رَفعِ اليَدَينِ عِندَ تَكبِيرَةِ الإِحرَامِ)) ❸

”تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہونے پر تمام امت کا اجماع ہے۔“

علامہ ابوبکر ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

(( لَم يَختَلِف أَهلُ العِلمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ افتِتَاحِ الصَّلَاةِ)) ❹

”اہل علم کا اس میں کچھ اختلاف نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين اذا كبر و اذا ركع واذا رفع، ح، ٧٣٦
❷ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الى أين يرفع يديه؟، حديث، ٧٣٨
❸ المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج (شرح النووى على صحيح مسلم) ٤/٩٥۔ فتح البارى شرح صحيح البخارى، لابن حجر: ٢/٢١٨، ٢١٩
❹ الأوسط فى السنن والإجماع والاختلاف، ٣/٧٢

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## ❀...کیا محض تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین مسنون ہے؟

احناف کے ہاں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا ثابت اور سنت دائمہ ہے۔ جبکہ حقیقت میں جو احادیث محض تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے ثبوت کے لیے احناف پیش کرتے ہیں، انہی احادیث میں باقی تین مقامات پر (یعنی قبل از رکوع، بعد از رکوع اور دو رکعات سے اٹھ کر) رفع الیدین کرنا بھی مذکور ہے۔ لیکن نہ جانے وہ کون سی طاقت ہے جو احناف کو احادیث کے ابتدائی حصے سے اگلے الفاظ پڑھنے نہیں دیتی؟

احناف کے معروف عالم، امام زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ''نصب الرایہ'' میں فرماتے ہیں:

''تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ نماز کی احادیث میں معروف ہے۔ اس سے متعلق سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جسے کتب ستہ کے اماموں نے بیان کیا ہے کہ، سالم اپنے والد محترم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (انہوں نے فرمایا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تب بھی اور جب رکوع سے اٹھتے تب بھی (رفع الیدین) کرتے اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کیا کرتے تھے۔ اسی طرح ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ یہ حدیث عنقریب مکمل بیان کی جائے گی۔ اسے مسلم کے علاوہ محدثین کی ایک (بڑی) جماعت نے بیان کیا ہے۔ ایک حدیث امام طحاوی رحمہ اللہ نے ''شرح الآثار'' میں؛ مُوسیٰ بن عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰن الأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ رضی اللہ عنہ کی سند سے ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔'' ❶

---

❶ نصب الراية لأحاديث الهدايه: ١/ ٣٠٨، ٣٠٩

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



## ❀...قابل غور:

نصب الرایہ کی مذکورہ بحث میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو بیان کر کے امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کا رفع الیدین ثابت کرنا چاہا ہے اور حدیث مکمل بیان بھی کر دی ہے، جس میں واضح طور پر تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اگر یہ حدیث تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کی مواظبت اور ہمیشگی کی دلیل ہے تو رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کی مواظبت اور ہمیشگی کی دلیل کیوں نہیں؟ اگر اس حدیث سے تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین بطور دائمی سنت ثابت ہے تو رکوع سے پہلے اور بعد کا رفع الیدین بھی تو اسی حدیث میں مذکور ہے۔ اس کو مسنون کیوں نہیں تسلیم کرتے؟......اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعد سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کر کے فرمایا ہے:

''یہ حدیث عنقریب مکمل بیان کی جائے گی۔''

اور اگلے ہی صفحہ پر اس حدیث کو مکمل بیان کر دیا ہے۔ اس میں واضح طور پر یہ الفاظ موجود ہیں:

(( كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ . . . . . ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ . . . . . ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ . . . ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ . . . قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّى )) ❶

❶ نصب الراية لأحاديث الهداية : ۱/ ۳۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر''أللّٰه أكبر'' کہتے...... پھر قرأت کرتے، پھر اللہ اکبر کہتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر رکوع کرتے...... پھر (رکوع سے) سر اٹھاتے تو کہتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه، پھر اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے...... پھر جب دو رکعتوں سے اٹھتے تب تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے...... وہاں موجود صحابہ رضی اللہ عنہم نے تصدیق کرتے ہوئے کہا: آپ سچ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایسے ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔''

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح الآثار'' کے حوالہ سے موسیٰ بن عقبہ کی سند سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے، اس کے تحت حاشیہ میں مذکور ہے:

''اس روایت کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اسی سند کے ساتھ ''بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلاةِ'' کے بعد والے باب (بَابُ مَن ذَكَرَ أَنَّهُ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَينِ) میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابواب الدعوات میں ''بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلاةِ بِاللَّيْل'' کے بعد والے باب (بَابٌ مِنْه) میں ذکر کیا ہے۔ دارقطنی، مسند احمد نے بھی ذکر کیا ہے۔'' ❶

معزز قارئین! مذکورہ تمام مقامات میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث موجود ہے۔ اس میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر موجود ہے۔

تصدیق کے لیے آپ سنن ابی داؤد اور سنن الترمذی کے مذکورہ ابواب میں دیکھ سکتے ہیں۔ سنن الدارقطنی (تحقیق شعیب الارنؤوط، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) میں جلد دوم، صفحہ ۳۷، حدیث: ۱۱۰۹ اور مسند احمد (مؤسسۃ قرطبۃ القاہرۃ)، ج ۱، ص ۹۳، ح ۷۱۷ (مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) میں حدیث ۷۱۷ کے تحت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ روایت موجود ہے۔

❶ دیکھئے: نصب الراية لأحاديث الهداية: ۱/ ۳۰۹ (حاشیہ/ تخریج)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہ مکمل حدیث مع مکمل تخریج اسی کتاب میں ''چند سوالات کے جوابات'' کے عنوان میں ''دوسری حدیث'' کے تحت آئے گی۔ان شاءاللہ۔

## ❀...یہ تو حدیث کا انکار اور سنت سے مذاق ہے:

اگر مذکورہ احادیث تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کے مسنون اور دائمی ہونے کی دلیل ہیں،تو رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر بھی تو انہی احادیث میں موجود ہے؛ اسے کیوں نہیں اپنایا جاتا؟ یہ سراسر انکار حدیث نہیں تو کیا ہے؟ حدیث کے جس حصے پر عمل کرنے کو جی چاہا اس پر کرلیا اور باقی کا انکار کر دیا۔ عجیب منطق ہے۔ یہ تو بنی اسرائیل والی حرکت ہے۔اور ایسا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(( أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّوْنَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ)) [سورة البقرة: ٢/ ٨٥]

''تم کتاب کے ایک حصہ پر تو ایمان لاتے ہو اور ایک حصے کا انکار کرتے ہو،تم میں سے جو بھی ایسا کرتا ہے اس کی دنیا میں سزا، ذلت و رسوائی ہے اور قیامت کے روز انہیں سخت ترین عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔''

## ❀...حقیقت مسئلہ:

حقیقت مسئلہ یہی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا مسنون ہے اور اس کے ساتھ ساتھ باقی مقامات پر بھی رفع الیدین مسنون ہے۔محض تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین دائمی ہونا اور دیگر مقامات کا رفع الیدین معدوم و منسوخ ہونا کسی بھی صحیح حدیث: رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل یا کسی صحابی کے عمل سے باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔

## ②...رفع الیدین کا دوسرا مقام:

نماز میں میں رفع الیدین کا دوسرا مقام رکوع جاتے وقت ہے۔رسول اللہ ﷺ جب رکوع کے لیے جھکنے لگتے تو ''اللہ اکبر'' کہہ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے وقت کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

(( وَكَانَ يَفعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ )) ❶

''آپ ﷺ اسی طرح (رفع الیدین) کرتے جب رکوع کے لیے ''اللہ اکبر'' کہتے۔''

## ③...رفع الیدین کا تیسرا مقام:

نماز میں رفع الیدین کرنے کا تیسرا مقام رکوع سے اٹھ کر ہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے وقت کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔آپ ﷺ اسی طرح (رفع الیدین) کرتے جب رکوع کے لیے ''اللہ اکبر'' کہتے۔

(( وَيَفعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَن حَمِدَهُ )) ❷

''آپ ﷺ اسی طرح (رفع الیدین) کرتے تھے جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتے تھے۔''

## ④...رفع الیدین کا چوتھا مقام:

نماز میں رفع الیدین کرنے کا چوتھا مقام؛ دو رکعات سے تیسری رکعت کے لیے اٹھ کر ہے۔جب نماز تین یا چار رکعات پر مشتمل ہو اور ان تمام رکعات کو ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کیا جانا ہو۔مثلاً: ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے فرائض اور بعض مقامات کے چار رکعات اکٹھے پڑھے جانے والے نوافل ہیں۔ایسی نماز میں دو رکعات مکمل کر کے (تشہد پڑھنے کے بعد) تیسری رکعت کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبر و اذا رکع واذا رفع، ح،۷۳۶

❷ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبر و اذا رکع واذا رفع، ح،۷۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دوسری رکعت سے اٹھ کربھی رفع الیدین کیا اور بعد میں فرمایا:

(( وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ )) ❶

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے۔"

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے بھی دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(( إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ )) ❷

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور اسی طرح کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے جس طرح نماز شروع کرتے وقت کیا کرتے تھے۔"

## اختلافی مقامات:

نماز شروع کرتے وقت (تکبیر تحریمہ کے ساتھ) رفع الیدین کرنے پر تمام امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔لیکن اس کے بعد والے تینوں مقامات پر رفع الیدین کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور یہ اختلاف بالخصوص اہل الرائے، اہل تقلید احناف (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار کہلوانے والے، حنفی دیوبندی اور حنفی بریلویوں) کی جانب سے ہے۔ان کا موقف یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ مقامات پر رفع الیدین کرنا منسوخ وممنوع ہو چکا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ مقامات کے رفع الیدین سے منع کر دیا تھا۔

تین مقامات کے رفع الیدین کے بارے میں اختلاف کس قدر شدید ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس سے منع کرنے، اسے منسوخ ثابت کرنے اور اس کے اثبات والے دلائل کو جھٹلانے کے لیے احناف نے چھوٹی بڑی اتنی زیادہ کتب تحریر کی ہیں، کہ ان کا شمار کرنا اور انہیں بیان کرنا ایک ضخیم مقالے کا متقاضی ہے۔

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين اذا قام من الركعتين، حديث، ٧٣٩

❷ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، ٧٣٠، قال الالبانی: صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تاہم جب جب اہل الرائے مقلدین نے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کے خلاف تحریری یا تقریری آواز اٹھائی ہے، تب تب اہل حق، اہل حدیث، متبعین و عاملین سنت علماء نے ہر دو انداز میں اس سنت کا دفاع کیا اور صحیح احادیث کے مقابل بیان کیے جانے والے دلائل کی حقیقت عوام الناس کے سامنے واضح کی ہے۔

## رفع الیدین کا مذاق اڑانے والوں کا انجام:

احناف (بریلوی، دیوبندی) نہ صرف رفع الیدین کی نفی کرتے اور اس سے منع کرتے ہیں بلکہ اس سنت کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ بے شرمی کی انتہاء ہے کہ یہ لوگ کبھی رفع الیدین کو مکھیاں اڑانا کہتے ہیں اور کبھی رفع الیدین کرنے والے احباب کی تحقیر آمیز انداز میں نقل اتارتے اور مذاق اڑاتے ہیں۔ شائدان بدبختوں کو علم نہیں کہ سنت کا مذاق اڑانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟

ایک آدمی بائیں ہاتھ سے کچھ کھا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں (دائیں ہاتھ سے) نہیں کھا سکتا۔

اس نے محض تکبر کرتے ہوئے ایسا کہا۔ جبکہ اس کا دائیاں ہاتھ بالکل تندرست تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کا تحقیر آمیز اور متکبرانہ انداز میں انکار کیا، رسول اللہ ﷺ کے حکم کا مذاق اڑایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا دائیاں ہاتھ واقعی بے کار کر دیا۔ ❶

## بیہودہ حکایت:

عام طور پر احناف کہتے ہیں: چونکہ اس وقت لوگ اپنی بغلوں میں بت چھپا کر لایا کرتے تھے اس لیے انہیں رفع الیدین کا حکم دیا گیا تاکہ ان کی بغلوں سے بت گر جائیں اور وہ اخلاص اور یکسوئی کے ساتھ نماز ادا کریں۔ اور بعد میں جب حالات بدلے تب رفع الیدین چھوڑ دیا گیا۔

یہ غیر مہذب اور پرلے درجے کی جاہلانہ، بیہودہ ترین اور بے بنیاد حکایت ہے۔ احناف کے دونوں معروف گروہ (حنفی بریلوی اور حنفی دیوبندی) یہ حکایت بیان کرتے ہیں۔

❶ صحیح مسلم: کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب و أحكامهما، ح:٢٠٢١۔ مسند احمد بن حنبل: (طبع قاهره)، ٤/٥٠، ح، ١٦٥٧٨، (طبع بیروت) حدیث: ١٦٤٩٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حنفی بریلوی بھائیوں پر افسوس ہے، ان کا تو عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب (غیب کا علم رکھنے والے) تھے۔تو بریلویوں کے اسی عقیدے کی بنا پر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے تو آپ ﷺ نے رفع الیدین کرنے کا حکم کیوں دیا؟ آپ ﷺ کو تو چاہیے تھا کہ جو لوگ بت چھپا کر لاتے تھے ان کے نام لے کر فرمایا کرتے کہ اے فلاں! میں جانتا ہوں کہ تم نے بغل میں بت چھپایا ہوا ہے، اسے باہر پھینک کر آؤ۔

اگر آپ ﷺ کو رفع الیدین کروائے بغیر پتہ نہیں چلتا تھا تو پھر میرے حنفی بریلوی بھائیوں کا، رسول اللہ ﷺ کے بارے میں عقیدہ عالم الغیب کہاں گیا؟ اس صورت حال میں چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب ماننے کے عقیدہ سے حنفی بریلوی حضرات توبہ کرلیں۔

بغلوں میں بت چھپا کر لانے والی بات حنفی دیوبندی اگر کہیں، تو ان پر بھی افسوس ہے کہ، ان سے پوچھنا چاہیے کہ کہاں گیا تمھارا ناموس صحابہ پر مر مٹنے کا دعوی؟ کیا تمھارے ہاں ناموس صحابہ کی پاسداری کا یہی معیار ہے کہ صحابہ کے ایمان پر شک کروا اور ان پر مسجد میں بت لانے کا الزام لگاؤ......؟ (نعوذ باللہ من ذلک)

اگر یہ بات ان لوگوں کے بارے میں کہتے ہو جو خالص مومن نہ تھے بلکہ منافق تھے۔تو پھر ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اے ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، سعد، سعید، ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم)، اے فلاں، اے فلاں آپ لوگ رفع الیدین نہ کیا کرو کیونکہ آپ تو کامل اور خالص مومن ہیں۔آپ تو بغلوں میں بت چھپا کر نہیں لاتے، یہ رفع الیدین تو منافقین کے لیے ہے۔کیونکہ وہ بغلوں میں بت چھپا کر لاتے ہیں۔

المیہ اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ احناف ایک طرف بت لے کر آنے کی حکایت سناتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی مانتے ہیں کہ کچھ عرصہ رسول اللہ ﷺ بھی رفع الیدین کرتے رہے تھے۔ہم پوچھتے ہیں کہ اس عرصہ میں رسول اللہ ﷺ نے کیوں رفع الیدین کیا؟

کاش ایسی بیہودہ حکایتیں بنانے اور سنانے والوں میں کچھ غیرت موجود ہوتی۔کاش انہیں اس بات کا احساس ہو جائے کہ ان کی یہ بیہودہ حکایت کہاں تک اثر انداز ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## جیسے مرضی نماز پڑھو؛ کا فلسفہ:

جہالت کی انتہا ہے کہ کچھ صوفی منش اور دینی علم سے دور، گمراہ اور احمق لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ...... نماز ہی پڑھنی ہے...... جیسے مرضی پڑھو...... رفع الیدین کر کے پڑھو...... یا...... رفع الیدین کے بغیر...... کوئی حرج نہیں...... اللہ قبول کرنے والا ہے...... جو رفع الیدین کر کے پڑھتا ہے اسے بھی کچھ نہ کہو...... جو رفع الیدین کے بغیر پڑھتا ہے اسے بھی کچھ نہ کہو...... وغیرہ وغیرہ۔

## سچ تو یہ ہے:

یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑنے کے خوفناک انجام سے بے خبر ہیں۔ جو شخص کہتا ہے کہ...... نماز جیسے مرضی پڑھو...... اللہ قبول کرلے گا۔ وہ جھوٹ بولتا اور عوام کو گمراہ کرتا ہے۔

## نماز سنت کے مطابق پڑھو:

حقیقت یہ ہے کہ نماز اپنی مرضی کے مطابق نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پڑھنی ہے۔ ان احمقوں کے، جاہلانہ بیان...... جیسے مرضی نماز پڑھو...... کا جواب حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي)) ❶

''نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔''

معلوم یہ ہوا کہ نماز اپنی مرضی کے طریقے سے نہیں پڑھنی، بلکہ اس طرح پڑھنی ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے۔ اور قبول بھی وہی نماز ہوگی جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا کی جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(( مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ )) ❷

''جس عمل پر میرا حکم (مہر تصدیق) نہیں وہ عمل مردود (نا قابل قبول) ہے۔''

---

❶ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة، حديث: ٦٣١

❷ صحيح البخاري: كتاب البيوع، باب النجش۔ صحيح مسلم: كتاب الحدود، باب نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الامور، حديث، ١٧١٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے:

اب اس حدیث مبارکہ کے بعد آپ کیا کہیں گے کہ نماز اپنی ہی مرضی سے پڑھتے جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ قبول کر لیں گے؟...... ہرگز نہیں...... صاحب شعور مسلمان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ نماز وہی قبول ہوگی جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہوگی۔

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کریں یا آپ ﷺ کی سنت مبارکہ کو چھوڑ کر نافرمانی کے مرتکب ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق و رحمت سے میں نے اس کتاب میں اپنی بساط کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی سنت: رفع الیدین، کا دفاع کیا ہے۔ اور صحیح احادیث سے قارئین کے سامنے یہ بات رکھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ عدم رفع الیدین کی روایات غیر ثابت اور غیر صحیح ہیں۔

اب قارئین کی مرضی ہے کہ اپنی نمازیں رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا کریں یا اپنے مولویوں کی بے بنیاد اور متعصّبانہ باتوں میں الجھ کر اپنی نمازیں ضائع کرتے جائیں۔

## خواتین بھی رفع الیدین کر کے نماز پڑھیں:

نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم محض مردوں کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ اہل اسلام خواتین بھی نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دو سے زائد رکعات پر مشتمل نماز میں دوسری رکعت سے اٹھ کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کریں۔ کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ صحابیات رضی اللہ عنہن نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتی تھیں۔ عبدربہ بن سلیمان بن عمیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: (1)

(( رَأَیْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ یَدَیْهَا فِی الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهَا حِینَ

(1) عبدربہ بن سلیمان بن عمیر بن زیتون الشامی الدمشقی رحمہ اللہ صغار تابعین میں سے ہیں۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے مجہول کہا ہے۔[میزان الاعتدال فی نقد الرجال: ۲/ ۵٤٤] البتہ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ شامی تھا اور اس سے اسماعیل بن عیاش اور شامیوں نے روایات بیان کی ہیں۔[الثقات، لابن حبان: ۷/ ۱۵۳، ترجمہ نمبر: ۹٤۳۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تَفتَتِحُ الصَّلاۃَ، وَحِینَ تَرکَعُ وَإِذَا قَالَ ❶: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ رَفَعَت یَدَیهَا، وَقَالَت: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ)) ❷

''میں نے سیدہ ام درداء (خیرہ بنت ابی حدرد) رضی اللہ عنہا کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہا نماز میں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتی (رفع الیدین کرتی) تھیں: جب نماز شروع کرتیں، اور جب رکوع کرتیں اور جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہتا، تو آپ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتیں (رفع الیدین کرتیں) اور کہتیں: ''رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ''

عورتوں اور مردوں کے رفع الیدین کرنے کے طریقے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ عورتیں بھی اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اسی طرح قبلہ رخ کریں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا اسی طرح رفع الیدین کیا کرتی تھیں۔ ایک روایت میں واضح الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

((... تَرفَعُ كَفَّیهَا حَذوَ مَنكِبَیهَا...)) ❸

''آپ رضی اللہ عنہا اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں کندھوں کے برابر اٹھایا کرتی تھیں۔''

رفع الیدین کرتے وقت مردوں اور عورتوں؛ دونوں کے لیے؛ ہاتھوں کی انگلیاں ہتھیلی کی طرف موڑنا جائز نہیں ہے۔

## ❀...امام بخاری رحمہ اللہ کا تبصرہ:

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے رفع الیدین کا ذکر کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( وَنِسَاءُ بَعضِ أَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ هُنَّ أَعلَمُ مِن هَؤُلَاءِ حِینَ یَرفَعنَ أَیدِیَهُنَّ فِی الصَّلَاۃِ)) ❹

---

❶ یہاں ''قَالَ'' کا فاعل امام ہے، جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبۃ میں وضاحت ''قَالَ الإِمَامُ'' (جب امام کہتا) موجود ہے۔ دیکھئے: المصنف فی الأحادیث والآثار (مصنف ابن ابی شیبۃ): ۱/۲۱۶، حدیث، ۲۴۷۰

❷ حسن۔ التاریخ الکبیر، للبخاري، ۶/۷۸۔ قرۃ العینین برفع الیدین فی الصلاۃ (جزء رفع الیدین) للبخاری: ص، ۲۲، ۲۳، ح، ۲۳، ۲۴۔ جزء رفع الیدین للبخاری (مترجم)، ص، ۵۱

❸ المصنف فی الأحادیث والآثار (مصنف ابن ابی شیبۃ): ۱/۲۱۶، حدیث، ۲۴۷۰

❹ قرۃ العینین برفع الیدین فی الصلاۃ (جزء رفع الیدین) للبخاری: ص، ۲۳۔ جزء رفع الیدین للبخاری (مترجم از زبیر علی زئی)، ص، ۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''نبی ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی بیویاں اِن (رفع الیدین نہ کرنے والے) لوگوں سے زیادہ علم والی تھیں۔ وہ نماز میں اپنے ہاتھ اٹھایا کرتی تھیں۔ (یعنی رفع الیدین کیا کرتی تھیں)''

اس بحث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے نماز میں رفع الیدین کرنا جس طرح مردوں کے لیے مشروع اور ضروری ہے اسی طرح خواتین بھی اس سنت پر عمل کرنے کی پابند ہیں۔

## کتاب ہذا کی وجہ تالیف:

ہمارے ہمسایہ بھائی محمد جاوید انصاری صاحب نے ۲۰۰۴ کے اواخر میں میرے استاد محترم حافظ محمد ابراہیم حفظہ اللہ (خطیب و مقیم کوٹ حسین شیخوپورہ) کو ایک فوٹوسٹیٹ کیا گیا ورق دیا؛ جس پر عنوان تھا ''پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا'' اور اس ورق میں چند احادیث و آثار لکھ کر رفع الیدین کی نفی کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔ اور وہ تحریر (فوٹوسٹیٹ) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اکیڈمی بندروڈ لاہور کی جانب سے شائع کی گئی تھی۔ جو کہ فرضی نام معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ اس تحریر کا عکس ہم نے اس کتاب کے ابتدائی صفحات میں شامل اشاعت کر دیا ہے۔

استاد محترم نے ان دلائل کی حقیقت واضح کرنے کی ذمہ داری مجھے سونپ دی۔ الحمد للہ، بفضل اللہ تعالیٰ میں نے ان تمام دلائل کی حقیقت واضح کی۔ اور احناف کے اعتراضات کا صحیح احادیث کی روشنی میں جواب تحریر کیا۔

## اشاعت کا پہلا مرحلہ:

جوابی تحریر کو ایک اشتہار کی صورت میں ۱۹، جولائی ۲۰۰۵ کو ''زينة الصلاة'' کے نام سے شائع کیا گیا۔

## انتظار......اور......تقسیمِ اشتہار:

احناف کے شائع کردہ دلائل کے پرچہ پر لکھا ہوا تھا: ''ہر قسم کے باطل فرقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے اس فون نمبر پر رابطہ کریں۔ 0300-9668088''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جب ۲۰۰۵ء میں ہم نے ان دلائل کا جواب اشتہار کی صورت میں شائع کیا تو میں نے اس نمبر پر فون کیا۔فون سننے والے بھائی صاحب نے بتایا کہ میں فون والے مولانا کا شاگرد/ اسسٹنٹ بول رہا ہوں۔میں نے مولانا سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تو اس بھائی نے کہا کہ آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں؛ مجھے بتائیں۔تب میں نے ان سے پوچھا؛ کیا رفع الیدین کی نفی میں فوٹو سٹیٹ کیا ہوا پرچہ آپ نے شائع اور تقسیم کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، وہ پرچہ ہمارے استاد محترم نے شائع کیا ہے۔استاد محترم کا نام پوچھنے پر ''مولانا شاہد معاویہ'' بتایا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کے ان دلائل کا جواب لکھا ہے۔آپ مجھے اپنا ایڈریس لکھا دیں؛ تاکہ وہ جوابی تحریر آپ کو بذریعہ ڈاک پہنچا سکوں۔انہوں نے کسی جامع مسجد علی المرتضی، رضا آباد فیصل آباد، کا پتہ لکھایا۔میں نے اس پتہ پر وہ جوابی اشتہار ''زینة الصلاة'' بذریعہ ڈاک بھیج دیا۔

بعد ازاں ہمارے گاؤں (جھبراں) میں فیصل آباد ہی کے ایک عالم دین مولانا سردار عابد صاحب حفظہ اللہ خطاب کے لیے جامع مسجد توحید وسنت، مندرہ روڈ؛ تشریف لائے۔میں نے انہیں بھی یہ اشتہار پیش کیا اور حقیقت حال سے آگاہ کیا تو انہوں نے کچھ اشتہارات اپنے پاس رکھتے ہوئے فرمایا کہ مولانا شاہد معاویہ تک یہ اشتہار میں بھی پہنچا دوں گا۔

اس کے بعد ہم نے تقریباً ڈیڑھ سال تک اس جوابی تحریر (اشتہار) کے جواب کا انتظار کیا لیکن مولانا کی طرف سے کوئی جوابی کارروائی ہمارے علم میں نہیں آئی۔بعد ازاں ہم نے وہ اشتہار ہفت روزہ مجلّہ اہل حدیث، لاہور میں اعلان شائع کروا کر پنجاب بھر میں ڈاک کے ذریعے مفت تقسیم کر دیا۔

## اشاعت کا دوسرا مرحلہ:

اسی اشتہار کو ضروری اضافہ اور محقق علماء کرام کی نظر ثانی وتصدیق کے بعد کتابی شکل میں پہلی مرتبہ؛ مجرم کون؟ کے عنوان سے جولائی ۲۰۱۵ء میں میرے انتہائی محترم ومحسن بھائی ابوشرجیل (مدیر ادارہ نشر التوحید والسنة لاہور) نے شائع کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## اشاعت کا تیسرا مرحلہ:

اس کاوش کی اشاعت کا تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن مزید تحقیق و تہذیب کے ساتھ، میرے محسن و محترم، برادرم، ابوحماد صاحب کی کاوش سے عالم اسلام کے معروف و مستند عالم دین، استاذ العلماء، ولی کامل، فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ کی نظر ثانی کے بعد، نئے نام ''نماز کا حسن، رفع الیدین'' کے ساتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ذریعہ ہدایت و نجات بنائیں۔ آمین۔

## کلمات تشکر:

میں اپنے استاذ مکرم، ولی کامل شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد حفظہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کا اعماق قلب سے شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنی انتہاء درجہ مصروفیات سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب پر نظر ثانی کر کے حوصلہ افزائی کے بیش قیمت کلمات لکھے۔

اسی طرح اپنے محسن استاذ محترم؛ صاحب ترجمہ مشکوۃ المصابیح اور لغت کی معروف کتاب المنجد کے اردو ترجمہ نگار، شیخ الحدیث حافظ محمد اسلم شاہدروی حفظہ اللہ کا ممنون ہوں جن کے وقیع کلمات نے اس کتاب کی قدر و حسن کو چار چاند لگا دیے۔

بالخصوص استاذ العلماء والمشائخ فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ کا اعماق قلب سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے مصروف ترین وقت میں سے چند قیمتی لمحات اس کتاب کے جدید ایڈیشن پر نظر ثانی اور اس کی توثیق کے لیے نکالے، اللہ تعالیٰ ان علماء کے علم، عمل اور عمر میں برکت فرمائیں۔ آمین۔

بہت بڑی ناانصافی ہوگی اگر اپنے برادر اکبر، شبیر حسین اور چھوٹے بھائی عبیداللہ کا شکریہ ادا نہ کروں؛ انہوں نے اس کتاب کے مسودے کی تیاری کے لیے کمپیوٹر کی فراہمی اور وقتاً فوقتاً مواد کی کمپوزنگ جیسے اہم اور گرانقدر تعاون کے ساتھ میری حوصلہ افزائی کی۔

میرے والدین میرے اس اعزاز میں بنیادی کردار کی حیثیت رکھتے ہیں، جن کی تربیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے احیاء سنت کی اس کاوش کے قابل بنایا۔انہوں نے انتہائی افلاس اور تنگی کے حالات کے باوجود ہم سب بہن بھائیوں کو دین ودنیا کی تعلیم سے آراستہ کیا۔

(( رَبِّ ارحَمهُمَا كَمَا رَبَّيَانِى صَغِيرًا ))

اللہ تعالیٰ میرے والدین اور جملہ معاونین کو دنیا وآخرت کی تمام سعادتوں سے نوازے اور دفاع سنت کے سلسلہ میں اس چھوٹی سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔آمین۔

العبد الآثم

امانُ اللہ عاصم

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



①

## احناف کی طرف سے شائع کردہ تحریر کا عکس

جس میں رفع الیدین کی نفی کے دلائل پیش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

# پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا

## ترک رفع یدین خدا کی نظر میں

1۔ "قد افلح المؤمنون ۔ الذين هم في صلوتهم خاشعون" [پارہ نمبر ۱۸]

"ابن عباس رضی اللہ عنہ خاشعون کی تفسیر میں فرماتے ہیں "لا يرفعون ايديهم في الصلاة" یعنی نماز میں رفع یدین نہ کرنا۔" [تفسیر ابن عباس]

2۔ "حضرت حسن بصری فرماتے ہیں خاشعون سے مراد پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا ہے۔" [تفسیر [illegible]]

## ترک رفع یدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں عملاً

1۔ "عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال كأني بقوم يأتون من بعدي يرفعون ايديهم في الصلوة كأنها اذناب خيل شمس" [المعجم [illegible] ج1 ص 45]

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گویا میرے بعد ایک قوم آئے گی جو نماز میں رفع یدین کرے گی گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔"

2۔ "عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل علينا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم واذا الناس رافعوا ايديهم في الصلوة فقال مالي اراكم رافعي ايديكم كأنها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوة" [الاحسان في ترتيب صحيح ابن حبان [illegible]] [illegible] صحیح مسلم ج1 صفحہ ۱۸۱، سنن نسائی ج1 صفحہ [illegible] میں موجود ہے۔

"حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حجرہ مبارک سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں کو نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے پایا تو فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے پاتا ہوں جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہوں، نماز میں سکون اختیار کرو۔"

3۔ "قال ابن القصار (حديث جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ) حجة في النهي عن رفع الايدي في الصلوة" [اکمال اکمال المعلم [illegible]]

"ابن قصار فرماتے ہیں (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث) نماز میں رفع یدین منع کرنے کے لئے حجت ہے۔"

## ترک رفع یدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں فعلاً

1۔ "عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فصلى فلم يرفع يديه الا في اول مرة" [ترمذی ج1 ص 59، [illegible] ج1 ص 120، 117، مسند احمد ج1 ص 442، مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص 236، سنن الکبریٰ للبیہقی ج2 ص 78، شرح معانی الآثار للطحاوی ج1 ص 154، [illegible] ج1 ص 89 [illegible]]

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے بعد کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا۔"

2۔ "ابو حنيفة يقول الشعبي يقول سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ يقول كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي منكبيه لا يعود برفعهما حتى يسلم من صلاته" [مسند الامام ابی حنیفہ [illegible]] [illegible] شرح معانی الآثار للطحاوی [illegible]، سنن ابی داؤد [illegible]، مصنف عبدالرزاق [illegible]، سنن دارقطنی [illegible]، مسند احمد [illegible] [illegible] ابن ابی شیبہ [illegible] میں بھی موجود ہے۔

"براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے پھر سلام تک رفع یدین نہیں کرتے تھے۔"

3۔ "عن ابن عمر قال رأيت النبي اذا افتتح الصلوة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع لا يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين والمعنى واحد" [مسند ابی عوانہ ج2 ص 90] اور اس کے ہم معنی روایت مسند حمیدی ج2 ص 277 پر موجود ہے۔

"حضرت امام زہری، حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے مونڈھوں تک اور جب آپ ارادہ فرماتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھا لینے کے بعد آپ رفع یدین نہ کرتے۔ بعض راویوں نے کہا کہ آپ دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ کرتے۔ مطلب سب راویوں کی روایت کا ایک ہی ہے۔" (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے)

4۔ "حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر لے جاتے جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی کمر (مبارک) جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر (مبارک) کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی۔" [بخاری شریف ج1 ص 114]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



②

## احناف کی طرف سے شائع کردہ تحریر کا عکس

## جس میں رفع الیدین کی نفی کے دلائل پیش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

### ترک رفع یدین خلفائے راشدین کی نظر میں

1۔ عن عبداللہ بن مسعود ... [illegible]

... مصنف اسحاق بن ابی اسرائیل ... [illegible]

2۔ عن عاصم بن کلیب عن ابیہ ان علیاً کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ من الصلاۃ ثم لا یرفع بعد ... [illegible]

3۔ [illegible]

### ترک رفع یدین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں

1۔ عن ابراہیم نخعی عن عبداللہ بن مسعود انہ کان یرفع یدیہ فی اول ما یستفتح ثم لا یرفعھما ... [illegible]

2۔ عن مجاہد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی ... [illegible]

[illegible]

نیز آپ ... سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا امام مالک ... امام شافعی اور امام احمد بن حنبل ... [illegible] ... غیر مقلدین کے نزدیک رفع یدین فرض ... [illegible]

### ہمارا غیر مقلدین کا اختلاف رفع یدین میں نہیں بلکہ رفع یدین کی تعداد میں ہے

مذکورہ سوالات ان کے اپنے عمل والے رفع یدین کے بارے میں ہیں

سوال نمبر1 ... [illegible]

سوال نمبر2 ... [illegible]

سوال نمبر3 ... [illegible]

سوال نمبر4 ... [illegible]

نیز ہر قسم کے باطل فرقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے اس فون نمبر پر رابطہ کریں 0300-8668088

شعبہ نشرو اشاعت: امام اعظم ابوحنیفہ اکیڈمی ... [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عنوانات کا انتخاب

صاحب تحریر نے ترک رفع الیدین کے دلائل حسب ذیل عنوانات کے تحت پیش کیے ہیں:

①... ترک رفع یدین خدا کی نظر میں

②... ترک رفع یدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں حکماً

③... ترک رفع یدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں فعلاً

④... ترک رفع یدین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی نظر میں

⑤... ترک رفع یدین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں

ہم انہی عنوانات کو مثبت الفاظ میں ذکر کر کے ان کے تحت احناف کے دلائل کا تحقیقی و علمی جائزہ اور ان کی حقیقت بیان کریں گے۔

ہمارے منتخب کردہ مثبت عنوانات حسب ذیل ہیں:

①... رفع الیدین خدا کی نظر میں

②... رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں حکماً

③... رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں فعلاً

④... رفع الیدین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی نظر میں

⑤... رفع الیدین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں

**نوٹ:**

اس کتاب میں ''**دلیل**'' سے مراد احناف کے شائع کردہ پرچہ میں مذکور حدیث ہے۔

اور ''**صاحب تحریر**'' سے مراد اس پرچہ کو مرتب کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رفع الیدین خدا کی نظر میں

## دلیل:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ﴾ [پارہ نمبر ۱۸ (سورۃ المومنون، آیت: ۱،۲)]

ابن عباس رضی اللہ عنہ خاشعون کی تفسیر میں فرماتے ہیں "لا یرفعون أیدیھم في الصّلوۃ"، یعنی نماز میں رفع یدین نہیں کرتے۔ [تفسیر ابن عباس]

## جواب:

"تفسیر ابن عباس" درحقیقت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر نہیں ہے۔ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف غلط منسوب کی گئی ہے۔ اس کا اصل نام "تنویر المقباس...." ہے۔

### تفسیر ابن عباس کی سند:

تفسیر کے آغاز میں اس کی مندرجہ ذیل سند مرقوم ہے:

((. . . أخبرنا عَلیّ بن إسحق السَّمرقَندِی عَن مُحَمَّد بن مَروَان عَن الکَلبِیّ عَن ابی صَالح عَن ابن عَبَّاس رضی اللہ عنہ)) ❶

سند میں مذکور محمد بن مروان، کلبی اور ابو صالح کے متعلق علماء کرام کا کہنا ہے:

((وَأَوْھٰی طُرُق تَفسِیرِ ابن عَبَّاس طُرُق الکَلبِیّ عَن أبی صَالِح عَن ابْن عَبَّاس فَإذا انضَمَّ إلَیهِ مُحَمَّدُ بْن مَروَان السّدیُّ الصَّغِیرُ فَھِیَ سِلْسِلَۃُ الکَذِب)) ❷

❶ تنویر المقباس تفسیر ابن عباس: ص: ۲، مطبوعہ کراچی، و دارالکتب العلمیة بیروت
❷ تذکرۃ الموضوعات: ۸۳۔ الاتقان فی علوم القرآن، للسیوطی: ۴/ ۲۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''تفسیر ابن عباس کی واہی ترین سند' کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ہے۔اور جب ان (کلبی اور ابو صالح ) کے ساتھ محمد بن مروان السدی الصغیر مل جائے تو یہ سلسلة الکذب (جھوٹ کی زنجیر ) ہے۔''

یعنی ان تینوں راویوں کے سلسلہ کو اہل علم نے سلسلة الکذب ( جھوٹ کا سلسلہ ) کہا ہے۔ اور یاد رہے اس سند میں جھوٹ کا سلسلہ مذکورہ تین راویوں کے سلسلہ کو کہیں گے مکمل سند کو نہیں کیونکہ ان کے بعد عظیم صحابی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام تو بہت اعلیٰ ہے۔اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ

(( وَالصَّحَابَةُ كُلُّهُم عُدُولٌ)) ❶

''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان تینوں راویوں ( محمد بن مروان، کلبی اور ابو صالح ) کو متروک قرار دیا ہے۔ ❷

سلسلة الکذب کے ان تینوں راویوں کے حالات اور حقیقت کی تفصیل حسب ذیل ہے:

## ❀...محمد بن مروان کی حقیقت:

اس کا نام ونسب اس طرح ہے: محمد بن مروان بن عبداللہ بن اسماعیل بن عبدالرحمٰن، السدی الصغیر۔ یہ کوفی تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کا غلام تھا۔ ❸

یعقوب بن سفیان فارسی نے اسے ضعیف اور غیر ثقہ کہا ہے۔ صالح بن محمد البغدادی فرماتے ہیں: یہ ضعیف راوی ہے۔ یہ احادیث وضع کیا ( جھوٹی احادیث بنایا) کرتا تھا۔ ❹

امام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن مروان السدی الصغیر الکوفی ثقہ نہیں ہے۔ جریر (بن عبدالحمید) نے اسے کذاب کہا ہے۔ نیز یہ متروک الحدیث ہے۔ ❺

---

❶ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی: ١/ ٣٧٢، ٣٧٥۔ التقریب، للنواوی: ٥٠

❷ الإصابة في تمييز الصحابة: ٤/ ٥٦٣

❸ تهذيب الكمال: ٢٦/ ٣٩٢ ❹ تهذيب الكمال: ٢٦/ ٣٩٢

❺ الجرح والتعديل لأبی حاتم الرازی: ٨/ ٨٦۔ تهذيب الكمال: ٢٦/ ٣٩٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام نسائی، ابوحاتم الرازی اور ازدی رحمہم اللہ نے اسے متروک الحدیث اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔ ❶

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ موضوع روایات بیان کرنے والوں میں سے ہے۔ اس کی روایت دلیل کے طور پر قبول نہیں کی جائے گی۔ ❷

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کلبی سے روایت کرنے والا محمد بن مروان سدی صغیر ہو تو یہ سلسلۃ الکذب (جھوٹ کی زنجیر) ہے۔ ❸

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن مروان السدی الصغیر متروک ہے۔ ❹

علامہ محمد طاہر پٹنوی رحمہ اللہ نے محمد بن مروان السدی الصغیر کو کذاب کہا ہے۔ ❺

محمد بن مروان کے متعلق احناف کے نامور عالم مولانا سرفراز خاں صفدر فرماتے ہیں:

"محمد بن مروان السدی الصغیر ضعیف ہے، لیس بشیء غیر ثقة کذّاب ذاهبُ الحديث متروكُ الحديث اور وضّاع (موضوع، من گھڑت احادیث بنانے والا) ہے۔" ❻

## ❀...کلبی کی حقیقت:

اس کا نام محمد بن السائب بن بشر بن عمرو، الکلبی اور کنیت ابوالنضر ہے۔ یہ بھی کوفی ہے۔

معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ اپنے باپ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں:

"کوفہ میں دو کذّاب آدمی تھے۔ ان میں سے ایک محمد بن السائب کلبی تھا۔" ❼

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابونظر محمد بن سائب کلبی ضعیف ہے۔ ❽

---

❶ الضعفاء والمتروكون، لابن الجوزی: ٣/٩٨۔ تهذيب الكمال: ٢٦/٣٩٣
❷ المجروحين لابن حبان: ٢/٢٨٦
❸ الاتقان فی علوم القرآن: ٤/٢٣٩[اشفاق احمد]
❹ تفسير ابن كثير: ٦/٤٢١، دارالكتب العلمية بيروت
❺ تذكرة الموضوعات: صفحه: ٩٠
❻ تسكين الصدور: ٣٣٤ نیز دیکھیں خزائن السنن: ٣/٦٥
❼ تهذيب الكمال فی اسماء الرجال: ٢٥/٢٤٨۔ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٩/١٧٨
❽ الإصابة فی تمييز الصحابة: ١/٤٠٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سلیمان التیمی اور یحییٰ نے کہا: کلبی کذاب راوی ہے۔ اور امام نسائی اور امام دار قطنی رحمہم اللہ نے کہا: کلبی متروک الحدیث راوی ہے۔ اس نے ابو صالح کے واسطہ سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر بیان کی ہے جبکہ ابو صالح نے حلفا کہا ہے:

(( اِنّی لَمْ أَقْرَء عَلَی الْکَلبِي مِنَ التَّفْسِیرِ شَیْئًا)) ❶

''میں نے کلبی کے سامنے تفسیر کا کچھ بھی حصہ نہیں پڑھا۔''

ابو صالح نے کلبی سے کہا:

''جو تم میرے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات بیان کرتے ہو، نہ کیا کرو'' ❷

کلبی نے خود کہا:

(مَاحَدَّثْتُ عَن اَبِی صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبّاس فَھُو کِذْب فَلا تَرْوُوہ) ❸

''میں نے ابو صالح عن ابن عباس ..کی سند سے جو بھی بیان کیا ہے سب جھوٹ ہے؛ اسے بیان نہ کیا کرو۔''

سفیان کہتے ہیں: مجھے کلبی نے کہا تھا کہ میں نے تمھیں ابو صالح کے واسطے سے جو کچھ بھی بیان کیا وہ سب جھوٹ ہے۔ ❹

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: کلبی کی تفسیر اول تا آخر سب جھوٹ ہے، اس کو پڑھنا بھی جائز نہیں۔ ❺

ابو عوانہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے کلبی کو کفریہ کلمات کہتے ہوئے سنا۔ ابو جزء کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کلبی کافر ہے۔ کلبی خود کو بڑے فخر کے ساتھ سبائی (عبداللہ بن سباء کا پیروکار) کہا کرتا تھا۔ ❻

---

❶ تهذيب التهذيب: ۱۷۹/۹۔ تهذيب الكمال: ۲۵/۲۵۰

❷ ميزان الاعتدال في نقد الرجال، للذهبي: ۵۵۶/۳، ترجمه نمبر: ۷۵۷٤

❸ تهذيب التهذيب: ۱۷۹/۹، ۱۸۰۔ تهذيب الكمال: ۲۵/۲۵۰

❹ ميزان الاعتدال للذهبي: ۵۵۷/۳، ترجمه نمبر: ۷۵۷٤

❺ تذكرة الموضوعات: صفحه: ۸۲

❻ تهذيب التهذيب: ۱۷۹/۹۔ تهذيب الكمال: ۲۵/۲٤۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کلبی نے تفسیر ابن عباس، ابوصالح سے روایت کی ہے۔ اور خود ہی اس کی تکذیب و تضعیف بھی کردی ہے۔ کلبی کہتا ہے کہ مجھے ابوصالح نے کہا تھا: میں نے جو کچھ بھی تمھیں بیان کیا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ ❶

## ❀...ابوصالح کی حقیقت:

ابوصالح کا نام باذام ہے اور یہ سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا غلام تھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((وَ أَبُـو صَالِح لَمْ يَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَلَا سَمِعَ مِنهُ لا يحل الإحتِجَاجُ بِهِ)) ❷

''ابوصالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے۔ اس لیے اس سے دلیل لینا جائز نہیں ہے۔''

امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ ضعیف، کوفی راوی تھا۔ ❸

عبدالحق فرماتے ہیں: ابوصالح ضعیف ہے۔ جوزقانی کہتے ہیں: وہ متروک راوی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: وہ کذاب ہے۔ ❹

بعض اہل علم نے ابوصالح کی توثیق بھی ذکر کی ہے مگر جمہور محدثین کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔

## خلاصہ بحث:

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تفسیر غلط اور جھوٹ ہے۔ لہٰذا احناف کی پیش کردہ دلیل (لا يَرفَعُونَ أيدِيهِم فِي الصَّلَاة) باطل، غیر معتبر اور ناقابل حجت ہے۔

---

❶ تهذيب التهذيب: ٤١٧/١

❷ جامع التحصيل فى احكام المراسيل: ١٤٨ـ تهذيب التهذيب، لابن حجر: ١٨٠/٩ـ ميزان الاعتدال للذهبى: ٥٥٩/٣ـ الضعفاء والمتروكون، لابن جوزى: ٦٢/٣

❸ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ٢٣، ترجمه نمبر ٧٢ ❹ تهذيب التهذيب: ٤١٧/١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ رفع الیدین کرتے تھے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ تو خود رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سیدنا ابن عباس، سیدنا ابن زبیر، سیدنا ابوسعید اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم کو نماز شروع کرتے اور رکوع جاتے وقت رفع الیدین کرتے دیکھا۔ ❶

ابو جمرہ نصر بن عمران الضبعی البصری رحمہ اللہ (۱۲۸ھ) فرماتے ہیں:

(( رَأَيْتُ ابنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰه عَنه يَرفَعُ يَدَيهِ حَيثُ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ )) ❷

''میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا؛ آپ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَقَد رَوَى طَاوُسٌ، وَأَبُو جَمرَةَ وَعَطَاءٌ أَنَّهُم رَأَوْا ابنَ عَبَّاسٍ رَفَعَ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ)) ❸

''طاؤس، ابو جمرہ اور عطا رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے رکوع کے وقت اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔''

ویسے بھی آیت: ''قَدْ أَفْلَحَ الْمُومِنُونَ'' کا رفع الیدین کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ آیت ''سورۃ المومنون'' کی ہے جو کہ مکی سورت ہے؛ جبکہ رفع الیدین کی تمام روایتیں مدنی دور کی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ہمیشہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

---

❶ حسن۔ قرة العينين برفع اليدين في الصلاة (المعروف جزء رفع اليدين للبخاری)، ص،١٩، حديث:١٧۔ جزء رفع اليدين، للبخاری: (مترجم)ص:٤٨، روایت:١٨

❷ صحيح ۔ مصنف ابن ابی شيبة، ٢١٢/١، حديث،٢٤٣١۔ قرة العينين برفع اليدين فی الصلاة،للبخاری،ص،٢١، ح،٢٠۔ جزء رفع اليدين، للبخاري:(مترجم)ص:٤٩، ح:٢١۔ جزء رفع الیدین میں یہاں سہواً، ابو جمرہ کی بجائے ابو حمزہ لکھا گیا ہے۔[دیکھئے:رفع اليدين في الصلاة للبخاری، بهامشه جلاء العينين لبديع الدين الراشدی،صفحه ٦١]

❸ قرة العينين برفع اليدين في الصلاة ، للبخاری)،ص،٦٠۔ جزء رفع اليدين، (مترجم)ص،٩٠، ٩١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## بالفرض......!

اگر ''خاشعون'' سے وہی مراد لی جائے جو صاحب تحریر نے لی ہے کہ

((لا یرفعون أیدیهم في الصلوة))❶

''یعنی نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

یعنی خشوع خضوع والی نماز اسی کی ہے جو نماز میں رفع الیدین نہ کرے؛ تو ایک بات یہاں قابل غور ہے کہ اس میں رفع الیدین کی مطلق نفی نظر آ رہی ہے پہلی تکبیر کے رفع الیدین کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا اور اس بات پر تو احناف کا بھی اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((أَجْمَعَتِ الأُمَّةُ عَلَى اسْتِحْبَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ تَكْبِيرَةِ الإِحْرَامِ))❷

''تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہونے پر تمام امت کا اجماع ہے۔''

اس کا مطلب یہ ہوا کہ احناف کے نزدیک (اس دلیل کے پیش نظر) رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازیں (نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ) خشوع وخضوع سے خالی تھیں؟ ......اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ...... (اللہ تعالیٰ ایسے تصور سے بھی محفوظ رکھے)

## دلیل:

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ''خاشعون'' سے مراد پہلی تکبیر کے علاوہ رفع الیدین نہ کرنا ہے۔[تفسیر سمر قندی]

## جواب:

حسن بصری رحمہ اللہ سے بیان کردہ تفسیر غیر مستند ہے۔ ان کی طرف منسوب یہ قول بلا سند مذکور ہے۔ احناف سے ہمارا مطالبہ ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول اس تفسیر کی سند بیان کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس تفسیر کی کوئی سند نہیں ہے۔

---

❶ تنویر المقباس (تفسیر ابن عباس)، ۲۸٤ ❷ شرح النووی علی صحیح مسلم، ٤/ ٩٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## حسن بصری رحمہ اللہ رفع الیدین کے قائل تھے:

خود حضرت حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا أَيدِيهِمُ الْمَرَاوِحُ يَرفَعُونَهَا إِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُم)) ❶

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ پنکھے محسوس ہوتے تھے۔"

رئیس المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حسن بصری اور حمید بن ہلال نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی کو رفع الیدین کرنے سے مستثنیٰ نہیں کیا۔" ❷

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ سنن الترمذی میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ؛ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین والی حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں:

((حَدِيثُ ابنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهَذَا يَقُولُ بَعضُ أَهلِ العِلمِ . . . مِنَ التَّابِعِينَ: الحَسَنُ البَصرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ . . . )) ❸

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث، حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اسی کے مطابق مسلک ہے۔ ان (اہل علم) میں تابعین میں سے امام حسن بصری، عطاء بن ابی رباح، طاؤس بن کیسان اور مجاہد بن جبر رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔"

---

❶ صحیح ـ قرة العينين برفع اليدين في الصلاة (جزء رفع اليدين للبخاری) ص،٢٦، حديث،٢٨ـ جزء رفع اليدين، للبخاري: مترجم، ص: ٥٥، حديث: ٢٩ـ المصنف في الأحاديث والآثار، لابن أبي شيبة، ١/ ٢١٢، حديث: ٢٤٣٢ـ التحقيق في أحاديث الخلاف، لابن الجوزی، ١/ ٣٣٢ـ تنقيح التحقيق في أحاديث التعليق، للذهبی، ١/ ١٣٤

❷ قرة العينين برفع اليدين في الصلاة (جزء رفع اليدين للبخاری) ص،٢٦، حديث،٢٩

❸ سنن الترمذی: ابواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، حديث ٢٥٥، ٢٥٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خلاصۂ بحث یہ ہے کہ افتتاح نماز میں، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنا خود امام حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی ثابت ہے۔امام حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کردہ جو تفسیر صاحب تحریر نے دلیل میں بیان کی ہے اس تفسیر اور امام حسن بصری رحمہ اللہ کے عمل میں تضاد ہے لہذا عمل قابل قبول ہوگا۔لہذا ان کی طرف منسوب رفع الیدین کی نفی باطل اور مردود ہوگی۔

معزز قارئین! اللہ پاک نے حکم دیا ہے:

((وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ)) [سورة الحشر، آيت:٧]

"رسول جو تمہیں دے اسے اپنالو۔"

نماز کا جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا ہے ہمیں اسی پر عمل کرنا چاہیے۔اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا موجود ہے۔ [1]

✪✪✪✪✪

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين،حديث ٧٠٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں حکماً

## دلیل:

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال کأنی بقوم یأتی من بعدی یرفعون أیدیھم فی الصلوۃ کأنھا أذناب خیل شمس"

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گویا میرے بعد ایک قوم آئے گی جو نماز میں رفع الیدین کرے گی گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں" [جامع مسند ربیع بن حبیب ج ۱ ص ٤٥]

## جواب:

معزز قارئین! یہ روایت جس کتاب سے لی گئی ہے۔ وہ (مسند ربیع بن حبیب) غیر معتبر کتاب ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

مسند ربیع بن حبیب کا مصنف جس کا نام "ربیع بن حبیب بن عمر الازدی البصری" بیان کیا گیا ہے، مجہول راوی ہے اس کا صرف نام ہی نام ذکر ہے حالات کا کوئی ذکر نہیں ملتا، نہ جانے یہ راوی ثقہ ہے یا ضعیف؟ جس راوی کے آگے پیچھے کے حالات اور ثقہ یا ضعیف ہونے کے بارے معلوم نہ ہو تو اس کی بیان کی گئی روایت کس طرح قابل قبول ہوگی؟

صرف یہ ایک روایت ہی نہیں بلکہ مسند ربیع بن حبیب مکمل کتاب غیر معتبر ہے۔ جو کتاب ہی غیر معتبر اور بے بنیاد ہو؛ اس کی روایات کو پیش کرنا کہاں کی عقل مندی ہے؟

### روایت کی سند:

مزید وضاحت کے لیے اس روایت کی سند سے متعلق کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ یہ روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مسند ربیع بن حبیب میں

((بَابٌ فِي الإِمَامَةِ وَالْخَلافَةِ فِي الصَّلٰوةِ))

کے تحت مذکور ہے۔اور اس کی سند اس طرح ہے:

((أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم))

## مجہول راوی:

مسند ربیع بن حبیب کے مصنف کی طرح ابو عبیدہ بھی مجہول راوی ہے۔ اسماء الرجال کی کتب میں اس کے حالات کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا۔

معزز قائین! جس روایت میں دو، دو راوی (ربیع بن حبیب اور ابو عبیدہ) مجہول ہوں، ان کے متعلق پتہ ہی نہ ہو، یہ کون تھے؟ کس کے شاگرد تھے اور کس کے استاد؟ کہاں کے رہنے والے تھے؟ ثقہ بھی تھے یا ضعیف؟ ایسے راویوں کی روایت کس طرح دلیل بن سکتی ہے؟ احناف سے گزارش ہے کہ پہلے ان راویوں کی تعریف اور تعدیل و توثیق بیان کریں؟ پھر ان کی روایت کو دلیل کے طور پر بیان کریں۔

## خلاصہ بحث:

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مسند ربیع بن حبیب کی روایت بھی رفع الیدین کی نفی کی دلیل کے طور پر غیر معتبر اور نا قابل حجت ہے۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ اس کا متن بعض صحیح احادیث کے متن سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن رفع الیدین کی نفی کے لیے اس کا متن بھی صحیح دلیل نہیں ہے۔ اس کی وضاحت اگلی دلیل ((عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل علينا . . )) کے جواب کے تحت آئے گی۔

## دلیل:

((عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل علينا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و اذا الناس رافعوا أيديهم فى الصلوة فقال ما لى أراكم رافعى أيديكم كأنها أذناب خيل شمس أسكنوا فى الصلوة))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حجرہ مبارک سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں کو نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے پایا پھر فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے پاتا ہوں جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں اٹھی ہوئی ہوں، نماز میں سکون اختیار کرو۔[الاحسان فی تقریب ابن حبان: جلد:۵، صفحہ:۱۹۷،۱۹۸ مطبوعہ بیروت۔ اس کے ہم معنی روایت سنن ابی داؤد: ج۱ ص۱۴۳، الجامع الصحیح مسند ربیع بن حبیب: جز ٤ صفحہ۸، صحیح مسلم: ج۱ صفحہ۱۸۱، سنن نسائی: ج۱ صفحہ۱۷۶ میں موجود ہے۔]

## جواب:

مذکورہ حدیث مبارکہ کے ہم معنی و ہم متن، سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہی کی روایت کردہ احادیث صحیح مسلم میں بھی منقول ہیں۔لیکن ان تمام روایات کا مفہوم وہ نہیں ہے جو صاحب تحریر نے پیش کرنا چاہا ہے۔وضاحت حسب ذیل ہے:

اس حدیث کی وضاحت اور اس کا اصل مفہوم دیگر کتب احادیث سے پیش کرنے اور شارحین حدیث کے اقوال سے وضاحت کرنے سے قبل اس دلیل کے جواب میں پہلے ہم احناف ہی کے معتبر علماء کرام کے اقوال پیش کریں گے، تاکہ واضح ہو جائے کہ احناف ہی کے علماء اس روایت کو رفع الیدین کی نفی میں تسلیم نہیں کرتے۔

## مفتی تقی عثمانی حنفی دیوبندی حفظہ اللہ؛ کا فیصلہ:

دور حاضر کے بلند پایہ حنفی عالم دین محترم مولانا تقی عثمانی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

”بعض حنفیہ نے صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے:قال خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی أراکم رافعی أیدیکم کأنها أذناب خیل شُمس اسکنوا في الصلوۃ۔ یہ حدیث سنداً صحیح ہے لیکن اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



تلخیص الحبیر میں امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مَنِ احْتَجَّ بِحَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَلٰى مَنْعِ الرَّفْعِ عِنْدَ الرُّكُوعِ فَلَيْسَ لَهُ حَظٌّ مِنَ الْعِلْمِ ❶ اس لیے کہ یہ حدیث رفع الیدین عندالسلام سے متعلق ہے نہ کہ عندالرکوع سے۔ چنانچہ صحیح مسلم ہی میں اس روایت کا دوسرا طریق عبیداللہ بن القبطیہ سے مروی ہے جس میں یہ تصریح ہے کہ یہ حدیث رفع الیدین عندالسلام سے متعلق ہے:

عَنْ عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ القِبطِيَة عَن جَابِربنِ سَمرَة رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ قُلنَا السَّلامُ عَلَيكم وَرَحمَةُ اللّٰهِ، السَّلامُ عليكُم وَرَحمَةُ اللّٰه وَأشارَ بِيَده اِلَى الْجَانِبَينِ فَقَال رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلامَ تُومِئُونَ بِأَيدِيكُم كَأَنّها اَذنَابُ خَيلٍ شُمسٍ اِنَّما يكفِي أَحدَكم أَن يَضَعَ يَدَه عَلٰى فَخذِه ثُم يُسلِّمُ عَلٰى أَخِيه مَن عَلى يَمِينه وَشِمَالِه۔ ❷

اس صراحت کے بعد حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو رفع الیدین عندالرکوع کی ممانعت پر محمول نہیں کیا جا سکتا...... لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے کیونکہ ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عندالسلام ہی سے متعلق ہے اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا' جبکہ دونوں کا

---

❶ ترجمہ: (سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو جو آدمی رفع الیدین عندالرکوع سے منع کی دلیل بناتا ہے اس کے پاس کچھ بھی علم نہیں ہے۔) امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول: التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير، ١/ ٥٤٤، (مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت) میں مذکور ہے۔

❷ ترجمہ: عبیداللہ بن قبطیہ نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یہ کہہ کر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں سے دائیں بائیں اشارہ کیا (کہ ہم اس طرح کرتے تھے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہو گیا ہے کہ تم ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جس طرح شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ اپنے ران پر ہی رہنے دو اور دائیں بائیں سلام کہو"۔ [صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة والنهي عن الاشارة باليد و رفعها عند السلام، حديث، ٤٣١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



راوی بھی ایک ہے اور متن بھی قریب قریب' بعد سے خالی نہیں ۔ حقیقت یہی ہے کہ حدیث ایک ہی ہے اور رفع عند السلام سے متعلق ہے ۔ ابن القبطیہ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر اور مجمل ۔ لہٰذا دوسرے طریق کو پہلے طریق پر ہی محمول کرنا چاہیے ۔ شائد یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب نوّر اللہ مرقدہ، نے اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا ۔'' ❶

## مولانا محمود الحسن حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کا قول:

احناف کے جید اور معتبر عالم، دار العلوم دیوبند انڈیا کے محدث، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اذناب الخیل کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں کیونکہ وہ سلام کے بارے میں ہے کہ صحابہ فرماتے ہیں ہم بوقت سلام نماز میں اشارہ بالید بھی کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ۔'' ❷

## علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ کا قول:

شارح حدیث علامہ نور الدین بن عبد الہادی ابو الحسن سندھی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَالمَقصُودُ النَّهىُ عَنِ الإِشَارَة بِاليَدِ عِنْدَ السَّلام)) ❸

''اس حدیث میں سلام کے وقت ہاتھوں کے اشارہ سے منع کرنا مقصود ہے ۔''

## علامہ سندھی رحمہ اللہ حنفی کا دوسرا قول:

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ اسی حدیث کے متعلق ایک مقام پر یوں فرماتے ہیں:

((بهذه الرِّوَايَة تبين أَنَّ الحَدِيث مَسوقٌ لِلنَّهىِ عَن رَفْع الأَيدِى عِنْدَ السَّلام إِشَارَة إِلَى الجَانِبَينِ وَلَا دلَالَة فِيهِ على النَّهى عَن الرّفع عِند الرُّكُوع وَعند الرّفع مِنهُ)) ❹

---

❶ درس ترمذی: ۲/۳۵تا۳۷، مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم کراچی
❷ الورد الشذی علی جامع الترمذی: ص ۶۳ ❸ حاشية السندي على النسائي: ۳/۴
❹ حاشية السندي على النسائي: ۳/۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''اس روایت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ حدیث سلام کے وقت ہاتھوں کو دونوں طرف (دائیں اور بائیں) اشارہ کرتے ہوئے اٹھانے سے منع کرنے کے لیے بیان کی گئی ہے اور اس میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے سے منع کرنے کی دلیل نہیں ہے۔''

معزز قارئین! جس طرح بعض آیات قرآنیہ کی وضاحت دوسری آیات سے ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض احادیث کی بھی وضاحت دوسری احادیث سے ہوتی ہے۔

دلیل میں پیش کی گئی حدیث کی وضاحت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری احادیث سے ہوتی ہے کہ اس کا تعلق رکوع والے رفع الیدین کے ساتھ نہیں ہے بلکہ سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کے ساتھ ہے۔ جس طرح کہ آپ نے حنفی علماء کے بیانات سے بھی ملاحظہ فرمایا ہے۔

## امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اس حدیث کے بارے میں رئیس المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تشہد کے بارے میں ہے۔ امام صاحب کے اسی قول کی طرف مفتی تقی عثمانی نے بھی اشارہ کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَن احتجَّ بِحَدِيثِ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ عَلَى مَنعِ الرَّفعِ عِندَ الرُّكُوعِ فَلَيسَ لَهُ حَظٌّ مِن العِلمِ هَذَا مَشهُورٌ لَا خِلَافَ فِيهِ إِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ فِي حَالِ التَّشَهُّدِ)) [1]

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو شخص رکوع والے رفع الیدین کی نفی و ممانعت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے؛ اس شخص کا علم کے ساتھ دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو معروف بات ہے اور اس میں کوئی اختلاف بھی نہیں کہ یہ ممانعت تشہد کے وقت ہے۔''

---

[1] التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر، ۱/ ۵۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## امام نووی رحمہ اللہ کا قول:

شارح صحیح مسلم، امام شرف الدین النووی رحمہ اللہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

((وَالْمُرَادُ بِالرَّفْعِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ هُنَا رَفْعُهُم أَيدِيَهُم عِندَ السَّلَامِ مُشِيرِينَ إِلَى السَّلَامِ مِنَ الْجَانِبَينِ كَمَا صُرِّحَ بِهِ فِي الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ)) ❶

''اس روایت میں جس رفع الیدین سے منع کرنا مقصود و مراد ہے وہ صحابہ کا سلام پھیرتے وقت جانبین (دائیں بائیں) اشارہ کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے جس طرح کہ دوسری روایت میں صراحت موجود ہے۔'' ❷

## امام نووی رحمہ اللہ کا دوسرا قول:

امام نووی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((اِلاستِدلَالُ بِهِ عَلَى النَّهي عَنِ الرَّفْعِ عِندَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفعِ مِنهُ جَهْلٌ قَبِيْحٌ)) ❸

''اس حدیث سے رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین سے منع کا استدلال کرنا بہت ہی بری جہالت ہے۔''

گویا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو رکوع سے منسلک رفع الیدین کی نفی میں پیش کرنے والوں پر جہالت کی مہر ثبت کر دی ہے۔ لہٰذا صاحب تحریر کا سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرنا جہالت کا ثبوت ہے۔

---

❶ شرح النووی علی صحیح مسلم: ۱۵۳/۴

❷ یہاں دوسری روایت سے مراد؛ صحیح مسلم میں مذکور عبیداللہ بن قبطیہ کی سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث ہے۔ وہ روایت، صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الامر بالسکون في الصلاۃ والنهي عن الاشارۃ بالید و رفعها عند السلام، حدیث، ۴۳۱، میں مذکور ہے۔ اور مولانا تقی عثمانی کے بیان میں بھی اس کا ذکر گزرا ہے۔

❸ حاشیة السندي علی النسائي: ۵/۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا قول:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

((وَلَا دَلِيلَ فِيهِ عَلَى مَنعِ الرَّفعِ عَلَى الهَيْئَةِ المَخصُوصَةِ فِي المَوضِعِ المَخصُوصِ وَهُوَ الرُّكُوعُ وَالرَّفعُ مِنهُ لِأَنَّهُ مُختَصَرٌ مِن حَدِيثٍ طَوِيلٍ)) ❶

''اس حدیث میں خاص کیفیت اور خاص مقامات پر یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر، رفع الیدین سے منع کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حدیث دوسری طویل حدیث کا اختصار ہے۔''

## حدیث جابر رضی اللہ عنہ کا باب:

سب سے اہم بات یہ ہے کہ محدثین نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کو تشہد کے بعد سلام کے متعلق ابواب میں بیان کیا ہے۔ اگر یہ حدیث رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کی ممانعت کے لیے ہوتی تو محدثین اسے تشہد اور سلام کے ابواب میں ہرگز بیان نہ کرتے۔

محدثین کی اس حدیث پر ابواب بندی ملاحظہ فرمائیں:

✪... صحیح مسلم میں:

((بَابُ الأَمرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهيِ عَنِ الإِشَارَةِ بِاليَدِ وَرَفعِهَا عِندَ السَّلَامِ)) ❷

''نماز میں سکون کا حکم اور ہاتھوں سے اشارہ کرنے اور انہیں سلام کے وقت اٹھانے سے منع کا باب''

---

❶ التلخيص الحبير: ١/٥٤٣

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، حديث ٤٣٠، ٤٣١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



✪... امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ نے: (سنن ابی داؤد میں)

((بابٌ فِی السَّلام)) ❶

''سلام (پھیرنے) کے متعلق باب''

✪... امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ نے: (السنن المجتبیٰ، المعروف سنن النسائی میں)

((بَابُ السَّلامِ بِالأَیدِی فِی الصَّلاۃِ)) ❷

''ہاتھوں (کے اشارے) سے نماز سے سلام پھیرنا''

((بَابُ مَوضِعِ الیَدَینِ عِندَ السَّلامِ)) ❸

''سلام پھیرتے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ''

((بَابُ السَّلامِ بِالیَدَینِ)) ❹

''ہاتھوں (کے اشارے) سے سلام پھیرنا''

✪....امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ نے: (السنن الکبریٰ للنسائی میں)

((السَّلامُ بِالأَیدِی فِی الصَّلاۃِ)) ❺

''ہاتھوں (کے اشارے) سے نماز سے سلام پھیرنا''

((مَوضِعُ الیَدِ عِندَ السَّلامِ)) ❻

''سلام پھیرتے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ''

((السَّلامُ بِالیَدَینِ)) ❼

''ہاتھوں (کے اشارے) سے سلام پھیرنا''

---

❶ کتاب الصلاۃ، حدیث،٩٩٨

❷ کتاب السهو، حدیث،١١٨٤،١١٨٥

❸ کتاب السهو، حدیث،١٣١٨

❹ کتاب السهو، حدیث،١٣٢٦

❺ السنن الکبری للنسائی: ١/٢٨٩،٢/٣٤

❻ السنن الکبری للنسائی: ٢/٨٧

❼ السنن الکبری للنسائی: ٢/٩٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



✪... امام عبدالرزاق الصنعانی رحمہ اللہ نے: (مصنف عبدالرزاق میں)

((بَابُ التَّسلِيمِ)) ❶

''سلام (پھیرنے) کا باب''

✪...امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ نے: (شرح معانی الآثار میں)

((بَابُ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ ، كَيفَ هُوَ؟)) ❷

''نماز سے سلام پھیرنا، اس کا کیا طریقہ ہے؟''

✪... امام محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، المعروف ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے: (صحیح ابن خزیمہ میں)

((بَابُ الزَّجرِ عَنِ الإِشَارَةِ بِاليَدِ يَمِينًا وَشِمَالًا عِندَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ)) ❸

''نماز سے سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ دائیں بائیں اشارہ کرنے سے ڈانٹنا''

✪... امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمہ اللہ نے: (السنن الکبری للبیہقی میں)

((بَابُ كَرَاهِيَةِ الإِيمَاءِ بِاليَدِ عِندَ التَّسلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ)) ❹

''نماز سے سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرنے کی کراہت''

✪...امام علاء الدین علی بن حسام الدین الہندی رحمہ اللہ نے: (کنز العمال میں)

((مَنعُ الإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَقْتَ السَّلَامِ)) ❺

''سلام پھیرتے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت''

محدثین کی تبویب سے یہ ظاہر ہے کہ اس حدیث کا تعلق تشہد (سلام) سے ہے؛ رکوع سے نہیں ہے۔ اب بھی اگر احناف اس حدیث کو رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع کے منع پر دلیل بنائیں تو ان کی مرضی بلکہ ہٹ دھرمی ہے۔

---

❶ مصنف عبدالرزاق، ۲/ ۲۲۰، حدیث: ۳۱۳۵

❷ شرح معانی الآثار، ۱/ ۲۶۸، حدیث، ۱۶۰۲

❸ صحیح ابن خزیمة، ۱/ ۳۶۱، حدیث، ۷۳۳

❹ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۲۵۷، حدیث، ۲۹۹۷

❺ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: ۷/ ۴۸۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## جرأت تو کریں:

احناف سے گزارش ہے کہ حدیث کی کسی معتبر و مستند کتاب سے باسند صحیح یہ ثابت کرنے کی جرأت تو کریں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حالت رکوع میں تھے یا رکوع سے اٹھ رہے تھے تو اس وقت ان کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ ’’شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ نہ اٹھایا کرو بلکہ نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔‘‘

((فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا))

## فیصلہ کن وضاحت:

معزز قارئین! سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث میں جس رفع الیدین (ہاتھ اٹھانے) سے منع کیا گیا ہے وہ سلام کے وقت ہے قبل الرکوع و بعد الرکوع نہیں۔

اس بات کی وضاحت مسند احمد بن حنبل میں اسی سند کے ساتھ مذکور روایت سے ہوتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے پاس تشریف لائے تو اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیام میں نہیں بلکہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ❶

مسند حمیدی میں عبید اللہ بن قبطیہ کی سند سے یہ روایت منقول ہے کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نُصَلِّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَلَّمَ أَحَدُنَا رَمٰى بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ هٰكَذَا: السَّلَامُ عَلَيكُمْ السَّلَامُ عَلَيكُم فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا بَالُكُم تَرمُونَ بِأَيدِيكُم كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمسٍ أَوَلَا يَكفِى أَحَدَكُم أَو إِنَّمَا يَكفِى أَحَدَكُم أَن يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِن عَن يَمِينِهِ وَمِن عَن شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ)) ❷

---

❶ مسند احمد بن حنبل، حدیث، ۲۰۸۷٤، (ط، بیروت) ۵/۹۳، ۲۰۹۰٤ (ط، قاھرہ)

❷ مسند الحمیدی، بتحقیق، حسین سلیم اسد، ۲//۱٤۳، حدیث، ۹۲۰۔ قال حسین سلیم اسد، اسنادہ صحیح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



''ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے تو ہم میں سے ہر ایک جب سلام پھیرتا تو اپنے ہاتھوں سے دائیں بائیں اشارہ کر کے کہتا: السلام علیکم، السلام علیکم۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کے ساتھ سرکش گھوڑوں کی دموں جیسے اشارے کرتے ہو۔ کیا تمھیں یہ کافی نہیں ہے کہ اپنی ران پر ہاتھ رکھو اور پھر دائیں بائیں اپنے بھائی پر اس طرح سلام کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔''

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے بھی یہ روایت عبید اللہ بن قبطیہ رحمہ اللہ کی سند سے نقل کی ہے کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(كُنَّا نَقُولُ خَلفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمنَا: السَّلَامُ عَلَيكُم، يُشِيرُ أَحَدُنَا بِيَدِهِ عَن يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَالُ الَّذِينَ يَرمُونَ بِأَيدِيهِم فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهَا أَذنَابُ الخَيلِ الشُّمسِ أَلَا يَكفِي أَحَدَكُم أَن يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَن يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ) ❶

''ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (نماز میں) جب سلام پھیرتے تو کہتے: السلام علیکم، اور (یہ کہنے کے ساتھ ساتھ) ہم اپنے ہاتھوں سے دائیں اور بائیں اشارہ بھی کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (دیکھا تو) فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جو اپنے ہاتھوں کو نماز میں اس طرح ہلاتے ہیں جیسے سرکش گھوڑوں کی دمیں (حرکت کرتی ہیں)۔ خبردار! تمھارے ہر فرد کے لیے (نماز سے سلام پھیرتے وقت) یہ کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے رانوں پر رکھے۔ پھر دائیں اور بائیں سلام پھیرے۔''

## خلاصہ بحث:

معزز قارئین! ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔ بلکہ سلام پھیرتے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت ہے۔

❶ التحقيق في أحاديث الخلاف، لابن الجوزي، ١/ ٣٣٦، حديث، ٤٣١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی:

امام احمد بن حنبل، امام حمیدی اور امام ابن جوزی رحمہم اللہ کے نقل کردہ الفاظ کے بعد کسی قسم کی کوئی گنجائش رہ ہی نہیں جاتی کہ احناف، سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو رکوع والے رفع الیدین سے منع کی دلیل بنائیں۔ کیونکہ ان روایات میں روز روشن کی طرح واضح اور صاف ذکر ہے کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جس مقام پر رفع الیدین کرنے (ہاتھ اٹھانے / ہلانے) سے منع کیا ہے، وہ سلام کا وقت ہے۔ خواہ مخواہ اس حدیث کو رکوع والے رفع الیدین کے ساتھ جوڑنا ظلم، ناانصافی اور جہالت ہے۔

## دلیل:

((قال ابن القصار (حديث جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ) حجة فى النهى عن رفع الأيدى فى الصلوة))

''ابن قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث) نماز میں رفع یدین منع کرنے کے لیے حجت ہے۔'' [اکمال المعلم بفوائد مسلم شرح صحيح مسلم للقاضی عياض: ج ۲، ص ۳۴۴]

## جواب:

ابن قصار رحمہ اللہ مالکی (فقہ امام مالک رحمہ اللہ کے پیروکار) ہیں۔ ان کا قول پیش کر کے احناف (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پیروکار) سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے رفع الیدین کی نفی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

ابن قصار رحمہ اللہ کے قول میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے۔ ویسے بھی اب اس قول کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وضاحت اور اصل مفہوم گزشتہ سطور میں بیان کر دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں فعلاً

## دلیل:

((عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ ألا أصلی بکم صلوة رسول الله ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه إلا فی أول مرة))

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے بعد کسی اور جگہ رفع الیدین نہیں کیا۔" [ترمذی: ج۱ صفحہ ۵۹، ابوداؤد: ج۱ ص ۱۲۰، ۱۱۷۔ مسند احمد: ج۱ ص۴۴۲، مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱ ص۲۳۶، سنن الکبری للبیھقی: ج۲، ص۷۸، شرح معانی آثار للطحاوی: ج۱ ص۱۵۴، جامع المسانید: ج۱ ص۳۵۵، المدونة الکبری: ج۱ ص۶۹]

## جواب:

اس روایت کو سند اور متن؛ دونوں لحاظ سے بے شمار ائمہ ومحدثین نے ضعیف کہا ہے:

### یہ روایت ضعیف ہے۔ (محدثین کا فیصلہ):

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((لَم يَثْبُتْ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ)) ❶

"عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ثابت نہیں ہے۔"

---

❶ سنن الترمذی: ابواب الصلاة، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث: ۲۵۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ❶

امام احمد رحمہ اللہ کے استاد یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کی تائید ومتابعت میں اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❸

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لَمْ يَثْبُتْ'' (یہ ثابت نہیں ہے) ❹

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هَـذَا أَحسَـنُ خَبَـرٍ رُوِیَ لِأَهـلِ الـكُوفَةَ فِی نَفیِ رَفعِ اليَدَينِ فِی الـصَّلَاـةِ عِـنـدَ الرُّكُوعِ وَعِندَ الرَّفعِ مِنهُ وَهُوَ فِی الْحَقِيْقَةِ أَضْعَفُ شَیءٍ يُعَوَّلُ عَلَيهِ لِأَنَّ لَهُ عِلَلًا تُبطِلُهُ)) ❺

''اہل کوفہ (احناف) کے پاس، نماز میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کی نفی میں یہ بہترین دلیل (روایت) ہے لیکن یہ تو حقیقت میں ضعیف ترین روایت ہے۔ اس میں بہت سی ایسی علتیں (خرابیاں) ہیں جو اسے باطل (ناقابل اعتبار) بنا دیتی ہیں۔''

## یہ حدیث مختصر ہے:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(( هٰـذَا حَـدِيـثٌ مُـخـتَـصَرٌ مِن حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَلَيسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هٰذَا اللَّفظِ)) ❻

''یہ حدیث طویل حدیث کی مختصر ہے اور ان (مذکورہ) الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔''

---

❶ عون المعبود:٢/٣١٦ـ تحفة الأحوذي:٢/٩٣ـ تلخيص الحبير:١/٥٤٦ـ التمهيد لابن عبدالبر:٩/٢١٩

❷ عون المعبود:٢/٣١٦ـ تحفة الأحوذي:٢/٩٣ـ تلخيص الحبير:١/٥٤٦ـ التمهيد لابن عبدالبر:٩/٢١٩

❸ عون المعبود:٢/٣١٦ـ تحفة الأحوذي:٢/٩٣ـ تلخيص الحبير:١/٥٤٦

❹ شرح الزرقاني على موطا الامام مالك،١/٢٩٥، مطبوعه القاهرة

❺ عون المعبود:٢/٣١٦ـ تحفة الأحوذي:٢/٩٣ـ تلخيص الحبير:١/٥٤٦

❻ سنن ابی داؤد: كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عندالركوع: ح ٧٤٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## مفصل حدیث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی یہ روایت دراصل ایک مفصل روایت کا اختصار ہے اُس مفصل روایت کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس (مختصر) حدیث سے پہلے بیان کیا ہے۔ مفصل اور مکمل روایت اس طرح ہے:

((قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيهِ بَينَ رُكبَتَيهِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعدًا فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي قَد كُنَّا نَفعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا يَعنِي الإِمسَاكَ عَلَى الرُّكبَتَينِ)) ❶

”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی۔ تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ یہ بات سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی (ابن مسعود) نے سچ کہا ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔“

## قابل توجہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ انداز صحیح مسلم کی ایک روایت میں بھی مفصل مذکور ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت نہیں پڑھائی۔ اور امامت کے وقت آگے کھڑے ہونے کی بجائے درمیان میں کھڑے ہوئے جیسے عورتیں جماعت کراتی ہیں۔ اور رکوع کے وقت ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کی بجائے گھٹنوں کے درمیان میں رکھے ہیں۔ ❷

کیا احناف اس طرح نماز کے قائل وفاعل ہیں؟ اگر یہ حدیث عدم رفع الیدین کی دلیل بنانی ہے تو پھر اسی حدیث کے مطابق نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑھا کریں اور امامت کے لیے آگے نہیں بلکہ درمیان میں کھڑے ہوا کریں۔ (فما هو جوابكم فهو جوابنا)

---

❶ صحيح۔سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة،باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام،حديث ٧٤٧

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الندب الى وضع الايدى على الركب في الركوع، حديث،٥٣٤

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## محدثین اور علماء جرح وتعدیل کا فیصلہ:

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَأٌ" (یہ حدیث خطا ہے) ❶

امام دار قطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " لَمْ يَثْبُتْ" (یہ ثابت نہیں ہے) ❷

امام بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''إِنَّهُ لَا يَثْبُتُ وَلَا يُحْتَجُّ بِهِ'' (یہ ثابت نہیں، نہ ہی اس سے دلیل لی جا سکتی ہے)" ❸

## امام خطابی رحمہ اللہ کا قول:

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَالأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ الَّتِي جَاءَت بِإِثْبَاتِ رَفعِ اليَدَينِ عِندَ الرُّكُوعِ وَبَعدَ رَفعِ الرَّأسِ مِنهُ أَولَى مِن حَدِيْثِ بن مَسعُودٍ وَالإِثبَاتُ أَولَى مِنَ النَّفيِ )) ❹

''رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کے اثبات کی جو احادیث صحیحہ موجود ہیں وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (رفع الیدین کی نفی والی) حدیث سے بہتر ہیں۔اور اثبات نفی کی نسبت مقدم ہوتا ہے۔''

## علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ کا قول:

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

((احتَجَّتِ الحَنَفِيَّةُ عَلَى عَدَمِ استِحبَابِ رَفعِ الأَيدِي فِي غَيرِ تَكبِيرَةِ الإِحرَامِ بِهَذَا الحَدِيثِ ، لَكِنَّهُ لَا يَصلُحُ لِلإِحتِجَاجِ لأَنَّه ضَعِيفٌ غَيرُ ثَابِتٍ)) ❺

''احناف اس حدیث سے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل لیتے ہیں جبکہ یہ حدیث اس دلیل کے طور پر درست نہیں کیونکہ یہ حدیث ضعیف، غیر ثابت ہے۔''

❶ تحفة الأحوذي:٢/٩٣۔ عون المعبود: ٢/٣١٦
❷ حواله سابقه
❸ تحفة الأحوذي: ٢/٩٣
❹ عون المعبود:٢/٣١٧
❺ عون المعبود:٢/٣١٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا قول:

سنن ترمذی کی شرح ''تحفۃ الاحوذی'' کے مؤلف علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری، ہندی رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

(( اسْتَدَلَّ بِهِ مَنْ قَالَ بِنَسْخِ مَشْرُوعِيَّةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْهُ لٰكِنَّ هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ . . . وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ)) ❶

''اس حدیث کو وہ حضرات دلیل بناتے ہیں جو رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کی مشروعیت کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں لیکن یہ حدیث تو ضعیف ہے...اور اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔''

## علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا دوسرا قول:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے متعلق أئمہ کے اقوال ذکر کرنے کے بعد شارح ترمذی، علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((فَثَبَتَ بِهٰذَا كُلِّهِ أَنَّ حَدِيْثَ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَا بِحَسَنٍ بَلْ هُوَ ضَعِيفٌ لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ)) ❷

''ائمہ کرام کی جرح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نہ صحیح ہے اور نہ حسن بلکہ ضعیف ہے، لہٰذا ایسی روایت سے دلیل نہیں قائم ہوتی۔''

## امام ترمذی کا اس حدیث کو حسن کہنا...!

اس حدیث کے بارے میں یہ مغالطہ ہوسکتا ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد اس کو ''حسن'' کہا ہے چونکہ حسن حدیث قابل حجت ہے۔ اس لیے اس حدیث پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

❶ تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذی، لعبدالرحمن المبارکفوری: ۹۲/۲

❷ تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذی، لعبدالرحمن المبارکفوری: ۹۳/۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس مغالطے کا ازالہ مندرجہ ذیل شارحین حدیث کے اقوال کی مدد سے ہو جاتا ہے:

شارح ترمذی علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (صاحب تحفۃ الاحوذی) فرماتے ہیں:

((وَأَمَّا تَحسِينُ التِّرمِذِيِّ فَلا اعتِمَادَعَلَيهِ لِمَا فِيهِ مِنَ التَّسَاهُلِ)) ❶

''امام ترمذی رحمہ اللہ نے جو اس حدیث کو حسن کہا ہے، (ائمہ کی جرح کے بعد) اس پر کچھ بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس بارے میں امام صاحب متساہل ہیں۔''

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَإِنْ قُلتَ حَدِيثُ بْنِ مَسعُودٍ المَذْكُورُ حَسَّنَهُ التِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ بْـنُ حَـزمٍ فَهُـوَ صَـالِـحٌ لِلإِحتِجَاجِ ، قُلتُ أَينَ يَقَعُ هَذَا التَّحسِينُ وَالتَّصحِيحُ مِن قَدحِ أُولئكَ الأَئِمَّةِ الأَكَابِرِ)) ❷

''اگر تم کہو کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس مذکورہ حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن اور ابن حزم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، لہٰذا یہ (رفع الیدین کی نفی کے لیے) بطور دلیل صحیح روایت ہے۔ تو میں (شمس الحق) اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ کبار ائمہ نے اس حدیث پر جو قدح (جرح) کی ہے اس کے مقابلے میں اسے حسن یا صحیح قرار دینا کس طرح قائم رہ سکتا ہے؟ (یعنی درحقیقت یہ روایت ضعیف اور غیر صحیح ہے۔)

## حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ موضوع ہے:

امام السنۃ حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ ❸

جو حدیث موضوع ہو وہ دلیل کے طور پر کس طرح پیش کی جا سکتی ہے؟ جبکہ اس کے برعکس صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن اربعہ اور دیگر متعدد معتبر کتب احادیث میں بکثرت صحیح و مستند احادیث رفع الیدین قبل الرکوع اور بعد الرکوع کے اثبات میں موجود ہیں۔

❶ تحفة الأحوذي: ٩٣/٢ ❷ عون المعبود: ٣١٧/٢

❸ نقد المنقول والمحك المميز بين المردود والمقبول، ص ١٢٨۔ المنار المنيف فى الصحيح والضعيف، ص ١٣٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## یہ روایت اگر صحیح بھی ہو......!

اگر یہ حدیث صحیح بھی مان لی جائے تو پھر بھی اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ منسوخ تصور کی جائے گی۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ہے:

((وَقَد يَكُونُ ذَلِكَ فِي الإِبتِدَاءِ قَبلَ أَن يُشرَعَ رَفعُ اليَدَينِ فِي الرُّكُوعِ ، ثُمَّ صَارَ التَّطبِيقُ مَنسُوخًا وَصَارَ الأَمرُ فِي السُّنَّةِ إِلَى رَفعِ اليَدَينِ عِندَ الرُّكُوعِ وَرَفعِ الرَّأسِ مِنهُ ، وَخَفِيَا جَمِيعًا عَلَى عَبدِاللَّهِ بنِ مَسعُودٍ رضی اللہ عنہ)) ❶

''ممکن ہے کہ یہ (روایت) ابتدا (پہلے پہل) کی ہو، یعنی رکوع (سے پہلے اور بعد) والا رفع الیدین مشروع ہونے سے پہلے کی ہو۔ پھر تطبیق (دونوں گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھنا) منسوخ ہوگئی ہو۔ اور سنت میں رکوع کرتے وقت اور اس سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنا مشروع ہوگیا ہو۔ لیکن یہ دونوں باتیں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوشیدہ رہ گئی ہوں۔''

## خلاصہ بحث:

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دلیل میں پیش کی گئی، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب، رفع الیدین کی نفی والی روایت ضعیف اور نا قابل حجت ، بلکہ موضوع (من گھڑت) ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں صحیح ترین احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

## دلیل:

"ابو حنيفة يقول: الشعبي يقول سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ يقول: كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحازي منكبيه ، لا يعود يرفعهما حتى يسلم من صلاته"

---

❶ معرفة السنن والآثار، ٢/ ٤٢٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے پھر سلام تک رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“ [مسند الإمام أبی حنیفة، تالیف الإمام أبی نعیم أحمد بن عبدالله الاصبهانی: ص۱۵۶ مطبوعة مکتبة الکوثر الریاض۔ اس کے ہم معنی روایت شرح معانی الآثار للطحاوی: ج۱ ص۱۵٤، سنن أبی داؤد: ص۱۰۹۔ مصنف عبدالرزاق: ج۲ ص۷۱۔ مسند ابی یعلی: ج۳ ص۲٤۸، ۲٤۹۔ سنن دارقطنی: ص۲۹۳، ۹۲٤۔ مسند احمد: ج٤ ص۳۰۳۔ مدونة الکبری: ج۱ ص۲۹۔ مصنف ابن ابی شیبة: ج۱ ص۲۳٦ میں بھی موجود ہے۔]

## جواب:

مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ میں اس حدیث کی سند اس طرح ہے:

((حَـدَّثَـنَا أَبُو القَاسِمِ بنُ بَالَوَیهِ النَّیسَابُورِیُّ ثَنَا بکرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللَّهِ الحَبَّالُ الرَّازِیُّ ثَنَا عَلِیُّ ثَنَا عَلِیُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ رَوحِ بنِ أَبِی الحَرشِ المِصِّیصِیُّ سَمِعتُ أَبِی یُحَدِّثُ عَن أَبِیهِ رَوحِ بنِ أَبِی الحَرشِ سَمِعتُ أَبَا حَنِیفَةَ یَقُولُ الشَّعبِیُّ یَقُولُ: سَمِعتُ البَرَاءَ بنَ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ . . . .)) ❶

### چھ راوی مجہول ہیں:

مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی اس سند میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پہلے چھ راوی مجہول ہیں ان کا اسماء الرجال کی کتابوں میں کہیں بھی ذکر نہیں ملتا کہ وہ کون ہیں اور کیا ہیں؟ کہاں کے رہنے والے تھے؟ ثقہ ہیں یا ضعیف؟ جب راویوں کے بارے میں معلوم نہیں کہ یہ لوگ ثقہ بھی ہیں یا ضعیف؟ یعنی جس روایت کی ساری سند مجہول، خیالی اور فرضی راویوں سے بھری ہو اس روایت کو بطور دلیل پیش کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟

❶ مسند ابی حنیفة لامام أبی نعیم أحمد بن عبدالله: ص۱۵٦

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## احناف سے گزارش:

احناف سے ہماری یہ گزارش ہے کہ اس سند کے پہلے چھ راویوں کی تعدیل وتوثیق بیان کریں۔ اگر نہیں بیان کر سکتے تو پھر کم از کم ایسی مجہول اسناد پیش کر کے عوام کو گمراہ نہ کریں۔

## سند اور متن دونوں ضعیف...!

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب مذکورہ روایت سند اور متن دونوں اعتبار سے ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

## سند میں ضعف کی وضاحت:

اس حدیث کی جو سند ''مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ'' میں مذکور ہے اس کی حقیقت آپ جان چکے ہیں کہ اس کے چھ راوی مجہول، نامعلوم اور خیالی ہیں۔

صاحب تحریر نے دلیل میں مسند ابی حنیفہ کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی اس روایت کی موجودگی کا اشارہ دیا ہے۔ ذیل میں ان کتب میں اس روایت کی اسنادی حیثیت کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

مسند ابی حنیفہ کے علاوہ مذکورہ بالا کتب میں (سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب) اس حدیث کی اسناد مندرجہ ذیل ہیں:

① . . . شرح معانی الاثار للطحاوی۔

۱۔((حَدَّثَنَا أَبُو بَكرَةَ قَالَ: ثنا مُؤَمَّلٌ قَالَ: ثنا سُفيَانُ قَالَ: ثنا يَزِيدُ بنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ)) ❶

② . . . سنن ابی داوٗد۔

۱۔((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ الصَّبَّاحِ البَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ رضی اللہ عنہ)) ❷

---

❶ شرح معانی الاثار للطحاوی،۱/۱۲٤

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع، حدیث،۷٤۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



٢۔((حَـدَّثَـنَـا حُسَيـنُ بـنُ عَبدِ الرَّحمَنِ أَخبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابنِ أَبِي لَيـلَـى عَن أَخِيهِ عِيسَى عَنِ الحَكَمِ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ . . . ))❶

③ . . . مصنف عبدالرزاق۔

١۔(( عَـنِ الثَّـورِيِّ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ ))❷

٢۔((عَـنِ ابـنِ عُيَيـنَةَ عَن يَزِيدَ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ))❸

④ . . . مسند ابی یعلی۔

١۔((حَـدَّثَـنَـا إِسـحَـاقُ حَـدَّثَنَا شَرِيكٌ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ رضی اللہ عنہ ))❹

٢۔((حَـدَّثَـنَـا إِسـحَـاقُ حَـدَّثَـنَـا هُشَيمٌ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ رضی اللہ عنہ ))❺

⑤ . . . سنن الدارقطنی۔

١۔((حَـدَّثَـنَـا يَـحيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بنُ سُلَيمَانَ لُـوَيـنٌ ثـنـا إِسـمَـاعِيـلُ بـنُ زَكَـرِيَّـا، ثـنـا يَزِيدُ بنُ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ رضی اللہ عنہ . . . ))❻

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع، حدیث،٧٥٢

❷ المصنف، لعبدالرزاق،٢/٧٠، حدیث، ٢٥٣٠

❸ المصنف، لعبدالرزاق،٢/٧١، حدیث،٢٥٣١

❹ مسند أبی یعلی، ٣/٢٤٨، حدیث، ١٦٩٠

❺ مسند أبی یعلی، ٣/٢٤٨، حدیث،١٦٩١

❻ سنن الدارقطنی، ٢/٤٩،حدیث،١١٢٩

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



٢۔((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى بنِ هَارُونَ، ثنا إِسحَاقُ بنُ شَاهِينَ، ثنا خَالِدُ بنُ عَبدِ اللَّهِ، عَن يَزِيدَ بنِ أَبِى زِيَادٍ، عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِى لَيلَى، عَنِ البَرَاءِ رضی اللہ عنہ. . . ))❶

٣۔((حَدَّثَنَا أَبُو بَكرٍ الآدَمِىُّ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ إِسمَاعِيلَ، نا عَبدُ اللَّهِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَيُّوبَ المُخَرِّمِىُّ، نا عَلِىُّ بنُ عَاصِمٍ، نا مُحَمَّدُ بنُ أَبِى لَيلَى، عَن يَزِيدَ بنِ أَبِى زِيَادٍ، عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِى لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ. . . ))❷

⑥ . . . مسند احمد۔

١۔((حَدَّثَنَا هُشَيمٌ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِى زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِى لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ. . . ))❸

٢۔((حَدَّثَنَا أَسبَاطٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ أَبِى زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِى لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ. . . ))❹

٣۔((حَدَّثَنَا أَسبَاطُ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ أَبِى زِيَادٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِى لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ. . . ))❺

٤۔((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِى زِيَادٍ قَالَ: سَمِعتُ ابنَ أَبِى لَيلَى قَالَ: سَمِعتُ البَرَاءَ رضی اللہ عنہ. . . ))❻

٥۔((حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّزَّاقِ أَخبَرَنَا سُفيَانُ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِى زِيَادٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِى لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ. . . ))❼

---

❶ سنن الدارقطنی، ٢/ ٥١، حدیث، ١١٣١ ❷ سنن الدارقطنی، ٢/ ٥١، ٥٢، ح، ١١٣٢

❸ مسند أحمد بن حنبل، ح، ١٨٤٨٧ (ط، بیروت)، ٤/ ٢٨٢، ح، ١٨٥١٠ (ط، قاھرة)

❹ مسند أحمد بن حنبل، ح، ١٨٦٧٤ (ط، بیروت)، ٤/ ٣٠١، ح، ١٨٦٩٦ (ط، قاھرة)

❺ مسند أحمد بن حنبل، ح، ١٨٦٨٢ (ط، بیروت)، ٤/ ٣٠٢، ح، ١٨٧٠٤ (ط، قاھرة)

❻ مسند أحمد بن حنبل، ح، ١٨٦٩٢ (ط، بیروت)، ٤/ ٣٠٣، ح، ١٨٧١٤ (ط، قاھرة)

❼ مسند أحمد بن حنبل، ح، ١٨٧٠٢ (ط، بیروت)، ٤/ ٣٠٣، ح، ١٨٧٢٤ (ط، قاھرة)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



⑦ . . . المدونة الکبری۔

((قَالَ وَكِيعٌ عَن ابنِ أَبِى لَيلَى عَن عِيسَى أَخِيهِ وَالحَكَمِ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِى لَيلَى عَن البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ . . . ))❶

⑧ . . . مصنف ابن ابی شیبة۔

((حَدَّثَنَا أَبُو بَكرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ عَنِ ابنِ أَبِى لَيلَى عَنِ الحَكَمِ وَ عِيسَى عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِى لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ))❷

## روایت کے مرکزی راوی:

ان میں سے مندرجہ ذیل کتب کی اسناد میں یزید بن ابی زیاد کوفی، مرکزی راوی ہے۔

"شرح معانی الاثار للطحاوی، ۱/ ۱۲٤۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع، حدیث، ۷٤۹۔ المصنف، لعبدالرزاق، ۲/ ۷۱، حدیث، ۲۵۳۱۔ مسند أبی یعلی، ۳/ ۲٤۸، حدیث، ۱٦۹۰۔ مسند أبی یعلی، ۳/ ۲٤۸، حدیث، ۱٦۹۱۔ سنن الدارقطنی، ۲/ ٤۹، حدیث، ۱۱۲۹۔ سنن الدارقطنی، ۲/ ۵۱، حدیث، ۱۱۳۱۔ مسند الإمام أحمد بن حنبل، حدیث نمبر، ۱۸٤۸۷، ۱۸٦۷٤، ۱۸٦۸۲، ۱۸٦۹۲، ۱۸۷۰۲"

اور مندرجہ ذیل احادیث کی اسناد میں مرکزی راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے۔

"سنن ابی داؤد، حدیث نمبر ۷۵۲، سنن الدارقطنی، حدیث نمبر ۱۱۳۲۔المدونه الکبری، ۱/ ۱٦٦۔ مصنف ابن ابی شیبه، حدیث نمبر ۲٤٤۰"

---

❶ المدونة،لامام مالك،۱/ ۱٦٦

❷ المصنف فی الأحادیث والآثار، لابن ابی شیبة،۱/ ۲۱۳، حدیث، ۲٤٤۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور ''سنن الدار قطنی ،۲/ ۵۱، ۵۲، حدیث ،۱۱۳۲'' میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور یزید بن ابی زیاد، دونوں راوی موجود ہیں۔

ذیل میں ہم یزید بن ابی زیاد اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا، ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کی روشنی میں مختصر تعارف اور ان دونوں راویوں کی حقیقت بیان کرتے ہیں:

## یزید بن ابی زیاد کی حقیقت:

یزید بن ابی زیاد القرشی الہاشمی الکوفی سخت ضعیف راوی اور شیعہ کے کبار ائمہ میں سے تھا۔ ❶

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''اس کی روایت کو دلیل نہ بنایا جائے، یہ غیر قوی اور ضعیف الحدیث راوی ہے۔'' ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یزید بن ابی زیاد، ضعیف راوی اور شیعہ تھا۔ بڑھاپے میں اس کا حافظہ متغیر (خراب) ہو گیا تھا۔ ❸

امام ابو عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( يَـزِيدُ بنُ أَبِى زِيَادٍ كَانَ يُذكَرُ بِالحِفظِ فَلَمَّا كَبِرَ سَاءَ حِفظُهُ فَكَانَ يُقَلِّبُ الأَسَانِيدَ وَيَزِيدُ فِى المُتُونِ وَلَا يُمَيِّزُ )) ❹

''کبھی اس کا حافظہ قابل ذکر ہوتا تھا لیکن جب وہ بوڑھا ہو گیا تو حافظہ خراب ہو گیا تب وہ اسانید کو الٹ پلٹ کر دیتا اور متون میں (خودساختہ) اضافہ کر دیا کرتا تھا اور اس بات کی تمیز نہ رکھتا تھا۔''

---

❶ تهذيب التهذيب، ۱۱/ ۳۲۹۔الكامل فى ضعفاء الرجال،لابن عدى، ۹/ ۱٦٤

❷ تهذيب الكمال: ۳۲/ ۱۳۸۔ تهذيب التهذيب: ۱۱/ ۳۲۹، ۳۳۰۔ عون المعبود: ۲/ ۳۱۹۔نصب الراية، ۱/ ٤۰٤۔معرفة السنن والآثار، للبيهقى، ۲/ ٤۱۹۔الكامل فى ضعفاء الرجال،لابن عدى، ۹/ ۱٦٤، ۱٦۳۔الضعفاء الكبير، للعقيلى، ٤/ ۳۸۰

❸ تقريب التهذيب لابن حجر: ٦۰۱، ترجمه نمبر ۷۷۱۷۔عون المعبود: ۲/ ۳۱۹، ۳۲۱

❹ نصب الراية، ۱/ ٤۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ابن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((كَانَ ثِقَةً فِي نَفْسِهِ إِلَّا أَنَّهُ اخْتَلَطَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ فَجَاءَ بِالْعَجَائِبِ)) ❶

''یزید بن ابی زیاد ثقہ تھا مگر آخر عمر میں اس کا حافظہ بگڑ گیا تو وہ عجیب وغریب باتیں کیا کرتا تھا۔''

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''وہ اکثر (روایت بیان کرنے میں) غلطی کر جایا کرتا تھا اور اسے جو (روایت میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے کو) کہا جاتا وہ کر دیتا تھا۔'' ❷

ابو اسامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((لَوْ حَلَفَ لِي خَمسِينَ يَمِينًا قَسَامَةً مَا صَدَّقْتُهُ يَعنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ)) ❸

''اگر وہ اس حدیث کے بارے میں میرے سامنے پچاس قسمیں بھی اٹھائے تو بھی میں اسے سچا نہیں کہوں گا۔'' (یعنی اس پر یقین نہیں کروں گا۔)

امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وہ قوی راوی نہیں ہے۔'' ❹

حافظ شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هُوَ صَدُوقٌ رَدِّى الْحِفْظِ)) ❺

''یزید بن ابی زیاد، سچا تو تھا لیکن بے کار حافظے والا تھا۔''

---

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١١/٣٣١

❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١١/٣٣١

❸ تهذيب التهذيب، ١١/٣٣٠۔ الضعفاء الكبير، للعقيلى، ٤/٣٨٠

❹ الضعفاء والمتروكون، للنسائى، ١١١۔تهذيب التهذيب، ١١/٣٣١۔الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى، ٩/١٦٤

❺ عون المعبود، ٢/٣١٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَكَانَ يزيد صَدُوقًا إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا كَبِرَ سَاءَ حِفْظُهُ وَتغير فَكَانَ يتلقن مَا لقن، فَوقع المَنَاكِير فِي حَدِيْثِهِ مِن تَلْقِيْنِ غيره إِيَّاهُ وَإِجَابَتِهِ فِيمَا لَيسَ مِن حَدِيثِهِ، لِسُوءِ حِفْظِه، فَسَمَاعُ مَن سَمِعَ مِنهُ قَبْلَ دُخُولِه الْكُوفَةَ فِي أَوَّلِ عُمُرِه سَمَاعٌ صَحِيحٌ، وَسَمَاعُ مَن سَمِعَ مِنهُ فِي آخِرِ قُدُومِه الْكُوفَةَ بَعْدَ تَغير حِفْظِهِ وَتَلَقُّنِه مَا يُلقن؛ سَمَاعٌ لَيْسَ بِشَيءٍ)) ❶

''یزید بن ابی زیاد سچا آدمی تھا، مگر جب وہ بوڑھا ہوا تو اس کا حافظہ خراب ہو گیا۔ اسے (کسی روایت) میں تلقین (اضافہ) کرنے کو کہا جاتا، وہ کر دیتا تھا۔ تو دوسروں کے تلقین کرنے اور ان کی تلقین، جو الفاظ اس کی حدیث میں ہوتے ہی نہیں تھے، اسے حافظے کی خرابی کی وجہ سے قبول (کر کے حدیث میں شامل) کر لینے کی وجہ سے اس کی حدیث میں منکر باتیں آ گئیں۔ تو جس نے اس کے کوفہ جانے سے قبل، عمر کے پہلے حصے میں روایات سنی تھیں، اس کا سماع صحیح (قابل حجت) ہے اور جس نے اس کی عمر کے آخری حصے میں، کوفہ آنے کے بعد، حافظہ خراب ہو جانے اور جو تلقین (اضافہ) اسے کہا جاتا اس تلقین کو قبول کر لینے کے بعد کوئی روایت سنی تھی، اس کا سماع صحیح (قابل حجت) نہیں ہے۔'' ❷

امام منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''یزید بن ابی زیاد کوفی کی حدیث سے دلیل نہیں لی جا سکتی۔'' ❸

---

❶ المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان، ١٠٠/٣ ـ تهذيب التهذيب، ٣٣٠/١١ ـ نصب الراية، ٤٠٣/١

❷ تلقین یہ ہے کہ راوی روایت بیان کر رہا ہو اور روایت سننے والوں میں سے کوئی اسے یہ کہہ دے کہ اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں تو وہ ان الفاظ کو بھی شامل کر لے۔ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تلقین، راوی کے ضعیف ہونے کی علامت ہے۔ [العرف الشذی شرح الترمذی، للكشميری، ٢٦٥/١]

❸ عون المعبود، ١١٥/١ ـ ٣٢٠/٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((كَانَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ رَفَّاعًا)) ❶

''یزید بن ابی زیاد، رفاع تھا۔'' ❷

## ابن ابی لیلیٰ کی حقیقت:

یہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے۔ ولید بن یزید کی خلافت کے دور میں یہ کوفہ کا قاضی اور امام تھا۔ ❸ یہ ذاتی طور پر سچا تھا لیکن خراب حافظے اور کثرت اوہام وخطا کی وجہ سے محدثین اور ائمہ علم اسماء الرجال نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((فِي إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ ضَعِيفٌ)) ❹

''اس روایت کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے، اور وہ ضعیف راوی ہے۔''

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ وہ برے حافظے والا، مضطرب الحدیث (احادیث کے متون غلط بیان کرنے والا)، اور ضعیف راوی ہے۔ ❺

---

❶ الجرح والتعديل للرازي: ١/١٥٦ـ تهذيب الكمال للمذي: ٣٢/١٣٧، ١٣٨ـ تهذيب التهذيب، ١١/٣٢٩ـ الضعفاء الكبير، للعقيلى، ٤/٣٨٠ـ الكامل فى ضعفاء الرجال، لابن عدى، ٩/١٦٤

❷ رفاع اس راوی کو کہتے ہیں جو موقوف روایات کو بھی مرفوع بنا کر بیان کرے۔

❸ فتح الباري، لابن حجر، ١٣/١٤٣

❹ عون المعبود، ٢/٣٢١

❺ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فى رجال الحديث وعلله، ٣/٢٨٥، ٢٨٦، ٢٨٧ـ تهذيب الكمال فى أسماء الرجال: ٢٥/٦٢٤ـ ٦٢٤ـ تهذيب التهذيب، لابن حجر، ٩/٣٠٢ـ الكامل فى ضعفاء الرجال، ٧/٣٩٠، ٣٩١ـ المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان، ٢/٢٤٤ـ معرفة السنن والآثار، للبيهقى، ٢/٤٢٠ـ تهذيب الكمال: ٣٢/١٣٨ـ نصب الراية، ١/٤٠٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

(( مَا رَأَيْتُ أَسوأَ حِفظًا مِنِ بْنِ أَبِى لَيلىٰ ))❶

''میں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بڑھ کر خراب حافظے والا نہیں دیکھا۔''

امام ابوحاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((مَحَلُّهُ الصِّدْقُ كَانَ سَيِّءَ الْحِفْظ شُغِلَ بِالقَضاء فَسَاء حِفظُه لَا يُتَّهَمُ بِشَيءٍ مِنَ الكَذِبِ إِنَّمَا يُنكَرُ عَلَيهِ كَثرَة الخَطأ يُكتَب حَدِيثُه وَلَا يُحتَجّ بِه))❷

''سچا تو تھا لیکن برے حافظے والا تھا۔ جج کے عہدے پر فائز رہا۔ اس کا حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ اس پر جھوٹا ہونے کا الزام نہیں ہے، البتہ اکثر غلطیاں کرنے کی وجہ سے اس کی حدیث قبول کرنے سے (علماء ومحدثین کی طرف سے) انکار کیا گیا ہے۔ اس کی حدیثیں لکھی تو جاتی ہیں لیکن انہیں دلیل نہیں بنایا جاتا۔''

علم اسماء الرجال کے امام، معروف محدث امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((كَانَ رَدِيءُ الحِفْظِ كَثِيرُ الوَهْمِ فَاحِشُ الخَطَأ يَروِى الشَّيءَ عَلى التَّوَهُّم وَيُحَدِّثُ عَلَى الحسبَانِ فَكَثُرَ المَنَاكِيرُ فِى رِوَايَتِهِ فَاسْتَحَقَّ التَّرْك))❸

''ردّی (بےکار) حافظے والا، کثیر الوہم (بہت زیادہ وہم کا شکار)، بہت خطرناک غلطیاں کرنے والا، اس کی اکثر روایتیں منکر (ناقابل قبول) ہوگئیں۔ تو وہ ترک کر دیے جانے کا ہی مستحق ٹھہرا۔''

---

❶ تهذيب التهذيب، لابن حجر، ٣٠٢/٩۔موسوعة أقوال أبى الحسن الدارقطنى فى رجال الحديث وعلله، ٥٩٦/٢۔ تهذيب الكمال فى أسماء الرجال: ٦٢٥/٢٥۔ الكامل فى ضعفاء الرجال، ٣٩١/٧، ٣٩٦،٣٩٢۔ كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان، ٢٤٤/٢

❷ تهذيب التهذيب، ٣٠٢/٩ ۔ تهذيب الكمال: ٦٢٦/٢٥۔عون المعبود، ٣٢١/٢

❸ كتاب المجروحين، لابن حبان، ٢٤٤/٢۔ تهذيب التهذيب، ابن حجر، ٣٠٣،٣٠٢/٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"بے کار اور برے حافظے والا اور کثیر الوہم راوی تھا۔" ❶

امام یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔" ❷

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ضعیف الحدیث راوی ہے۔" ❸

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ مضبوط راوی نہیں ہے۔" ❹

ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ قوی راوی نہیں ہے۔" ❺

سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ احادیث بیان کرنے میں غلطی کرنے والا برے حافظے والا راوی تھا۔" ❻

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت سے دلیل نہیں لی جا سکتی۔" ❼

---

❶ تهذيب التهذيب، لابن حجر،٣٠٣/٩ـ موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في رجال الحديث وعلله، ٥٩٦/٢ـ موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في رجال الحديث وعلله، ٥٩٦/٢

❷ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل في رجال الحديث وعلله،٢٨٦/٣ـ تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٦٢٤/٢٥ـ تهذيب التهذيب، لابن حجر،٣٠٢/٩

❸ الكامل في ضعفاء الرجال،٣٩٤/٧

❹ تهذيب التهذيب، لابن حجر،٣٠٢/٩ـ الكامل في ضعفاء الرجال،٣٩٢/٧] الضعفاء والمتركين للنسائي:ص:٩٢ـ تهذيب الكمال للمزي:٦٢٧/٢٥ـعون المعبود،٣٢١/٢

❺ تهذيب التهذيب، لابن حجر،٣٠٢/٩

❻ الكامل في ضعفاء الرجال،٣٩١/٧

❼ تهذيب التهذيب، لابن حجر،٣٠٣/٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد) فرماتے ہیں:

''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ برے حافظے والا اور احادیث میں غلطیاں کرنے والا راوی ہے۔'' ❶

امام ابواحمد الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((عَامَّةُ أَحَادِيثِهِ مَقْلُوبَة)) ❷

''اس کی اکثر احادیث مقلوب ہیں۔'' ❸

حافظ احمد بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هُوَ صَدُوقٌ اتَّفَقُوا عَلَى ضَعفِ حَدِيثِهِ مِن قِبَلِ سُوءِ حِفظِهِ)) ❹

''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اگرچہ صدوق (سچا) تھا لیکن اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے (أئمہ حدیث ورجال) اس کی حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مُحَمَّدُ بنُ عَبدِالرَّحمٰنِ بنِ أَبِي لَيلَى وَإِن كَانَ فِي الفِقهِ كَبِيرًا فَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الرِّوَايَةِ؛ لِسُوءِ حِفظِهِ؛ وَكَثرَةِ أَخطَائِهِ فِي الأَسَانِيدِ وَالمُتُون وَمُخَالَفَتِهِ الحُفَّاظَ فِيهَا)) ❺

''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اگرچہ فقہ میں بلند درجہ (عالم) تھا لیکن روایت بیان کرنے میں حافظے کی خرابی اور اسناد ومتون میں غلطی کرنے اور روایت میں حفاظ (کبار محدثین) کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ضعیف ہے۔''

---

❶ تهذيب التهذيب، لابن حجر، ٣٠٣/٩

❷ تهذيب التهذيب، لابن حجر، ٣٠٣/٩

❸ مقلوب اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راوی کا نام اس طرح تبدیل ہو جائے کہ راوی کے نام کی جگہ اس کے والد کا اور والد کے نام کی جگہ راوی کا نام بیان کیا جائے۔ یا متن میں الفاظ آگے پیچھے کر کے بیان کیے جائیں۔ [نزهة النظر فی توضيح نخبة الفكر، لابن حجر العسقلانی، ١١٦

❹ فتح الباري، لابن حجر، ١٤٣/١٣

❺ سنن البيهقي الكبرى: ٥٤٤/٥، حديث، ١٠٨١٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

((ابنُ أَبی لَیلَی هَذَا غیرُ قَوِیٍّ فِی الحَدِیثِ)) ❶

''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت حدیث میں قوی (معتبر) راوی نہیں ہے۔''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تیسرے مقام پر فرماتے ہیں:

((مُحَمَّدُبنُ عَبدِالرَّحمَنِ بنِ أَبِی لَیلَی لَا یُحتَجُّ بِحَدِیثِهِ وَهُوَ أَسوَأُ حَالًا عِندَ أَهلِ المَعرِفَةِ بِالحَدِیثِ مِن یَزِیدَ بنِ أَبِی زِیَادٍ)) ❷

''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ علماء حدیث کے ہاں اس کا تو یزید بن ابی زیاد سے بھی زیادہ برا حال ہے۔''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ چوتھے مقام پر فرماتے ہیں:

((وَمُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الرَّحمَنِ أَضعَفُ عِندَ أَهلِ العِلمِ بِالحَدِیثِ مِن یَزِیدَ بنِ أَبِی زِیَادٍ)) ❸

''محمد بن عبدالرحمٰن (بن ابی لیلیٰ) حدیث کے علماء کے نزدیک یزید بن ابی زیاد سے بڑھ کر ضعیف راوی ہے۔''

علامہ ابوالحسن نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔'' ❹

## ❀...علماء احناف کی گواہی:

احناف کے بلند پایہ عالم مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَقَد جَرَّبْتُ مِنْهُ التَّغَیّر فِي الْمَتُون وَالأسَانِید، فَهُوَضَعِیفٌ عِنْدي كَمَا ذَهَبَ إِلَیهِ الْجَمْهُور)) ❺

❶ سنن البیهقي الکبری: ۵/۱۱۷، حدیث، ۹۲۱۰
❷ سنن البیهقي الکبری: ۲/۱۱۱، حدیث، ۲۵۳۰
❸ معرفة السنن والآثار، للبیهقی، ۲/۴۱۹
❹ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، لنورالدین الهیثمی: ۱/۷۷، ۷۸
❺ فیض الباری علی صحیح البخاری، ۳/۳۵۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”میں نے آزمایا (دیکھا) ہے کہ اس (محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ) کے بیان کردہ (احادیث کے) متون اور اسناد میں تبدیلی (ردّوبدل) پایا جاتا ہے۔ لہذا یہ میرے نزدیک ضعیف ہے جس طرح کہ جمہور علماء کا موقف ہے۔“

دور حاضر کے معروف اور معتبر حنفی عالم مولانا مفتی تقی عثمانی نے بھی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کو ضعیف کہا ہے۔ ❶

امام زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((مُـحَـمَّـدُ بْـنُ أَبِـي لَيلَى أَضعَفُ عِندَ أَهلِ الحَدِيثِ مِن ابنِ أَبِي زِيَادٍ)) ❷

”محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اہل الحدیث (علماء حدیث) کے ہاں یزید بن ابی زیاد سے بڑھ کر ضعیف ہے۔“

## متن میں ضعف کی وضاحت:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ یہ روایت سند کی طرح متن کے اعتبار سے بھی ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ کیونکہ مختلف اسناد کے ساتھ مختلف محدثین کی نقل کردہ اس روایت کے متن میں مذکور ”ثم لا یعود“ اور ”ثم لم یعد“ کے جن الفاظ کو صاحب تحریر نے رفع الیدین کی نفی اور ممانعت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ درحقیقت یہ الفاظ صحابی (سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ) کے نہیں ہیں بلکہ مدرج (راوی کے اپنی طرف سے لگائے ہوئے) ہیں۔

اس حقیقت سے علماء علم اسماء الرجال، محدثین اور شارحین حدیث نے پردہ کشائی کی ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((إِنَّمَا رَوَى هَذِهِ الزِّيَادَةَ يَزِيدُ، وَ يَزِيدُ (بنُ أَبِي زِيَاد)يَزِيدُ)) ❸

”ثُمَّ لَم يَعُد“ کا اضافہ یزید بن زیاد نے کیا ہے اور یزید اضافہ کیا کرتا تھا۔“

❶ درس ترمذی، محمد تقی عثمانی، ۲/ ۳۲

❷ نصب الراية، ۱/ ٤٠٤

❸ عون المعبود، ۲/ ۳۲۰۔ تحفة الأحوذي: ۲/ ۹۲

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((حَكَى ابنُ عُيَينَةَ عَنهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُم بِهِ قَدِيمًا وَلَيسَ فِيهِ ثُمَّ لا يَعُودُ ثُمَّ حَدَّثَهُم بِهِ بَعدَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ فِيهِ ثُمَّ لا يَعُودُ قَالَ فَنَظَرتُهُ فَإِذَا مُلحَقٌ بَينَ سَطرَينِ)) ❶

''سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا: اس (یزید بن ابی زیاد) نے پہلے پہل یہ حدیث بیان کی تو اس میں ''ثُمَّ لا يَعُودُ'' کے الفاظ نہیں تھے پھر اس کے بعد اس نے اس (حدیث) میں ''ثُمَّ لا يَعُودُ'' کے الفاظ بھی ذکر کیے، میں نے (اس کی کتاب میں) دیکھا کہ یہ الفاظ دو سطروں کے درمیان (بعد میں) لکھے ہوئے تھے''

رئیس المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الحُفَّاظُ مِمَّن سَمِعَ يَزِيدَ قَدِيمًا: مِنهُم شُعبَةُ۔ وَالثَّورِيُّ۔ وَزُهَيرٌ وَلَيسَ فِيهِ: ثُمَّ لَم يَعُد)) ❷

''اور اسی طرح ان حفاظ (علماء) نے بھی یہ روایت بیان کی ہے جنھوں نے یزید سے پہلے پہل سنی تھی۔ ان میں شعبہ، سفیان ثوری اور زہیر رحمۃ اللہ علیہم بھی ہیں۔ اور ان کی روایت میں ''ثُمَّ لَمْ يَعُد'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَيَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ تَلَقَّنَهَا أَنَّ أَصحَابَهُ القُدَمَاءَ لَم يُؤثِرُوهَا عَنهُ مِثلَ سُفيَانَ الثَّورِيِّ وَشُعبَةَ وَهُشَيمٍ وَزُهَيرٍ وَغَيرِهِم وَإِنَّمَا أَتَى بِهَا عَنهُ مَن سَمِعَ مِنهُ بِآخِرِهِ وَكَانَ قَد تَغَيَّرَ)) ❸

''اس روایت میں تلقین (لوگوں کے کہنے پر خود ساختہ اضافہ) کرنے کا ثبوت یہ ہے کہ

---

❶ التمہید لابن عبدالبر: ۹/ ۲۲۰

❷ قرۃ العینین برفع الیدین فی الصلاۃ (المعروف جزء رفع الیدین، للبخاری) ص، ۲۹ ۔ جزء رفع الیدین، مترجم، ۵۹۔ نصب الرایۃ، ۱/ ۴۰۳۔ عون المعبود، ۲/ ۳۲۰

❸ معرفۃ السنن والآثار، للبیہقی، ۲/ ۴۱۸، ۴۱۹۔ نصب الرایۃ، ۱/ ۴۰۴

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اس (یزید بن ابی زیاد) کے تلامذہ میں پہلے پہل روایت کرنے والوں، مثلاً سفیان ثوری، شعبہ، ہشیم اور زہیر رحمۃ اللہ علیہم نے (یہ اضافہ) بیان نہیں کیا۔ یہ تو ان راویوں نے بیان کیا ہے جنہوں نے اس (یزید بن ابی زیاد) کی عمر کے اواخر میں اس سے روایت سنی ہے۔ اس وقت اس کا حافظہ متغیر (خراب) ہو چکا تھا۔"

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

(( رَوَاهُ هُشَيم وَخَالِدٌ وَابنُ إدرِيسَ عَن يَزِيدَ لَم يَذكُرُوا فِيهِ: ثُمَّ لَا يَعُودُ)) ❶

"ہشیم، خالد اور ابن ادریس نے (سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی) یہی روایت یزید بن ابی زیاد سے روایت کی ہے، انہوں نے "ثم لا یعود" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔"

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

(( تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بنُ أَبِي زياد ورواه شعبة والثوری وبن عُيَينَةَ وَهُشَيمٌ وَخَالِدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ لَم يَذكُر أَحَد مِنهُم ثُمَّ لَا يَعُود)) ❷

"اس حدیث کو (ان الفاظ میں) بیان کرنے والا صرف یزید بن ابی زیاد ہے۔ اس حدیث کو ثوری، شعبہ، ہشیم، خالد بن عبداللہ نے بھی روایت کیا ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی "ثُمَّ لَا يَعُودُ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔"

سفیان (بن عیینہ) رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یزید بن ابی زیاد نے ہمیں مکہ مکرمہ میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت بیان کی کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرنے لگتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ یزید بن ابی زیاد اس روایت میں "ثُمَّ لَا يَعُودُ"

---

❶ سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع، حدیث، ۷۵۰۔ نصب الرایة، ۱/۴۰۲

❷ عون المعبود، ۲/۳۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(آپ ﷺ پھر رفع الیدین نہ کرتے) کے الفاظ بیان نہیں کرتا تھا۔ جب میں کوفہ گیا تو میں نے یزید کو یہ کہتے ہوئے سنا: آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔ مجھے یقین ہوگیا کہ ان لوگوں (کوفیوں) نے اسے ایسا کہنے کو کہا ہے۔''❶

امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((لَیسَ فِی الخَبَرِ "ثمَّ لَم یَعُد"، وَھٰذِہِ الزِّیَادَۃ لَقَّنَھَا أَھلُ الکُوفَۃِ یَزِیدَ بنَ أَبِی زِیَاد فِی آخِرِ عُمُرِہِ فَتَلَقَّنَ، کَمَا قَالَ سُفیَانُ بنُ عُیَینَۃ أَنہ سَمِعَہ قَدِیمًا بِمَکَّۃَ یُحدِّثُ بِھٰذَا الحَدِیثِ بِإِسقَاطِ ھٰذِہِ اللَّفظَۃ))❷

''حدیث میں "ثُمَّ لَمْ یَعُد" (پھر نہ کرتے) کے الفاظ نہیں تھے، یہ اضافہ اہل کوفہ کے کہنے پر یزید بن ابی زیاد نے آخر عمر میں کیا تھا۔ جیسا کہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ انہوں نے پہلے پہل مکہ مکرمہ میں اسے (یزید بن ابی زیاد کو) ان الفاظ (ثُمَّ لَمْ یَعُد) کے بغیر بیان کرتے سنا تھا۔''

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((إِنَّمَا لُقِّنَ فِی آخِرِ عُمرِہِ "ثُمَّ لَم یَعُد" فَتَلَقَّنَہُ وَکَانَ قَدِ اختَلَطَ))❸

''یقیناً اسے (یزید بن ابی زیاد کو) آخری عمر میں (حدیث میں الفاظ کا اضافہ کرنے کے لیے) تلقین کی گئی۔ اور اس نے تلقین قبول کر لی۔ اس کا حافظہ خراب ہو چکا تھا۔''

---

❶ نصب الرایۃ، ۱/۴۰۳۔ معرفۃ السنن والآثار، للبیھقی، ۲/۴۱۸۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، صفحہ ۱۵۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی، ۹/۱۶۵۔ عون المعبود، ۲/۳۱۹۔ مسند الحمیدی، ۱/۵۷۳، حدیث ۷۴۱۔ سنن البیھقی الکبریٰ: ۲/۷۶، حدیث: ۲۳۵۸

❷ المجروحین لابن حبان: ۳/۱۰۰

❸ عون المعبود، ۲/۳۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَاتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلَى أَنَّ قَولَهُ "ثُمَّ لَم يَعُد" مَدرَجٌ فِى الخَبَرِ مِن قَولِ يَزِيدَ بنِ أَبِى زِيَادٍ وَرَوَاهُ عَنهُ بِدُونِهَا شُعبَةُ وَالثَّورِىُّ وَخَالِدُ الطَّحَّانُ وَزُهَيرٌ وَغَيرُهُم مِنَ الحُفَّاظِ۔)) ❶

"حفاظ (ائمہ حدیث) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "ثُمَّ لَم يَعُد" کے الفاظ یزید بن ابی زیاد کا اپنا قول ہے جبکہ شعبہ، ثوری، خالد الطحان اور زہیر وغیرہ نے یہ روایت "ثُمَّ لَم يَعُد" کے الفاظ کے بغیر بیان کی ہے۔"

امام بزار رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(( لَا يَصِحُّ قَولُهُ فِى هَذَا الحَدِيثِ "ثُمَّ لَا يَعُودُ")) ❷

"اس حدیث میں اس (یزید بن ابی زیاد) کا 'ثُمَّ لَا يَعُودُ' کہنا، صحیح نہیں ہے۔"

علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

اس روایت کی سند میں موجود (راوی) علی بن عاصم کہتے ہیں:

(( فَلَمَّا قَدِمتُ الكُوفَةَ قِيلَ لِى: إِنَّ يَزِيدَ حَىٌّ، فَأَتَيتُهُ فَحَدَّثَنِى بِهَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِى عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ أَبِى لَيلَى عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيهِ، فَقُلتُ لَهُ: أَخبَرَنِى ابنُ أَبِى لَيلَى أَنَّكَ قُلتَ: ثُمَّ لَم يَعُد، قَالَ: لَا أَحفَظُ هَذَا فَعَاوَدتُهُ، فَقَالَ: مَا أَحفَظُهُ)) ❸

"میں کوفہ گیا تو مجھے بتایا گیا کہ یزید بن ابی زیاد زندہ ہے، میں اس کے پاس آیا، اس نے

❶ عون المعبود: ۲/ ۳۲۰۔ تحفة الأحوذي: ۲/ ۹۲
❷ عون المعبود: ۲/ ۳۲۰
❸ سنن الدارقطنی، ۲/ ۵۱، ۵۲، حدیث، ۱۱۳۲۔ عون المعبود، ۲/ ۳۲۰۔ تحفة الأحوذي: ۲/ ۹۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میرے سامنے بیان کیا: مجھے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا (وہ فرماتے ہیں) ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا حتی کہ دونوں (ہاتھوں) کو کانوں کے برابر کیا''۔ میں نے کہا مجھے تو ابن ابی لیلیٰ نے آپ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ آپ نے (اس حدیث میں) کہا ہے'' ثم لم یعد" (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رفع الیدین نہ کیا)، تو اس نے کہا مجھے یاد نہیں۔ میں نے اسے دوبارہ یہی بات پوچھی تو اس نے پھر بھی کہا کہ مجھے یاد نہیں۔''

## یہ حدیث، بالاتفاق ضعیف ہے:

صاحب عون المعبود علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اسْتَدَلَّتِ الْحَنَفِيَّةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا وَهُوَ أَيْضًا غَيْرُ صَالِحٍ لِلاِسْتِدْلَالِ عَلَى نَفْيِ رَفْعِ الأَيْدِي فِي الْمَوَاضِعِ الْمُتَنَازَعِ فِيهَا)) ❶

''اس حدیث سے بھی احناف نے دلیل لی ہے جبکہ اس سے بھی متنازع (اختلافی) مواقع پر رفع الیدین کرنے کی نفی کا استدلال کرنا غلط ہے۔''

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيث)) ❷ ''یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔''

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ نے یزید بن ابی زیاد کی روایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

((وَكَذَا ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَيَحيَى وَالدَّارِمِيُّ وَالْحُمَيدِيُّ وَغَيرُ وَاحِدٍ)) ❸

''امام بخاری، امام احمد بن حنبل، یحییٰ، دارمی اور حمیدی رحمہم اللہ اور کئی علماء نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔''

---

❶ عون المعبود،٢/٣٢٠

❷ عون المعبود:٢/٣١٩

❸ عون المعبود:٢/٣٢٠۔ تحفة الأحوذي:٢/٩٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دور حاضر کے معروف محقق علامہ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے مسند احمد میں اس روایت کو یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ ❶

مسند ابی یعلی الموصلی میں مختلف الفاظ کے ساتھ تین چار مقامات پر مذکور ہے اور یزید بن ابی زیاد اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے، حسین سلیم أسد رحمہ اللہ نے ان روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ❷

سنن ابی داؤد میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی سند کے ساتھ مروی سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرنے کے بعد امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے:

((هَذَا الحَدِيثُ لَيسَ بِصَحِيحٍ)) ❸

''یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔''

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(( وَكَأَنَّهُ ضَعَّفَهُ بِمُحَمَّدِ بنِ أَبِي لَيلَى)) ❹

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔''

**خلاصہ بحث:**

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ احناف کی پیش کردہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سخت ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ اس کے راوی (روایت کرنے والے) ضعیف اور اس کا متن متغیر (تبدیل شدہ) ہے۔ لہٰذا رفع الیدین (عندالرکوع) کی نفی میں اس روایت کو پیش کرنا بیوقوفی اور جہالت ہے۔

---

❶ دیکھیے، حاشیہ، مسند الإمام أحمد بن حنبل، حدیث نمبر ۱۸٤۸۷ (ط، بیروت)

❷ دیکھئے: مسند ابی یعلی الموصلی، (ابن ابی لیلیٰ کی روایت)، حدیث نمبر ۱٦۸۹۔ یزید بن ابی زیاد کی روایت، حدیث نمبر: ۱٦۹۰، ۱٦۹۱، ۱۷۰۱

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع، حدیث ۷۵۲

❹ نصب الرایة، ۱/ ٤۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## دلیل:

((عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: رأیت النبي ﷺ إذا افتتح الصلوة رفع یدیہ حتی یحاذي بهما و قال بعضهم حذو منکبیه و إذا أراد أن یرکع بعد ما یرفع رأسه من الرکوع لا یرفعهما و قال بعضهم و لا یرفع بین السجدتین والمعنی واحد))

''حضرت امام زہری رحمہ اللہ حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے مونڈھوں تک اور جب آپ ارادہ فرماتے کہ رکوع کریں، اور رکوع سے سر اٹھا لینے کے بعد آپ رفع یدین نہ کرتے بعض راویوں نے کہا کہ آپ دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ کرتے مطلب سب راویوں کی روایت کا ایک ہی ہے'' (یعنی نبی ﷺ پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے)

[صحیح أبی عوانة: ج۲ ص ۹۰ اور اس کے ہم معنی روایت مسند حمیدی: ج۲ ص ۲۷۷ پر موجود ہے۔]

## جواب:

مذکورہ روایت درحقیقت رفع الیدین کرنے کے ثبوت کی دلیل ہے لیکن اس میں الفاظ کی کمی بیشی کر کے اس کو رفع الیدین کی نفی کے لیے دلیل بنا لیا گیا ہے۔ صاحب تحریر نے دلیل میں بیان کردہ حدیث کا دو کتب (مسند ابی عوانہ اور مسند حمیدی) سے حوالہ پیش کیا ہے۔ ذیل میں ہم ان دونوں کتب سے اس دلیل کی حقیقت کا جائزہ پیش کریں گے۔

### ①... صحیح (مسند) ابی عوانہ کی روایت:

صحیح (مسند) ابی عوانہ میں اس حدیث کے متن میں تبدیلی کی گئی ہے۔ جبکہ یہ حدیث درحقیقت رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہے۔ جیسا کہ اس حدیث کے باب سے یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ❀...حدیث کا باب:

امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر مندرجہ ذیل باب قائم کیا ہے:

((بَيَانُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبلَ التَّكْبِيرِ بِحِذَاءِ مَنْكِبَيْهِ وَ لِلرُّكُوعِ وَ لِرَفْعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)) ❶

''نماز شروع کرتے وقت تکبیر (تحریمہ) سے قبل، رکوع جانے کے لیے اور رکوع سے سر اٹھا کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانا (رفع الیدین کرنا) اور آپ ﷺ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

صاحب شعور انسان اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر باب رفع الیدین (قبل از رکوع اور بعد از رکوع) کے اثبات کا ہے تو حدیث بھی تو اس رفع الیدین کے اثبات کی ہی ہونی چاہیے۔ آخر یہ ماجرا کیا ہے، کہ رفع الیدین کے اثبات والے باب کے تحت حدیث نفی والی آ گئی؟ اس بات کو سمجھنے کے لیے ہم مسند ابی عوانہ کے قدیمی قلمی نسخہ (جو کہ مسند ابی عوانہ کی اصل ہے) سے اس حدیث کا متن مع سند بیان کرتے ہیں۔

((حَدَّثَنَا عَبدُ اللَّهِ بنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ وَسَعدَانُ بنُ نَصرٍ وَشُعَيبُ بنُ عَمرٍو فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ قَالَ:

رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا وَقَالَ بَعضُهُم: حَذوَ مَنكِبَيهِ؛ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَبَعدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرفَعُهُمَا وَقَالَ بَعضُهُم: وَلَا يَرفَعُ بَينَ السَّجدَتَينِ، وَالمَعنَى وَاحِدٌ)) ❷

---

❶ مستخرج أبي عوانة (مسندأبي عوانة): ٤٢٣/١

❷ حدیث کا یہ متن جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی لائبریری میں موجود قلمی نسخہ (مخطوطہ) سے ماخوذ ہے۔ دیکھیے: مسند ابی عوانة، ٣١٢/٣، حديث، ١٦١٦، مطبوعة، الجامعة الاسلامية مدينة منورة، المملكة السعودية العربية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، بعض راویوں نے کہا: کندھوں کے برابر (رفع الیدین کرتے)۔ اور جب رکوع جانے لگتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی، (رفع الیدین کرتے)۔ اور سجدوں کے درمیان (ہاتھ) نہ اٹھاتے۔''

## ❀...متن کا جائزہ:

اب حدیث کے (مندرجہ ذیل) متن پر غور کریں جو دلیل میں صاحب تحریر نے نقل کیا ہے:

''عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: رأيت النبي صلی اللہ علیہ وسلم إذا افتتح الصلوة رفع يديه حتى يحاذي بهما و قال بعضهم حذو منكبيه و إذا أراد أن يركع بعد ما يرفع رأسه من الركوع لا يرفعهما و قال بعضهم و لا يرفع بين السجدتين والمعنى واحد''

ذرا غور کریں کہ صاحب تحریر کے بیان کردہ حدیث کے متن میں ((بعد ما يرفع رأسه من الركوع)) کے بعد ''واؤ'' نہیں ہے۔ جبکہ مسند ابی عوانہ کے قدیمی قلمی نسخہ اور مدینہ منورہ سے شائع ہونے والے نسخہ کے متن میں ''واؤ'' موجود ہے۔

اس ''واؤ'' کے چھوٹ جانے کی وجہ سے ''لا يرفعهما'' پچھلے لفظ ''الركوع'' سے مل گیا ہے۔ اور حدیث کا مطلب و مفہوم تبدیل ہو کر یوں بن گیا ہے:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے لگتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین نہ کرتے۔''

جبکہ حدیث کے صحیح الفاظ اور درست متن کا مطلب و مفہوم اس طرح ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے......اور جب رکوع جانے لگتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی (کرتے)......((وَ لا يَرفَعُهُمَا ...... بَينَ السَّجْدَتَينِ))...... اور سجدوں کے درمیان (ہاتھ) نہ اٹھاتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مذکورہ ''واؤ'' مسند ابی عوانہ کے مدینہ منورہ سے شائع ہونے والے نسخہ کے علاوہ دیگر معتبر نسخوں یعنی مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ کے شائع کردہ نسخہ (مسند ابی عوانہ،۲/۶۹) اور مکتبہ سعیدیہ سندھ کے شائع کردہ قدیمی نسخہ میں بھی موجود ہے۔

حدیث کے متن میں یہ تبدیلی یا تو صاحب تحریر نے خود اپنی طرف سے کی ہے۔جیسا کہ ان کی تحریر کے عکس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ اس روایت کو دلیل کے طور پیش کرتے ہوئے ((بعد ما یرفع رأسه من الركوع )) سے پہلے کا ''واؤ'' بھی چھوڑ دیا گیا ہے۔ممکن ہے مذکورہ (زیر بحث) ''واؤ'' بھی صاحب تحریر نے عمداً حذف کر دیا ہو۔

اگر ایسا نہیں ہے تو پھر صاحب تحریر نے مسند ابی عوانہ کے جس نسخہ سے یہ روایت نقل کی ہے اس نسخہ میں یہ تبدیلی موجود ہے۔کیونکہ مسند ابی عوانہ کے جو نسخے دارالکتب المصریہ کے نسخہ کو بنیاد بنا کر تیار کیے گئے ہیں ان میں احادیث کے متون میں تبدیلی، تحریف و تصحیف اور اسقاط حروف جیسی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ایمن بن عارف دمشقی کی تحقیق سے شائع ہونے والا نسخہ بھی دارالکتب المصریہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔اس لیے اس میں بھی اس حدیث کے متن میں ''واؤ'' نہیں ہے۔ ❶

ہندوستان سے شائع ہونے والا نسخہ بھی ایمن بن عارف دمشقی کے محققہ نسخہ کی طرح ہے۔ اس میں بھی اس حدیث کے متن سے ''واؤ'' غائب ہے۔ممکن ہے کہ صاحب تحریر نے مسند ابی عوانہ کے ان نسخوں میں سے ہی کسی نسخے سے روایت نقل کی ہو۔

---

❶ مسند ابی عوانہ، جلداول، (مقدمہ) صفحہ ۱۲، مطبوعہ مدینہ منورہ۔ایمن بن عارف دمشقی کی تحقیق سے شائع ہونے والی مسند ابی عوانہ میں ایسی مزید مثالیں بھی موجود ہیں جہاں رفع الیدین کی اس حدیث کی طرح دیگر کئی احادیث میں تحریف اور کمی بیشی کی گئی ہے۔کتاب الایمان، باب بیان الاعمال والفرائض التی اذا اداها بالقول والعمل؛ دخل الجنة ،میں سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائیں: (( فَصَلِّ لِي فِي دَارِي )) ''آپ میرے گھر میں نماز ادا کر دیں'' جبکہ ،ایمن بن عارف دمشقی کی تحقیق سے شائع ہونے والی مسند ابی عوانہ میں ان الفاظ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے: (( فَخُطَّ لِي فِي دَارِي )) ''میرے گھر میں میرے لیے نشان دہی کر دیجیے'' [دیکھئے: مسند ابی عوانہ، ۱/۲۳، حدیث، ۲۰، تحقیقی ایمن بن عارف دمشقی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لیکن صاحب تحریر میں اگر کچھ علمی لیاقت اور شعور ہوتا تو یہ حدیث رفع الیدین کی نفی کے لیے دلیل کے طور پر بیان کرتے وقت کچھ خیال کر لیتا کہ اس روایت کا باب رفع الیدین کے اثبات کا ہے تو حدیث رفع الیدین کی نفی کی کیسے ہو سکتی ہے؟

اور اس حدیث کے بعد بھی اسی باب کے تحت امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو باقی مکمل احادیث بیان کی ہیں وہ رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

((حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ قَالَ: ثَنَا الشَّافِعِيُّ أَنَّ مَالِكًا أَخبَرَهُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا وَكَانَ لَا يَفعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ))

”ہمیں ربیع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں شافعی نے بیان کیا کہ انہیں امام مالک نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔“

((حَدَّثَنَا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ الصَّنعَانِيُّ قَالَ: أنبا عَبدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَخبَرَنِي ابنُ جُرَيجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابنُ شِهَابٍ عَن سَالِمٍ أَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تَكُونَا حَذوَ مَنكِبَيهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ وَلَا يَفعَلُهُ حِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ))

”ہمیں اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبدالرزاق نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابن جریج نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے ابن شہاب نے سالم کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



واسطے سے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کرنے لگتے تو اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح کرتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تب ایسا نہیں کرتے تھے۔"

((حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحيَى بنُ إِسحَاقَ بنِ سَافِرِيٍّ وَأَحمَدُ بنُ الوَرِيدِ الفَحَّامُ قَالَا: ثَنَا زَكَرِيَّا بنُ عَدِيٍّ قَالَ: أنبا ابنُ المُبَارَكِ عَن يُونُسَ وَمَعمَرٍ وَعُبَيدِ اللَّهِ بنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بنِ أَبِي حَفصَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَفعَلُ ذَلِكَ بَينَ السَّجدَتَينِ)) ❶

"ہمیں ابو محمد یحییٰ بن اسحاق بن سافری اور احمد بن ورید فحام نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہمیں زکریا بن عدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں ابن مبارک نے یونس، معمر، عبیداللہ بن عمر اور محمد بن ابی حفصہ نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ اور ایسا سجدوں کے درمیان نہ کرتے۔"

ایسا کیسے ممکن ہے کہ باب رفع الیدین کے اثبات کا ہو اور اس کے تحت ایک حدیث رفع الیدین کی نفی کر رہی ہو اور باقی تمام احادیث رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہوں؟

## ❀...خلاصہ بحث:

اس ساری بحث سے ثابت یہ ہوا کہ مسند ابی عوانہ سے پیش کردہ حدیث دراصل رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہے۔ لیکن اس کے الفاظ میں تبدیلی کر دی گئی اور اسے رفع الیدین کے خلاف

❶ مسند أبی عوانة، ١/ ٤٢٤، حديث، ١٥٧٦، ١٥٧٧، ١٥٧٩، تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقی، دارالمعرفة بيروت۔ مسند ابی عوانه، ٤/ ٣١٣، ٣١٤، ٣١٦، حديث، ١٦٢٠، ١٦٢١، ١٦٢٣، مطبوعه مدينه منوره

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دلیل بنالیا گیا۔لہذا صاحب تحریر کی دلیل خود اسی کے موقف کے خلاف رفع الیدین قبل الرکوع اور بعدالرکوع کے اثبات کی دلیل ہے۔

### ❀...والمعنی واحد:

امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو تین راویوں (عبداللہ بن ایوب المخرمی، سعدان بن نصر، شعیب بن عمرو) سے روایت کیا ہے۔جیسا کہ سند سے واضح ہے۔

((حَـدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَیُّوبَ المُخَرِّمِيُّ وَسَعدَانُ بنُ نَصرٍ وَشُعَیبُ بـنُ عَـمـرٍو فِي آخَرِینَ قَالُوا: ثَنَا سُفیَانُ بنُ عُیَینَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیهِ . . .)) ❶

اس لیے امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے تینوں راویوں کے بیان کردہ الفاظ بڑی دیانتداری کے ساتھ یکجا ذکر کردیے ہیں۔کسی راوی نے کہا: "یحاذی بھما (منکبیه)" اور کسی نے "حذو منکبیه" بیان کیا ہے۔اسی طرح کسی نے "لا یرفعهما (بین السجدتین)" کہاہے تو کسی نے "لا یرفع" بین السجدتین" کہاہے۔الفاظ کا یہ اختلاف بیان کرنے کے بعدامام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((وَالمَعنَی وَاحِدٌ))

یعنی راویوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے الفاظ میں اگرچہ تھوڑا اختلاف ہے،لیکن ان تمام الفاظ کا معنی ومطلب ایک ہی ہے۔(کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے اور سجدوں کے درمیان نہیں کرتے تھے۔)

### ❀...سعدان بن نصر کی روایت:

رفع الیدین کی نفی میں مسند ابی عوانہ سے پیش کی گئی حدیث کی سند میں ایک راوی سعدان بن نصر ہے۔ان کی اثبات رفع الیدین والی صحیح حدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

---

❶ صحیح (مسند) أبی عوانة: ۱/ ۴۲۳، تحقیق ایمن بن عارف دمشقی، مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سعدان بن نصر رحمہ اللہ کی حدیث حسب ذیل ہے:

((حدثنا سعدان بن نصر المخرّمی ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم عن أبیه قال: رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه وإذا أراد أن یرکع وبعدما یرفع من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین)) ❶

"سعدان بن نصر نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا، اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی رفع الیدین کرتے تھے، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔"

### ❀...امام بیہقی رحمہ اللہ کا اشارہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سعدان بن نصر کی اثبات رفع الیدین والی حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

((رواه مسلم فی الصحیح عن یحیی بن یحیی وجماعة عن ابن عیینة)) ❷

"اس روایت کو امام مسلم نے "صحیح مسلم" میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور ایک جماعت (محدثین کی بڑی تعداد) نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔"

اب مسند ابی عوانہ کے راوی سعدان بن نصر کی اثبات رفع الیدین والی حدیث نے یہ ثابت کر دیا کہ مسند ابی عوانہ میں یہ حدیث اثبات رفع الیدین کی دلیل ہے۔ اور اس بات کی مزید تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کی طرف امام بیہقی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ صحیح مسلم میں یحییٰ بن یحییٰ سے یہ حدیث کن الفاظ اور کس مفہوم میں مذکور ہے؟

❶ سنن الکبریٰ للبیهقي: ۲/ ۱۰۱، حدیث: ۲۵۰۳ ❷ حوالہ سابقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ❀...صحیح مسلم کی حدیث:

صحیح مسلم میں یہ روایت مندرجہ ذیل سند اور متن کے ساتھ مروی ہے:

((حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ يَحيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بنُ مَنصُورٍ وَأَبُوبكرِ بنُ أَبِي شَيبَةَ وَعَمرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيرُ بنُ حَربٍ وَابنُ نُمَيرٍ كُلُّهُم عَن سُفيَانَ بنِ عُيَينَةَ وَاللَّفظُ لِيَحيَى قَالَ: أَخبَرَنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ قَالَ:))

''ہمیں یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو الناقد، زہیر بن حرب اور ابن نمیر نے بیان کیا۔ ان سب نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت کی، (لیکن) یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی کے ہیں: انہوں نے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انہوں نے سالم سے بیان کیا کہ ان کے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے فرمایا:

((رَأَيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنكِبَيهِ وَقَبلَ أَن يَركَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرفَعُهُمَا بَينَ السَّجدَتَينِ)) ❶

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؛ جب آپ نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، اور رکوع کرنے سے پہلے بھی اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تب بھی رفع الیدین کرتے)۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔''

یہی وہ حدیث ہے جس کی طرف امام بیہقی رحمہ اللہ نے سعدان بن نصر کی روایت کے بعد اشارہ کیا ہے۔ اسے سفیان بن عیینہ سے علماء کی جماعت (ایک بڑی تعداد) نے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اس کی سند میں دیکھا جا سکتا ہے۔ علماء کی جماعت سے مراد: یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو الناقد، زہیر بن حرب اور ابن نمیر ہیں۔

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفي الرفع من الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود، حديث، ٣٩٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معلوم ہوا کہ مسند ابی عوانہ کی حدیث اور سنن بیہقی کی (سعدان بن نصر والی) حدیث اور صحیح مسلم کی (مذکورہ) حدیث ایک ہی سلسلے کی تین کڑیاں ہیں۔

لہذا دلیل میں پیش کی گئی مسند ابی عوانہ کی حدیث رفع الیدین کی نفی کے بجائے رفع الیدین کے اثبات کی روایت ہے۔ لیکن اس میں ''واؤ'' کو ختم کر کے اسے جبراً رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنا دیا گیا ہے۔

## ۲ ... مسند حمیدی کی روایت:

صاحب تحریر نے مذکورہ روایت کا حوالہ دو کتب احادیث (مسند ابوعوانہ اور مسند حمیدی) سے دیا ہے۔ مسند ابوعوانہ کے حوالہ سے تو اس روایت کی حقیقت آپ جان چکے ہیں اب دوسری کتاب (مسند حمیدی) سے اس روایت کی حقیقت کا جائزہ لیتے ہیں۔

مسند حمیدی کی حدیث میں الفاظ کا اضافہ کر کے اسے رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنایا گیا ہے۔ ذیل میں مسند حمیدی کے مخطوطہ (قلمی نسخہ) سے اس حدیث کا متن اور صاحب تحریر کا بیان کردہ متن نقل کر کے دونوں کا تقابل وموازنہ کریں گے تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔

## ❀...حدیث کا اصل متن:

مسند حمیدی کے قدیم قلمی نسخہ میں اس حدیث کا اصل متن (مع سند) اس طرح ہے:

((حَدَّثَنَا الحُمَيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ قَالَ أخبَرَنِي سَالِمُ بنُ عَبْدِاللّٰهِ عَن أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)) ❶

---

❶ یہ الفاظ مسند حمیدی کے قدیم قلمی نسخہ کے ہیں۔ جو دمشق میں احمد بن نصیر المقریٔ کا مکتوبہ ہے۔ اس میں یہ روایت اثبات رفع الیدین کی ہے۔ اور حسین سلیم اسد الدّ ارانی کی تحقیق سے شائع ہونے والے نسخہ مسند حمیدی، مطبوعہ دار السقا دمشق میں بھی یہی الفاظ ہیں۔ دیکھیے: مسند الحمیدی، ۱/ ۵۱۵، حدیث، ۶۲۶، بتحقیق حسین سلیم اسد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''ہمیں حمیدی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں سفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والدمحترم کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا، جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی (رفع الیدین کرتے) اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے۔''

## ❀...حدیث کی تحریف شدہ عبارت:

اب اس حدیث کا تحریف شدہ متن (مع سند) دیکھیں جو صاحب تحریر نے پیش کیا ہے۔

"حدثنا الحميدى قال حدثنا الزهرى قال اخبرنى سالم بن عبدالله عن ابيه قال رأيت رسول الله إذا افتتح الصّلوة رفع يديه حذو منكبيه، واذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدتين"❶

''حمیدی نے کہا: ہمیں زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والدمحترم کے بارے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا، جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین نہ کرتے، نہ ہی سجدوں کے درمیان کرتے''

## ❀...فرق واضح ہے:

معزز قارئین! مسند حمیدی کے قلمی نسخہ سے منقول اصل سند و متن اور صاحب تحریر کے بیان کردہ سند و متن میں مندرجہ ذیل فرق واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

①... قدیم قلمی نسخہ (مخطوطہ) میں سند میں زہری سے پہلے ''سفیان'' کا نام ہے لیکن صاحب تحریر کی بیان کردہ روایت کی سند میں سفیان کا نام چھوڑ دیا گیا ہے۔

❶ مسند الحميدي، ٢/٢٧٧، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



② ... قلمی نسخہ (مخطوطہ) میں اس حدیث کا متن اس طرح ہے:

(( . . . . مِنَ الرُّكُوعِ، وَلا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ))

جبکہ صاحب تحریر کے بیان کردہ متن کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

(( . . . من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدتين))

فرق صاف واضح ہے کہ مسند حمیدی کے اصل نسخہ میں ((ولا یـــــرفـــع)) ہے۔ جسے (صاحب تحریر کے بیان کردہ متن میں) تبدیل کر کے ((فلا يرفع)) کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اصل نسخہ میں ((یرفع)) کے بعد اور ((بين)) سے قبل ((ولا)) نہیں ہے۔ لیکن صاحب تحریر کے بیان کردہ متن میں یہ اضافہ واضح موجود ہے۔ اور اسی اضافے کی وجہ سے حدیث کا سارا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔

معزز قارئین! مسند حمیدی کی حدیث کے متن میں الفاظ کا اضافہ کر کے اسے رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کا اثبات ہے۔ اور نفی صرف سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنے کی ہے۔ جیسا کہ مسند حمیدی کے قدیم قلمی نسخہ میں منقول متن سے واضح ہے۔

کس قدر ظلم کی بات ہے کہ اپنے مقصد کے حصول اور اپنے نظریات کی تائید کے لیے احمقوں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ کے الفاظ تبدیل کر دیے ہیں۔ اور حدیث کو اس مفہوم میں ڈھال دیا جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں بیان کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف وہ بات منسوب کر دی جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی۔ اپنے خودساختہ الفاظ حدیث رسول میں شامل کر کے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

((مَن يَقُل عَلَيَّ مَا لَم أَقُل فَلْيَتَبَوَّأْ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ❶

''جس شخص نے میری نسبت سے ایسی بات بیان کی، جو میں نے نہ کہی ہو، اسے یقیناً اپنا ٹھکانہ آگ (جہنم) میں تلاش کرنا چاہیے۔''

---

❶ صحيح البخاری، کتاب العلم، باب إثم من كذب على النبی ﷺ، حدیث، ١٠٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ❀...یہ جسارت کس نے کی؟......ذمہ دار کون؟

خود ساختہ اضافہ کر کے حدیث کے مطلب ومفہوم کو تبدیل کرنے کا ذمہ کون ہے؟ یہ بات جاننے کے لیے مسند حمیدی کے مختلف نسخہ جات کو دیکھا اور پرکھا گیا تو اس شرمناک جسارت کے مرتکبین کا پتہ چل گیا۔

اس حدیث کے متن میں خود ساختہ اضافہ دارالعلوم دیوبند کے نسخہ (مسند حمیدی) میں ہے۔اور ہندوستان کے معروف حنفی عالم ومحقق حبیب الرحمٰن اعظمی نے بھی مسند حمیدی پر تحقیق و تعلیق کا کام انجام دیا ہے۔اورانہوں نے دارالعلوم دیوبند (ہندوستان) کے ہی نسخہ کو اپنی تحقیق و تعلیق میں اہمیت دی ہے۔ بلکہ اسی نسخہ کو اساس و بنیاد بنایا ہے۔ ❶

یہاں مسلکی تعصب کی ایک جھلک یہ بھی ہے کہ حبیب الرحمٰن اعظمی نے مکتبہ الظاہریہ دمشق کے قدیمی اصلی قلمی نسخہ سے بھی استفادہ کیا۔......جس نسخہ کا ذکر سابقہ سطور میں بھی کیا گیا ہے...... یہ نسخہ احمد بن النصیر المقرئ کا مکتوبہ اور نسخہ ظاہریہ کے نام سے معروف ہے۔ یہ نسخہ ۶۸۹ ہجری میں لکھا گیا۔اس کی تصاویر (عکس،فوٹوسٹیٹس) اعظمی صاحب کو میسر آئیں اور انہوں نے اس نسخہ سے فائدہ اٹھایا اور مسند حمیدی کی تعلیق و تحقیق میں اس نسخہ کو بھی نمونہ اور آئیڈیل کے طور پر رکھا۔ ❷

اس قدیمی قلمی نسخہ ظاہریہ کی اس حدیث میں ''يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ '' کے بعد ''فَلا يَرْفَعُ '' کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ صرف ''وَلا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ '' کے الفاظ ہیں۔......جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے......

لیکن افسوس کہ حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب نے اس مذکورہ حدیث کے الفاظ میں جو خود ساختہ اضافہ نسخہ دیوبندیہ میں کیا گیا تھا؛ اس کی گرفت کرنے کی بجائے اسے اسی طرح نقل کردیا۔ ❸

---

❶ دیکھئے مسند الحمیدي(مقدمه): ۱/ ۲،۳، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی

❷ دیکھئے مسند الحمیدي(مقدمه)۱/ ۴،۱۹ ، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی

❸ دیکھئے مسند الحمیدی،۲/ ۲۷۷ ، حدیث، ۶۱۴، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



## ❀...امام ابو نعیم رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث:

امام ابو نعیم اصبہانی نے یہ حدیث اسی سند اور انہی الفاظ کے ساتھ (نسخہ ظاہریہ کے مطابق) بیان کر کے فرمایا: ''وَاللَّفْظُ لِلْحُمَيْدِي'' یعنی'' یہی لفظ حمیدی کے ہیں'' اور اس روایت میں بھی'' فَلا يَرفَعُ '' کے الفاظ موجود نہیں ہیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ الفاظ مسند حمیدی میں نہیں تھے بلکہ خود بنا کر حدیث میں ٹھونس دیے گئے ہیں تا کہ اپنا مقصد حاصل کر لیا جائے۔

یہ حدیث امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے اس طرح بیان کی ہے:

(( ثَنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ ثَنَا الزُّهرِيُّ أَخبَرَنِي سَالِمُ ابن عَبدِ اللَّهِ عَن أَبِيهِ قَالَ رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يركَع وبعد ما يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلا يَرفَعُ بَينَ السَّجدَتَينِ۔اللَّفظُ لِلحُمَيدِيِّ)) ❶

''ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں زہری نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے (تو رفع الیدین کرتے)، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے، یہی الفاظ حمیدی کے ہیں۔''

امام ابو نعیم رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ ''اللفظ للحمیدی'' (یہ الفاظ حمیدی کے ہیں) اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مسند حمیدی (نسخہ دیوبندیہ) میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

## ❀...مسند حمیدی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل:

امام حمیدی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فعل بھی نقل کیا ہے کہ وہ رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر مارا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، لأبي نعيم، ٢/ ١٢، حديث، ٨٥٦

❷ صحيح۔مسند الحميدى، ٢/ ٢٧٨، ح، ٦١٥، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمى۔ مسند الحميدى، ١/ ٥١٥، بتحقيق حسين سليم اسد، (دارالسقا دمشق) جزرفع اليدين (اردو) ٤٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گویا، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت کے بعد ان کا فعل نقل کر کے امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ اثبات رفع الیدین پر مہر ثبت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر امام حمیدی کی بیان کردہ روایت رفع الیدین کی نفی کی دلیل ہوتی تو امام صاحب رحمہ اللہ اس کے بعد اس کی تائید میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اثبات رفع الیدین والا عمل کیوں بیان کرتے..؟

❀...خلاصہ بحث:

اس طویل بحث سے ثابت یہ ہوا کہ عدم رفع الیدین کی دلیل کے طور پر مسند ابی عوانہ اور مسند حمیدی کے حوالے سے پیش کردہ روایتیں دراصل اثبات رفع الیدین کی ہیں۔ جو کہ مسلکی تعصب اور حدیث دشمنی کی بنیاد پر علمی خیانت کا شکار ہوگئیں۔ لہذا یہ دونوں روایتیں رفع الیدین کی نفی کی دلیل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

## دلیل:

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر لے جاتے جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی کمر مبارک جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی'' [بخاری شریف: ج ١ ص ١١٤]

## جواب:

صاحب تحریر نے اس روایت کو صحیح بخاری کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ جبکہ مذکورہ روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے تشہد میں بیٹھنے کے باب کے تحت ذکر کیا ہے رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع کا ذکر کرنے کے لیے نہیں۔

سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح بخاری میں مختصر اور دیگر کتب حدیث میں مفصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



موجود ہے۔جس سے یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز بیان کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کیا ہے۔اور اس طریقہ نماز کی تقریباً دس صحابہ نے تصدیق بھی تھی۔

## سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی مفصل روایت:

ہم سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی یہی روایت دیگر معتبر اور صحیح طرق کے مطابق بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔تاکہ قارئین کو معلوم ہو جائے کہ جس روایت کو صاحب تحریر نے رفع الیدین کی نفی میں بطور دلیل پیش کیا ہے وہ روایت دراصل رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہے۔اور صاحب تحریر کی جاہلانہ جسارت کا پردہ چاک ہو جائے کہ کس طرح سے مختصر احادیث پیش کر کے عوام کو دھوکا دے کر نبی اکرم ﷺ کی سنت (رفع الیدین) سے دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

”سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ کرام کی موجودگی میں جن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، دعوی کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔تو صحابہ نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نہ تو ہم سے پہلے مسلمان ہوئے اور نہ ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے، تو پھر آپ ہم سے زیادہ کیسے جانتے ہیں؟ پھر صحابہ نے کہا کہ (اچھا ٹھیک ہے) بیان کرو! تو انہوں نے فرمایا:

”جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے،

(( وَرَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنكِبَيهِ))

اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور

((فَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنكِبَيهِ . . . ))

”جب رکوع کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ انہیں اپنے کندھوں کے برابر تک لے جاتے“

پھر ”أَللّٰهُ أَكْبَر“ کہہ کر رکوع کرتے۔اور (رکوع میں) بالکل سیدھے ہو جاتے۔سر زیادہ جھکاتے اور نہ ہی زیادہ بلند رکھتے۔اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



((ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَاعتَدَلَ))
پھر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہتے۔ اور اپنے ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ یہاں تک کہ جسم کی ہر ایک ہڈی سیدھی ہو کر اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر سجدہ کرنے کے لیے زمین کی طرف جھکتے۔ تکبیر کہتے اور (سجدہ اس طرح کرتے کہ) اپنے بازوؤں کو اپنی دونوں بغلوں سے جدا رکھتے۔ اور اپنے پیروں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔ پھر اپنا بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر (دوسرے) سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور پھر اپنے پاؤں کو موڑ کر بیٹھتے۔ اس طرح سیدھا (پرسکون) ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ اور پھر آپ اٹھتے، اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔

((حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَينِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنكِبَيهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افتَتَحَ الصَّلَاةَ))
حتیٰ کہ جب دو سجدوں (دو رکعتوں) سے اٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اسی طرح کندھوں کے برابر تک اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) جس طرح آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے۔

پھر اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب نماز کی آخری رکعت ہوتی تو اپنا بایاں پاؤں پیچھے کرتے اور تورک کرتے ہوئے سرین پر بیٹھتے۔ پھر سلام پھیرتے۔

وہاں موجود تمام صحابہ نے سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کے اس عمل کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! واقعی نبی پاک ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ❶

❶ صحيح۔ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة (باب منه)، ح: ٣٠٤، سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، ح: ٧٣٠، سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، ح: ٨٦٢۔ ايضا باب إتمام الصلاة، ح: ١٠٦١، سنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠٥/٢، ح، ٢٥١٧، صحيح ابن حبان: ١٧٨/٥ تا ١٨٣، ح، ١٨٦٥ تا ١٨٦٧۔ صحيح ابن خزيمة، ٢٩٧/١، ح، ٥٨٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ وَمَعْنَى قَوْلِهِ: إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ يَعْنِي: إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ))

''یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کے بیان میں: (( إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ )) ''جب دوسجدوں سے کھڑے ہوتے'' کا مطلب ہے: ((إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ)) ''جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے۔'' ❶

### ❀...غلط فہمی کا ازالہ:

دلیل میں بیان کی گئی سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ والی صحیح بخاری کی حدیث میں رفع الیدین عندالرکوع کا ذکر نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کیا ہی نہیں تھا۔ عدم ذکر سے عدم وجود لازم نہیں آتا۔ اگر ایسا ہی مان لیا جائے کہ رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے لہذا رفع الیدین کیا ہی نہیں، تو اس حدیث میں ہاتھ باندھنے کا ذکر بھی نہیں ہے تو احناف اس حدیث کو پڑھ کر نماز میں ہاتھ باندھنا بھی چھوڑ دیں۔ اس حدیث میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے تو ساتھ میں یہ بھی ذکر ہے کہ ''ہاتھ کندھوں کے برابر لے جاتے'' لیکن احناف اس بات پر تو عمل نہیں کرتے بلکہ ہاتھ کانوں کے برابر لے جاتے ہیں۔ اس حدیث میں تو آخری تشہد میں تورّک کرنے کا ذکر ہے جبکہ احناف تورّک کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ ❷

### ❀...خلاصۂ بحث:

معزز قارئین! صاحب تحریر نے دلیل میں بیان کی گئی حدیث، صحیح بخاری کے جس مقام (باب) سے لی ہے۔ وہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے رفع الیدین کے لیے نہیں بلکہ تشہد کے لیے (مختصراً) بیان کیا ہے۔ جبکہ یہ حدیث دیگر کتب حدیث میں صحیح سند کے ساتھ مفصل موجود ہے۔ جس میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اور دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کا اثبات ہے۔

---

❶ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة (باب منه)، حديث: ٣٠٤

❷ حدیث اور اہل حدیث: ۴۵۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ❀...ناقص ونا تمام نماز...!

امام محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( مَـن سَـمِـعَ هـذَا الحَدِيث ثُمَّ لَم يَرفَع يَدَيهِ يَعنِى إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَصَلاتُهُ نَاقِصَةٌ )) ❶

''جس نے (ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ) کی یہ حدیث سن کر بھی رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہ کیا، اس کی نماز ناقص (ادھوری) ہے۔''

## ❀...فیصلہ آپ کے ہاتھ میں:

معزز قارئین! اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ نماز ناقص (نامکمل، ادھوری) پڑھنی ہے یا مکمل ......؟ اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزِ قیامت آپ کے نامہ اعمال میں مکمل اور صحیح (مسنون) نمازیں ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپناتے ہوئے رفع الیدین کر کے نماز ادا کریں۔

❀❀❀❀❀

---

❶ صحیح ابن خزیمة، ۱/۲۹۸، حدیث، ۵۸۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رفع الیدین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی نظر میں

**دلیل:**

((عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال صلیت مع النبی ومع أبی بکرؓ ومع عمرؓ فلم یرفعوا ایدیھم إلا عندالتکبیرۃ الاولٰی فی افتتاح الصلوۃ))

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی۔ان سب نے رفع یدین نہیں کیا مگر پہلی تکبیر کے وقت نماز کے شروع میں۔'' [دارقطنی: ج۱ ص ۲۹۵۔ بیھقی: ج۲ ص ۷۹]

محدث اسحٰق بن ابی اسرائیل کہتے ہیں کہ ''ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں پوری نماز میں''

**جواب:**

صاحب تحریر نے مذکورہ دلیل کا حوالہ حدیث کی دو کتب (سنن الدارقطنی اور سنن بیہقی) سے دیا ہے۔آیئے ذرا اس دلیل کی بھی حقیقت جان لیں۔

سنن الدارقطنی میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ الحَنَّاطُ ، وَعَبدُالوَهَّابِ بنُ عِيسَى بنِ أَبِي حَيَّةَ قَالَا: نا إِسحَاقُ بنُ أَبِي إِسرَائِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بنُ جَابِرٍ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ عَن عَلقَمَةَ ، عَن عَبدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ. . . ))❶

---

❶ سنن الدارقطنی، ۲/۵۲، حدیث، ۱۱۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سنن بیہقی میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((رَوَاهُ مُحَمَّدُ بنُ جَابِرٍ عَن حَمَّادِ بنِ أَبِی سُلَیمَانَ عَن إِبرَاهِیمَ عَن عَلقَمَةَ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ . . . )) ❶

دونوں کتب میں اس روایت کا راوی محمد بن جابر ہے۔علماء اسماء الرجال نے محمد بن جابر کو ضعیف، جھوٹا، کثیر الوہم اور متروک الحدیث وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ مجروح قرار دیا ہے۔لہذا یہ راوی شدید قسم کا ضعیف اور اس کی روایت نا قابل حجت ہے۔

دلیل بیان کرنے والوں کو چاہیے تھا کہ سنن الدارقطنی اور سنن بیہقی، دونوں کتب میں اس روایت کو مکمل پڑھ لیتے اور اس کے متصل بعد اس روایت اور اس کے راوی (محمد بن جابر) کے بارے میں محدثین کا فیصلہ بھی پڑھ لیتے۔

معزز قارئین! دراصل علمی خیانت اور بد دیانتی کی روش نے صاحب تحریر کو یہ سب پڑھنے ہی نہیں دیا۔آیئے، ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اس روایت کے بعد سنن دارقطنی اور سنن بیہقی میں کیا لکھا ہے؟ ملاحظہ فرمائیں:

## محمد بن جابر کی روایت ضعیف ہے:

محمد بن جابر کی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد سنن الدارقطنی اور السنن الکبری للبیہقی میں واضح الفاظ میں مذکور ہے:

(( تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بنُ جَابِرٍ وَکَانَ ضَعِیفًا)) ❷

''اس حدیث کو صرف محمد بن جابر نے بیان کیا ہے جو ضعیف ہے۔''

## بلکہ یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے:

محمد بن جابر کے مجروح ہونے کی وجہ سے اس مذکورہ روایت کے ضعیف ہونے پر ہی اکتفا نہیں ہے۔ بلکہ ائمہ ومحدثین نے اس روایت کو موضوع اور من گھڑت قرار دیا ہے۔

---

❶ سنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۱۱۳، حدیث، ۲۵۳٤

❷ سنن الدارقطنی، ۲/ ۵۳، ح، ۱۱۳۳۔ سنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۱۱٤، ح، ۲۵۳٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اس اثر کو اپنی کتاب ''الموضوعات'' میں ذکر کر کے اسے موضوع (من گھڑت) روایت قرار دیا ہے۔ ❶

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ ❷

علامہ طاہر پٹنوی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ ❸

اس روایت کی استنادی حیثیت تو ہم نے جان لی۔ اب اس راوی (محمد بن جابر) کی حقیقت بھی معلوم کرلیں کہ جس کی وجہ سے یہ روایت ناقابل حجت ہے۔

## محمد بن جابر کی حقیقت:

محمد بن جابر بن یسار بن طلق الیمامی، (کنیت) ابوعبداللہ السحیمی کا تعلق بنوحنیفہ قبیلے سے تھا۔ اصلاً یہ یمامہ سے تھا پھر کوفہ میں آ گیا۔ ❹

محمد بن جابر کہتا ہے: میں ایسی قوم کے پاس جھوٹ بیان کرتا ہوں جو نہ اسے جانتے ہوتے ہیں اور نہ ہی مجھ سے سوال کرتے ہیں۔ ❺

امام احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ نے کہا محمد بن جابر ضعیف ہے۔ عمرو بن علی رحمہ اللہ کہتے ہیں: کثیر الوہم اور متروک الحدیث ہے۔ ❻

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے محمد بن جابر کو ضعیف کہا ہے۔ ❼

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن جابر منکر روایات بیان کیا کرتا تھا۔ ❽

---

❶ الموضوعات، لابن الجوزی، ۹۶/۲

❷ نقد المنقول والمحك المميز بين المردود والمقبول، ص،۱۲۸۔ المنار المنيف في الصحيح والضعيف، ص،۱۳۸

❸ تذكرة الموضوعات: ص: ۳۹

❹ تهذيب الكمال للمزى: ۵۶۶/۲۴۔ الضعفاء الكبير للعقيلى، ۴۱/۴۔ كتاب المجروحين لابن حبان، ۲۷۰/۲

❺ الكامل فى الضعفاء لابن عدى، ۳۳۰/۷

❻ الكامل فى الضعفاء لابن عدى، ۳۳۱/۷۔ تهذيب الكمال للمزى: ۵۶۷/۲۴۔ تهذيب التهذيب: ۸۹/۹

❼ تهذيب الكمال للمزى: ۵۶۶/۲۴۔ تهذيب التهذيب: ۸۹/۹

❽ الضعفاء الكبير للعقيلى: ۴۱/۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام احمد رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

(( لَا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ إِلَّا مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ )) ❶

''محمد بن جابر کی روایت وہی شخص بیان کرے گا جو اس (محمد بن جابر) سے بھی برا ہوگا۔''

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ قوی راوی نہیں تھا... منکر روایات بیان کرتا تھا۔ ❷

ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(( كَانَ أَعْمَى يُلْحِقُ فِي كُتُبِهِ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ )) ❸

''یہ اندھا تھا اور اپنی کتابوں میں وہ سب بھی ملا لیتا تھا جو اس کی حدیث نہیں ہوتی تھی۔''

علم اسماء الرجال کے مستند و معروف عالم امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: آخری عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا اور یہ روایات مختلط کر دیا کرتا تھا۔ ❹

اور یہ روایت بھی اس نے حافظہ خراب ہونے کے بعد بیان کی ہے۔ کیونکہ اس روایت کی سند میں واضح ہے اسحٰق بن ابی اسرائیل نے محمد بن جابر سے یہ روایت بیان کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسحاق بن ابی اسرائیل نے محمد بن جابر کا حافظہ خراب ہونے کے بعد یہ روایت سنی، کیونکہ محمد بن جابر ۱۷۰ھ کے بعد فوت ہوا۔ ❺ اور یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: اسحٰق بن اسرائیل ۱۵۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ❻ اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسحاق بن ابی اسرائیل ۱۵۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ❼

یعنی محمد بن جابر کی وفات کے وقت اسحٰق بن ابی اسرائیل کی عمر کم و بیش بیس سال تھی۔ اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ اسحاق بن ابی اسرائیل نے محمد بن جابر کی عمر کے آخری عرصہ میں یہ روایت سنی تھی۔ اس وقت محمد بن جابر کا حافظہ مختلط (خراب) ہو چکا تھا۔

---

❶ التحقیق فی أحادیث الخلاف، لابن الجوزی، ۱/ ۳۳۵

❷ تهذیب الکمال للمزی: ۲٤/ ٥٦٧ـ تهذیب التهذیب: ۹/ ۸۹

❸ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۲۷۰ـ تهذیب التهذیب: ۹/ ۸۹

❹ تهذیب الکمال للمزی: ۲٤/ ٥٦٧ـ تهذیب التهذیب: ۹/ ۸۹

❺ سیر أعلام النبلاء للذهبي: ۸/ ۲۳۸

❻ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۱/ ۲۲٤ ❼ سیر اعلام النبلاء، ۱۱/ ٤٧٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ...محمد بن جابر، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا گستاخ:

یہی محمد بن جابر یمامی کہتا ہے:

((سَرَقَ أَبُو حَنِيْفَةَ كُتُبَ حَمَّادٍ مِنِّي)) ❶

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے میرے ہاں سے حماد بن ابی سلیمان کی کتابیں چوری کی تھیں۔''

اب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عزت کا فیصلہ احناف کے ہاتھ میں ہے کہ اگر محمد بن جابر کو صحیح ثقہ اور سچا راوی تسلیم کر کے اس کی روایت کو رفع الیدین کی نفی میں بطور دلیل پیش کریں اور اس کے مطابق عمل کریں تو امام صاحب کے بارے کیا تصور قائم کریں گے؟ (نعوذ باللہ من ذلک)

ہم تو امام صاحب رحمہ اللہ جیسے رفیع المرتبت انسان کے بارے ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے، کہنا تو درکنار ایسا سوچنا بھی ہمارا ضمیر گوارہ نہیں کر سکتا۔ ہمارا موقف تو یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی نیک سیرت، زہد و ورع کا پیکر، تقوی شعار شخصیت، خدا خوفی رکھنے والے، امانتدار، راست گو، شب زندہ دار عابد اور بلند پایہ عدیم المثال امام اور فقیہ تھے۔ اللہ تعالیٰ جنتوں میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

## ...خلاصہ بحث:

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ محمد بن جابر ضعیف اور کذاب راوی ہے۔ اور دلیل میں پیش کی گئی محمد بن جابر کی روایت کردہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع، منکر اور نا قابل حجت ہے۔

## محدث اسحاق بن ابی اسرائیل کا قول..؟

باقی رہی بات محدث اسحٰق بن ابی اسرائیل کے قول کی کہ انہوں نے کہا:

''ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں پوری نماز میں۔''

معزز قارئین! جب حدیث ہی صحیح نہیں؛ تو اس کو اپنانا کیا....؟ اسحاق بن ابی اسرائیل رحمہ اللہ کے قول کی بنیاد تو یہی حدیث تھی اور یہ حدیث تو ضعیف بلکہ موضوع ہے۔ لہٰذا اسے اپنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جبکہ رفع الیدین قبل الرکوع اور بعد الرکوع کے

❶ الجرح و التعدیل للرازي، ۸/ ۴۵۰، ترجمه نمبر ۲۰۶۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اثبات کی صحیح ترین اور متواتر احادیث موجود ہیں۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ جو بات رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط منسوب کی گئی ہو اس کو چھوڑ کر صحیح حدیث کو اپنائیں اور اسی پر اپنے عمل کی بنیاد رکھیں تاکہ قیامت کے روز کسی قسم کی ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

اب اس روایت کی اور اس کے راوی (محمد بن جابر) کی حیثیت تو بیان ہو چکی؛ آیئے اب ہم صحیح احادیث اور صحیح آثار کی روشنی میں دیکھیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ) رفع الیدین قبل الرکوع اور بعد الرکوع کیا کرتے تھے یا نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے عمل کی روایات تو سابقہ دلائل کے جوابات میں متعدد مقامات پر بیان ہو چکی ہیں۔ یہاں ہم رسول اللہ ﷺ کے عمل کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث و آثار سے یہ بھی ثابت کریں گے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

## رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے:

رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((صَلَّيتُ خلفَ أَبِی بکرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ فَکَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَ إِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ، وَقَالَ أَبُوبَکرٍ: صَلَّيتُ خَلفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَکَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ)) رِوَاتُهُ ثِقَاتٌ۔ ❶

”میں نے (اپنے نانا) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، وہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/۷۳، حدیث: ۲۵۱۹ (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' (امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس روایت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

((رِجَالُه ثِقَاتٌ)) ❶ ''اس روایت کے رجال (راوی) ثقہ ہیں۔''

## سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے:

سنن بیہقی میں ہی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا مذکور ہے۔

① ...سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رفع الیدین کرتے دیکھا ہے اور اپنے والد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ❷

② ...سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میری طرف توجہ کرو میں تمھیں ایسی نماز پڑھ کر دکھاؤں، جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ قبلہ رخ کھڑے ہوئے،

(( رَفَعَ يَدَيهِ حَتّى حَاذَى بِهِمَا مَنكِبَيهِ وَ كَبَّرَ ثُمَّ غَضَّ بَصَرَهُ ثم رَفَعَ يَدَيهِ حَتّى حَاذَى بِهِمَا مَنْكِبَيهِ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ وَكَذٰلِكَ حِينَ رَفَعَ))

''آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور تکبیر کہی۔ پھر اپنی نظریں جھکا لیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا، (رکوع سے) اٹھ کر بھی اسی طرح کیا۔'' ❸

---

❶ دیکھئے: التلخيص الحبير فی تخريج أحاديث الرافعی الكبير: ۵۴۱/۱

❷ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۰۸/۲، حديث: ۲۵۲۱۔ امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ نے اسے محفوظ حدیث قرار دیا ہے۔

❸ صحيح۔ النفح الشذی شرح الترمذی، لابن سيد الناس: ۳۹۰/۴۔ نصب الراية: ۴۱۵/۱، ۴۱۶ (رجال اسناده معروفون)۔ مسند الفاروق، لابن كثير: ۱۶۵/۱، ۱۶۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔" ❶

③...سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رفع الیدین کا اثبات روایت کرنے والے صحابی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (میرے اباجان) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا کَبَّرَ وَإِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ)) ❷

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔"

## خلاصہ بحث:

خلاصۂ بحث یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ رفع الیدین کی نفی ان سے ثابت نہیں ہے۔

## دلیل:

((عن عاصم بن کلیب عن أبیه أن علیا کان یرفع یدیه فی أول تکبیره من الصلوة ثم لا یرفع بعد))

"حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔" [شرح معانی الآثار للطحاوی: جلد۱ صفحہ ۱۵۴، مصنف ابن ابی شیبة: ج۱ ص۲۳٦۔ موطا امام محمد: ج۱ صفحہ۱۵٦]

---

❶ النفح الشذی میں ہے کہ یہ بات وہاں موجود دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہی، جبکہ نصب الرایة میں ہے کہ یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔

❷ نصب الرایة، ۱/۴۱٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## جواب:

صاحب تحریر نے مذکورہ روایت کا حوالہ تین کتب سے دیا ہے۔ ان تینوں کتب میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

① ...شرح معانی الآثار، للطحاوی میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((فَإِنَّ أَبَابَكْرَةَ قَدحَدَّثَنَا قَالَ: حدثنا أَبُو أَحمَدَ قَالَ: حدثنا أَبُو بَكرٍ النَّهشَلِيُّ قَالَ: ثنا عَاصِمُ بنُ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ . . . )) ❶

② ...مصنف ابن ابی شیبہ میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَن أَبِي بَكرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ قِطَافٍ النَّهشَلِيِّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ . . . )) ❷

③ ...موطأ امام محمد میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((قَالَ مُحَمَّدٌ أَخبَرَنَا أَبُو بَكرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ النَّهشَلِيُّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ الجَرمِيِّ عَن أَبِيهِ . . . )) ❸

اس روایت کی مذکورہ بالا تینوں اسناد میں عاصم بن کلیب (راوی) مشترک ہے۔ جو ضعیف راوی ہے۔

یہ روایت موطأ امام محمد میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ دو سندوں سے مروی ہے۔

دوسری روایت کی سند اس طرح ہے:

(( قَالَ مُحَمَّدٌ ، أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبَانَ بنِ صَالِحٍ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ الجَرمِيِّ عَن أَبِيهِ . . . )) ❹

---

❶ شرح معانی الآثار لابی جعفر الطحاوی، ۱/۲۲۵، حدیث، ۱۳۵۳

❷ مصنف ابن ابی شیبة، ۱/۲۱۳، حدیث، ۲۴۴۲

❸ موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيبانی۔ (المعروف موطأ امام محمد)، صفحه، ۵۹، حدیث، ۱۰۹

❹ موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيبانی۔ (المعروف موطأ امام محمد)، صفحه، ۵۸، حدیث، ۱۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## یہ روایت ضعیف ہے:

یہ روایت بھی سابقہ روایات کی طرح غیر معتبر اور ضعیف ہے۔ اسے بہت سے علماء حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ ❶

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں:

(( ذَكَرتُ لِلثَّورِيِّ حَدِيثَ النَّهشَلِيِّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ فَأَنكَرَهُ )) ❷

"میں نے عاصم بن کلیب سے بیان کردہ ابوبکر نہشلی کی اس روایت کو سفیان ثوری رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے اس روایت سے انکار کر دیا۔"

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس اثر کا انکار کیا ہے۔ ❸

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ اثر) ثابت نہیں ہے۔ ❹

عثمان دارمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت واہی (کمزور) سند کے ساتھ مروی ہے۔ ❺

## دوسری سند:

موطأ امام محمد میں اسی مفہوم کی ایک روایت مندرجہ ذیل سند کے ساتھ مروی ہے:

(( قَالَ مُحَمَّدٌ أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبَانَ بنِ صَالِحٍ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ الجَرمِيِّ عَن أَبِيهِ . . . )) ❻

---

❶ النَفح الشَذيّ شرح الترمذی، لابن سید الناس: ۳۹۸/۴۔ جلاء العینین: ۴۸ (حواشی)

❷ قرة العینین برفع الیدین فی الصلاة (المعروف جزء رفع الیدین للبخاری)، صفحه ۱۴۔ جزء رفع الیدین (مترجم): ۴۳

❸ مسائل أحمد بن حنبل رواية ابنه عبد اللّٰه: صفحة، ۷۴

❹ سنن الکبری للبیهقی، ۱۱۵/۲

❺ سنن الکبری للبیهقی، ۱۱۴/۲

❻ موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشیبانی۔ (المعروف موطأ امام محمد)، صفحه، ۵۸، حدیث، ۱۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ضعیف راوی:

اس سند میں محمد بن حسن شیبانی نے محمد بن ابان بن صالح قرشی کوفی سے روایت کی ہے۔محمد بن حسن شیبانی ضعیف اور نا قابل حجت راوی ہے۔انہیں امام یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل نے کذاب کہا ہے۔ ❶

اسی طرح اس روایت کا دوسرا راوی،محمد بن ابان بن صالح کوفی ضعیف راوی ہے۔یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ❷

امام نسائی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ❸

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اسے ضعیف راوی قرار دیا ہے۔ ❹

احناف کے معتبر عالم علامہ ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے موطأ امام محمد کی شرح میں محمد بن ابان بن صالح کے بارے میں لکھا ہے:

((هُوَ مِمَّنْ ضَعَّفَهُ جَمْعٌ مِنَ النُّقَّادِ)) ❺

''یہ ان راویوں میں سے ہے جنہیں نقد حدیث کے علماء کی ایک بڑی جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔اس سند سے مروی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب رفع الیدین کی نفی والی،روایت ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔

## سیدنا علی رضی اللہ عنہ رفع الیدین کے راوی:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کا اثبات روایت کرتے ہیں۔ایسا کسی طور ممکن ہی نہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو جانتے ہوں، اسے بیان بھی کرتے ہوں لیکن اس پر (نعوذ باللہ،ثم نعوذ باللہ) خود عمل نہ کریں۔

---

❶ موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في رجال الحديث وعلله،٢/٥٦٦

❷ الكامل، لابن عدي،٧/٢٩٧۔ الجرح والتعديل، لابن ابي حاتم الرازي، ٧/١٩٩

❸ الضعفاء والمتروكون، للنسائي،٩٠۔ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي،٧/٢٩٧

❹ ميزان الاعتدال، للذهبي،٣/٤٥٣ ❺ التعليق الممجد على موطأ محمد،١/٣٠٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رئیس المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''جز رفع الیدین'' میں نقل کیا ہے کہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ )) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی، اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

(( وَكَذٰلِكَ يُروَى عَن سَبعَةَ عَشَرَ نَفسًا مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُم كَانُوا يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم عِندَ الرُّكُوعِ مِنهُم . . . . . عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ . . . )) ❷

''اسی روایت کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سترہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق مروی ہے کہ وہ رکوع کے وقت (قبل الرکوع و بعد الرکوع) رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ان میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔''

---

❶ قرة العينين برفع اليدين فى الصلاة، (جزء رفع اليدين) ،صفحه،٧۔ جزء رفع اليدين للبخارى (مترجم): صفحه،٣٢۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة،ح: ٧٦١۔ سنن الترمذي: كتاب الدعوات، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، ح:٣٤٢٣۔ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، ح:٨٦٤۔ صحيح ابن خزيمة: ١/ ٢٩٤، ح:٥٨٤۔ مسند أحمد بن حنبل، حديث:٧١٧(ط،بيروت)، ١/ ٩٣، ح،٧١٧(ط،قاهرة)۔سنن الدارقطنى،٢/ ٣٧، حديث،١١٠٩

❷ قرة العينين برفع اليدين فى الصلاة،(جزء رفع اليدين)،صفحه،٧۔جزء رفع اليدين (اردو):ص،٣٣۔ السنن الكبرى للبيهقى،٢/ ١٠٨،١٠٩۔نصب الراية للزيلعى، ١/ ٤١٨

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



## خلاصہ بحث:

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب رفع الیدین کی نفی والی روایات غیر صحیح، ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔ ان کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع سے قبل اور بعد رفع الیدین کرنا بیان کرنے والے صحابی ہیں۔ ایسا گمان کرنا بھی ہرگز جائز نہیں کہ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ (معلوم ہونے کے باوجود اسے) اپنانے کی بجائے اپنی مرضی سے کوئی عمل انجام دیں۔

## دلیل:

حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کیا سوائے ابتداء نماز کے۔" [مصنف ابن أبی شیبہ: ج ۱، ص ۲۳۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی: ج ۱ ص ۱۵٦]

## جواب:

صاحب تحریر نے اس روایت کا دو کتب سے حوالہ دیا ہے۔ ان دونوں کتب میں اس کی سند حسب ذیل ہے:

① ... مصنف ابن ابی شیبہ میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

(( حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفيَانَ عَنِ الزُّبَيرِ بنِ عَدِيٍّ عَن إِبرَاهِيمَ عَنِ الأَسوَدِ . . . )) ❶

② ... شرح معانی الآثار للطحاوی میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((حَدَّثَنَا ابنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حدّثنا الحِمَّانِيُّ قَالَ: حدّثنا يَحيَى بنُ آدَمَ عَنِ الحَسَنِ بنِ عَيَّاشٍ عَن عَبدِالمَلِكِ بنِ أَبجَرَ عَنِ الزُّبَيرِ بنِ عَدِيٍّ عَن إِبرَاهِيمَ عَنِ الأَسوَدِ . . . )) ❷

---

❶ مصنف ابن ابی شیبة، ۱/۲۱۱، حدیث، ۲٤۱۳

❷ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲۲۷، حدیث، ۱۳٦٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مذکورہ دونوں اسناد میں اسود رحمہ اللہ سے روایت کرنے والا راوی؛ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ ہے۔ یہ مدلس راوی ہے۔ ❶

اور ابراہیم نے یہ حدیث "عن" کے ساتھ روایت کی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( أَنَّ الْمُدَلِّسَ إِذَا قَالَ: عَن ، لَا يُحتَجُّ به إلا أن يَثبتَ سِمَاعُه مِن جِهَةٍ أُخرَى )) ❷

"جب مدلس راوی "عن" کہے تو اس (روایت) سے دلیل نہیں لی جائے گی جب تک کہ دوسرے ذریعے سے اس کی سماعت کی تصریح نہ ہو جائے۔"

چونکہ مذکورہ روایت میں ابراہیم نخعی کی سماعت کی صراحت نہیں ہے۔ لہٰذا اسود رحمہ اللہ کی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے رفع الیدین نہ کرنے کی مذکورہ روایت منقطع، غیر معتبر اور ناقابل حجت ہے۔

اس روایت کے بارے امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( أَنَّ هَـذِهِ رِوَايَةٌ شَاذَّةٌ لا تَقُومُ بِهَا حُجَّةٌ وَلَا تُعَارَضُ بِهَا الأَخبَارُ الصَّحِيحَةُ عَن طَاوُسٍ بنِ كَيسَانَ عَن ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الرُّكُوعِ وَعِندَ الرَّفعِ مِنهُ )) ❸

"یہ روایت شاذ ہے۔ اس سے دلیل نہیں لی جا سکتی اور نہ ہی اس کے ساتھ صحیح احادیث کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ (ان صحیح احادیث میں سے) طاؤس بن کیسان کی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔"

---

❶ التبيين لأسماء المدلسين، للحلبي: ص: ١٤، ترجمه نمبر ٢

❷ المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج (شرح النووى على صحيح مسلم)، ٧٣/١

❸ نصب الراية، للزيلعي: ٤٠٥/١ ۔ شاذ اس روایت کو کہتے ہیں جس کا راوی اگرچہ مقبول الروایت (جس کی روایت قبول کی جاتی ہے) ہو، لیکن اس کی روایت اس سے زیادہ ثقہ اور زیادہ مقبول الروایت راوی کے مخالف ہو۔ [نزهة النظر فى توضيح نخبة الفكر فى مصطلح أهل الأثر، لابن حجر العسقلانى، صفحه، ٧٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## یہ روایت تو اثبات کی دلیل ہے:

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ صاحب تحریر نے مصنف ابن ابی شیبہ سے (اسود رحمہ اللہ کی بیان کردہ) اس حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ جبکہ مصنف ابن ابی شیبہ میں اس حدیث میں رفع الیدین کی نفی نہیں ہے۔

حدیث کے الفاظ مع سند اس طرح ہیں۔

((حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَن سُفيَانَ عَنِ الزُّبَيرِ بنِ عَدِيٍّ عَن إِبرَاهِيمَ عَنِ الأَسوَدِ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الصَّلَاةِ حَذوَ مَنكِبَيهِ)) ❶

"ہمیں وکیع نے سفیان کے حوالے سے بیان کیا انہوں نے زبیر بن عدی سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے روایت کیا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔"

اسی لیے مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور اس روایت کی سند اور متن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((رَوَى هَذَا الحَدِيثَ سُفيَانُ الثَّورِيُّ عَنِ الزُّبَيرِ بنِ عَدِيٍّ بِهِ وَلَم يَذكُر فِيهِ: لَم يَعُد)) ❷

"یہی روایت سفیان ثوری نے زبیر بن عدی سے روایت کی ہے اس میں "پھر رفع الیدین نہ کرتے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔"

## سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے:

صحیح روایات سے ثابت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ گزشتہ دلیل (سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور اسحاق بن ابی اسرائیل کے قول) کے جواب میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا بیان کیا جا چکا ہے۔

❶ مصنف ابن ابی شیبة، ۱/۲۱۱، ح ۲۴۱۳ ❷ نصب الرایة، للزیلعی: ۱/۴۰۵۔ اگرچہ اس سند میں بھی ابراہیم عن اسود ہے لیکن اسے بیان کرنے میں ہمارا مقصد صاحب تحریر کی علمی خیانت کو واضح کرنا ہے۔ جبکہ صحیح احادیث سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ [نصب الرایة: ۱/۴۰۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رفع الیدین کرتے دیکھا ہے اور اپنے ابا جان سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' ❶

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رفع الیدین عندالرکوع کے اثبات والی حدیث کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَكَذٰلِكَ يُرْوَى عَنْ سَبعَةَ عَشَرَ نَفسًا مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُم كَانُوا يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم عِندَ الرُّكُوعِ مِنهُم . . . . عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ)) ❷

''اسی روایت کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سترہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق مروی ہے کہ وہ رکوع کے وقت (قبل الرکوع و بعد الرکوع) رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ان میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔''

## خلاصہ بحث:

تمام بحث کا حاصل وملخص یہی ہے کہ دلیل میں پیش کی گئی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت غیر صحیح اور نا قابل حجت ہے۔ اس کے برعکس صحیح احادیث سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔

❀❀❀❀❀

---

❶ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰۸/۲

❷ قرة العینین برفع الیدین فی الصلاة، (جزء رفع الیدین)، صفحه، ۷۔ جزء رفع الیدین للبخاری (مترجم): صفحه، ۳۳۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰۸/۲، ۱۰۹۔ نصب الرایة، ۴۱۸/۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رفع الیدین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں

## دلیل:

"عن ابراهيم نخعى عن عبدالله بن مسعود انه كان يرفع يديه فى أول ما يستفتح ثم لا يرفعهما"

(حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے)[مصنف ابن ابی شیبة: ج۱ ص۲۳۶، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج۱ ص۱۵۶۔ مصنف عبدالرزاق: جلد۲ صفحہ: ۷۱]

## جواب:

صاحب تحریر نے اس روایت کا حوالہ تین کتب: مصنف ابن ابی شیبہ، شرح معانی الآثار للطحاوی اور مصنف عبدالرزاق، سے دیا ہے۔ ان کتب میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

① ... مصنف ابن ابی شیبہ میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ . . . .)) ❶

② ... شرح معانی الآثار للطحاوی میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حدثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللَّهِ رضی اللہ عنہ)) ❷

❶ مصنف ابن ابی شیبة، ۱/۲۱۳، حدیث، ۲۴۴۳

❷ شرح معانی الآثار۔ ۱/۲۲۷، حدیث، ۱۳۶۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



③ ... مصنف عبدالرزاق میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((عَنِ الثَّورِیِّ عَن حُصَینٍ عَن إِبرَاهِیمَ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ رضی اللہ عنہ)) ❶

مصنف عبدالرزاق میں اس روایت کی ایک اور سند کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ سند اس طرح ہے:

((عَبدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابنِ عُیَینَةَ عَن حُصَینٍ عَن إِبرَاهِیمَ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ رضی اللہ عنہ)) ❷

## یہ روایت ضعیف ہے:

یہ روایت بھی ابراہیم نخعی نے ''عن'' کے ساتھ بیان کی ہے جو کہ ابراہیم کے مدلس ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہے۔

ابراہیم نخعی کی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات بھی نہیں ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۳۲ یا ۳۳ ہجری میں فوت ہوئے۔ ❸

اور ابراہیم نخعی نے ۴۹ برس کی عمر میں ۹۶ ہجری کو وفات پائی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۴۷ ہجری کے بعد پیدا ہوئے۔ ❹

ابراہیم نخعی کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابراہیم جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ سے مرسل روایت بیان کریں تو قابل قبول نہیں ہوگی۔ ❺

لہذا یہ سند منقطع اور غیر معتبر ہے۔ اور روایت ناقابل حجت ہے۔

## دلیل:

((عن مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیه إلا فی التکبیرة الأولی))

---

❶ مصنف عبدالرزاق، ۲/۷۱، حدیث، ۲۵۳۳ ❷ حوالہ سابقہ
❸ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۲۸/۶
❹ تهذیب التهذیب لابن حجر ۱۷۸/۶
❺ میزان الاعتدال: ۷۵/۱، ترجمه نمبر ۲۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''حضرت مجاہد فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے رفع یدین نہیں کیا مگر نماز کی پہلی تکبیر میں۔''[شرح معانی الآثار للطحاوی نیز اس کے ہم معنی روایت مصنف ابن ابی شیبة: ج١ ص٢٣٧۔ موطا امام محمد: ص ٩٠۔ معرفة السنن والآثار: ج ص ٤٢٥ پر بھی موجود ہے۔]

## جواب:

صاحب تحریر نے اس روایت کا حوالہ چار کتب (شرح معانی الآثار، مصنف ابن ابی شیبہ، موطا امام محمد اور معرفۃ السنن والآثار) سے دیا ہے۔ان چاروں کتب میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

① ... شرح معانی الآثار للطحاوی میں:

((حَدَّثَنَا ابنُ أَبِی دَاوُدَ قَالَ: ثنا أَحمَدُ بنُ یُونُسَ قَالَ: ثنا أَبُو بَکرِ بنُ عَیَّاشٍ عَن حُصَینٍ عَن مُجَاهِدٍ . . )) ❶

② ... مصنف ابن ابی شیبہ میں:

((حَدَّثَنَا أَبُو بَکرِ بنُ عَیَّاشٍ عَن حُصَینٍ عَن مُجَاهِدٍ . . )) ❷

③ ... معرفۃ السنن والآثار میں:

(( أَبِی بَکرِ بنِ عَیَّاشٍ عَن حُصَینٍ عَن مُجَاهِدٍ . . )) ❸

معرفۃ السنن والآثار میں دوسری سند اس طرح ہے:

(( أَخبَرَنَاهُ أَبُو عَبدِ اللَّهِ الحَافِظُ قَالَ: أَخبَرَنَا أَبُو بَکرٍ مُکرَمُ بنُ أَحمَدَ القَاضِی قَالَ: حَدَّثَنَا أَحمَدُ بنُ عَبدِ الجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَکرِ بنُ عَیَّاشٍ عَن حُصَینٍ عَن مُجَاهِدٍ . . . )) ❹

---

❶ شرح معانی الآثار، ١/ ٢٢٥، حدیث، ١٣٥٧
❷ مصنف ابن ابی شیبة، ١/ ٢١٤، حدیث، ٢٤٥٢
❸ معرفة السنن والآثار، للبیهقی، ٢/ ٤٢٨، حدیث ٣٣٠٨
❹ معرفة السنن والآثار، للبیهقی، ٢/ ٤٢٨، حدیث ٣٣٠٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



④... موطا امام محمد میں:

((قَـالَ مُـحَمَّدٌ أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبَانَ بنِ صَالِحٍ عَن عَبدِالعَزِيزِ بنِ حَكِيمٍ)) ❶

شرح معانی الآثار، مصنف ابن ابی شیبہ اور معرفۃ السنن والآثار میں اس روایت کا راوی ابوبکر بن عیاش اور موطأ امام محمد میں محمد بن حسن شیبانی اور محمد بن ابان بن صالح ضعیف راوی ہیں۔

محمد بن حسن شیبانی اور محمد بن ابان بن صالح پر محدثین کی جرح گزشتہ صفحات میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اثر ((عن عاصم بن كليب عن أبيه أن عليا . . . )) کے تحت بیان ہو چکی ہے۔

## ابوبکر بن عیاش؛ ضعیف و مجروح راوی:

اس روایت کا راوی ابوبکر بن عیاش ضعیف راوی ہے۔ اس کی تعدیل بھی مذکور ہے لیکن اس پر جرح کرنے والے ائمہ کرام کی تعداد زیادہ ہے۔ اکثر ائمہ و علماء نے اسے کثیر الغلط، سیئ الحفظ، وہمی اور ضعیف قرار دیا ہے۔ ❷

ابوبکر بن عیاش پہلے پہل اس روایت کو (عَـن حُـصَـينٍ عَـن إِبـرَاهِيمَ عَنِ ابنِ مَسـعُودٍ) کی سند کے ساتھ مرسل اور موقوف بیان کرتا تھا۔ پھر اس کا حافظہ خراب ہو گیا۔ تو اس نے یہ روایت بیان کی۔ ❸

امام احمد رحمہ اللہ سے ابوبکر بن عیاش عن حصین عن مجاہد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، سند کے بارے پوچھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"وَهُوَ بَاطِلٌ، وَقَد رُوِيَ عَنِ ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ)) ❹

---

❶ موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيبانى (موطأ امام محمد)، ١/٥٩، ح١٠٨

❷ تهذيب التهذيب: ١٢/٣٤، ٣٥

❸ معرفة السنن والآثار، للبيهقى، ٢/٤٢٩

❹ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فى رجال الحديث وعلله، ٤/٣٣٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''یہ سند باطل ہے۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (نفی والی روایت) کے خلاف (رفع الیدین کے اثبات کی روایت) مروی ہے۔''

امام ابونعیم فضل بن دکین کوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((لَم يَكُنْ مِن شُيُوخِنَا أَكْثَر غَلطًا مِن أَبِى بَكرِ بنِ عَيَّاش)) ❶

''ہمارے استادوں میں ابوبکر بن عیاش سے زیادہ غلطیاں کرنے والا کوئی نہیں تھا۔''

ابوبکر بن عیاش ضعیف اور غیر ثقہ راوی ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر ابوبکر بن عیاش ضعیف راوی ہے تو اس کی روایات صحیح بخاری میں کیوں ہیں؟ تو اس کے جواب میں ہم گزارش کریں گے کہ صحیح بخاری میں اس کی روایات اصول میں نہیں بلکہ متابعات وشواہد میں ہیں۔ ❷

## ❀...ابوبکر بن عیاش کی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بددعا:

ابوبکر بن عیاش کی روایت دلیل کے طور پر پیش کرنے سے پہلے یہ بات جان لینی چاہیے کہ اسی ابوبکر بن عیاش نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے لیے انتہا درجہ ذلت آمیز الفاظ میں بددعا کی ہے۔ وہ الفاظ ہم امام صاحب کی جلالت وعظمت اور ہمارے دلوں میں احترام کے پیش نظر یہاں ذکر نہیں کریں گے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عزت واحترام کے حوالے سے ہمارا موقف شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے الفاظ سے سمجھا جا سکتا ہے جو انہوں نے فیصل آباد کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہے تھے۔ انہوں نے فرمایا تھا:

''حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہاء میں انتہائی اعلیٰ وارفع مقام رکھتے ہیں۔ اور جو شخص ان کی شان میں کسی قسم کی تنقیص کرتا ہے میرا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اہل حدیث تو بڑی بات ہے' مسلمان بھی نہیں۔'' ❸

---

❶ تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، ۱۴/ ۳۸۱، مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت

❷ هدی الساری مقدمة فتح الباری، لابن حجر: ٤٥٥ ❸ اگرچہ ان الفاظ میں حد درجہ مبالغہ نمایاں ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی محبت، عقیدت اور احترام کو ہمارے دلوں میں سے ناپنے کے لیے بہترین پیمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائیں۔ ان کی حسنات کو شرف قبولیت بخشیں۔ آمین۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



## یقین نہیں تو تصدیق کر لیں:

میرے احناف بھائی اگر ابوبکر بن عیاش کے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بددعا والے الفاظ دیکھنا اور پڑھنا چاہیں تو دارالکتب العلمیۃ بیروت کی مطبوعہ ۱۴ جلدوں پر مشتمل ''تاریخ بغداد'' کی جلد ۱۳، صفحہ ۴۳۵، اور دارالکتب العلمیۃ بیروت ہی سے مصطفیٰ عبدالقادر عطا کی تحقیق کے ساتھ ۲۴ جلدوں پر مشتمل تاریخ بغداد، کی جلد ۱۳، صفحہ ۴۱۰، اور دارابن القیم، الدمام سے دکتور محمد سعید سالم القحطانی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہونے والی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کی کتاب ''السنۃ'' کی جلد اول، صفحہ نمبر: ۲۲۲ پر دیکھ لیں۔

اپنے مطلب کے لیے امام صاحب رحمہ اللہ کے گستاخ کی روایت پیش کرتے ہوئے تھوڑی سی شرم کرنی چاہیے تھی۔

ابوبکر بن عیاش کی روایت رفع الیدین کی نفی میں پیش کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بددعا کی تھی۔ پھر بھی اگر احناف اس کو سچا اور ثقہ راوی سمجھیں اور اس کی روایت کو دلیل بنائیں تو ان کی مرضی ہے۔

## یہ روایت ضعیف ہے:

معرفۃ السنن والآثار میں اس روایت کے متصل بعد امام بیہقی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے:

((وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْحُفَّاظِ)) ❶

''امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ اور ان کے علاوہ حفاظ حدیث نے ابوبکر بن عیاش کی روایت پر کلام کیا ہے۔ (یعنی اس پر جرح کی ہے۔ لہذا یہ روایت مجروح ہے۔)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کے بعد اسی روایت کے راوی مجاہد رحمہ اللہ کا اثبات رفع الیدین والا عمل (جس کی وضاحت آئندہ سطور میں آئے گی) بیان کیا ہے۔ اس سے اس روایت کے متن کے ضعف پر مہر ثبت ہوگئی ہے۔

---

❶ معرفة السنن والآثار، للبيهقي، ٢/٤٢٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام بیہقی رحمہ اللہ اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

(( فَكَيْفَ يَجُوزُ دَعْوَى النَّسخِ فِي حَدِيثِ ابنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هَذَا الحَدِيثِ الضَّعِيفِ)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی (اثبات رفع الیدین والی) حدیث کے منسوخ ہونے کا دعوی، اس ضعیف روایت کے ساتھ کس طرح ثابت ہوسکتا ہے؟''

ابن ہانی کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے، مجاہد رحمہ اللہ کی روایت کے بارے پوچھا گیا (جس میں مجاہد نے کہا ہے):

((مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ۔ قَالَ: هٰذَا خَطَأٌ)) ❷

''میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صرف نماز کے آغاز میں رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ غلط اور خطا روایت ہے۔''

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((حَدِيثُ أَبِي بَكرٍ عَن حُصَينٍ إِنَّمَا هُوَ تَوَهُّمٌ مِنهُ لَا أَصلَ لَهُ)) ❸

'' ابوبکر بن عیاش کی حصین سے بیان کردہ روایت محض وہم ہے اس کی کوئی اصل (حقیقت) نہیں۔''

## عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین کرتے تھے:

صاحب تحریر نے ضعیف روایت سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین نہیں کیا کرتے تھے۔ جبکہ کثیر تعداد میں منقول، صحیح ترین احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ بہت سے ائمہ حدیث نے اپنی کتب میں

---

❶ معرفة السنن والآثار، للبيهقي، ٢/ ٤٢٩

❷ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل في رجال الحديث وعلله، ٤/ ٣٣٠

❸ قرة العينين برفع اليدين في الصلاة (جزء رفع اليدين)، للبخاري، ١٧۔ جزء رفع اليدين، (مترجم)، ص، ٤٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔صحیح بخاری میں مذکور ہے:

((إِذَادَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَارَكَعَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَن حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ رَفَعَ يَدَيهِ. وَرَفَعَ ذَلِكَ ابنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے، جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه '' کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو رفع الیدین کرتے، اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کیا ہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَالَّذِي رَوَاهُ الرَّبِيعُ وَلَيثٌ أَولَى مَعَ رِوَايَةِ طَاوُسٍ وَسَالِمٍ وَنَافِعٍ وَأَبِي الزُّبَيرِ وَمُحَارِبِ بنِ دِثَارٍ وَغَيرِهِم قَالُوا: رَأَينَا ابنَ عُمَرَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ)) ❷

''ربیع، لیث، طاؤس، سالم، نافع، ابوزبیر اور محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے جو بیان کیا ہے وہ بہتر (زیادہ صحیح) ہے۔انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔''

## ❀...ابن عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کا حکم دیتے تھے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوسروں کو بھی رفع الیدین کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔اور جو شخص رفع الیدین نہ کرتا آپ رضی اللہ عنہ اسے سزا دیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين،حديث ٧٣٩۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث: ٧٤١ ❷ معرفة السنن والآثار، للبيهقي،٢/٤٢٩ ❸ صحيح۔ مسند الحميدي: ٢/٢٧٨، ح،٦١٥، بتحقيق الاعظمى۔ التمهيد لابن عبدالبر: ٩/٢٢٤۔جز رفع اليدين(اردو،مكتبة اسلامية)٤٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ❀...رفع الیدین نہ کرنے والے سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا سلوک:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگر کسی کو دیکھتے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی مقام پر یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کرتا تو آپ رضی اللہ عنہما اس کو کنکر مارتے تھے۔ تا کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ قبل الرکوع و بعد الرکوع بھی رفع الیدین کرنا ضروری ہے۔

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((کَانَ إِذَا رَأَی رَجُلًا لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ إِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ ؛ رَمَاهُ بِالحصی)) ❶

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ اس نے رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کیا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو کنکر مارتے تھے۔"

## مجاہد رحمہ اللہ (راوی) رفع الیدین کرتے تھے:

اس روایت کو بیان کرنے کے بعد امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسی روایت کے مرکزی راوی "مجاہد" کے بارے میں صحیح اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ وہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

① . . . ((قَالَ وَکِیعٌ عَنِ الرَّبِیعِ بنِ صُبَیحٍ: رَأَیتُ مُجَاهِدًا یرفَعُ یَدَیهِ)) ❷

"امام وکیع نے بیان کیا ہے کہ ربیع بن صبیح کہتے ہیں: میں نے مجاہد رحمہ اللہ کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

② . . . ((وَقَالَ عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مَهدِیٍّ عَنِ الرَّبِیعِ: رَأَیتُ مُجَاهِدًا یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ)) ❸

---

❶ صحیح۔ مسند الحمیدی، ۲۷۸/۲، ح،۶۱۵، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی۔ مسند الحمیدی، ۵۱۵/۱، بتحقیق حسین سلیم اسد۔جز رفع الیدین(اردو،مکتبۃ اسلامیۃ)٤٤

❷ حسن۔ معرفۃ السنن والآثار، للبیهقی، ۴۲۸/۲۔[قرۃ العینین برفع الیدین فی الصلاۃ (جزء رفع الیدین)، للبخاری، ۷۱۔ جزء رفع الیدین، مترجم، ۱۰۳

❸ حسن۔ معرفۃ السنن والآثار، للبیهقی، ۴۲۹/۲۔ قرۃ العینین برفع الیدین فی الصلاۃ (جزء رفع الیدین)، للبخاری، ۷۱۔ جزء رفع الیدین، مترجم، ۱۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”عبدالرحمٰن بن مہدی بیان کرتے ہیں کہ ربیع بن صبیح کہتے ہیں: میں نے مجاہد کو دیکھا ہے کہ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔“

③ . . . ((وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ لَيثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ: كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ، هَذَا أَحفَظُ عِندَ أَهلِ العِلمِ)) ❶

”جریر نے لیث کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم کے ہاں (مجاہد رحمہ اللہ کا اثبات رفع الیدین والی) یہ روایت زیادہ محفوظ (بہتر اور صحیح) ہے۔“

قابل غور بات ہے کہ اگر دلیل میں بیان کی گئی روایت معتبر اور صحیح ہے۔ تو اس کا راوی (مجاہد) خود اس پر عمل کیوں نہیں کرتا؟ جب مجاہد رحمہ اللہ کا عمل رفع الیدین کا اثبات ہے تو ان کی طرف منسوب روایت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

## خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ کہنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع الیدین کرتے تھے بعد میں کسی مقام پر نہیں کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو رفع الیدین کی مرکزی روایت کے راوی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب، دلیل میں بیان کی گئی روایت ضعیف، ناقابل حجت اور بے بنیاد ہے۔

❀❀❀❀❀

---

❶ حسن۔ معرفة السنن والآثار، للبیهقی، ۲/ ۴۲۹۔ قرة العینین برفع الیدین فی الصلاة (جزء رفع الیدین)، للبخاری، ۷۱۔ جزء رفع الیدین، (مترجم از حافظ زبیر علی زئی)، ۱۰۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# اعتراضات کے جوابات

صاحب تحریر نے رفع الیدین کی نفی میں چند (نامکمل اور ضعیف) احادیث پیش کرنے کے بعد کچھ اعتراضات کیے ہیں۔ ذیل میں ہم ان اعتراضات کا جائزہ لیتے ہیں۔

## اعتراضات:

صاحب تحریر کہتا ہے: یہ نمونے کے طور پر چند احادیث پیش کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سی روایات ہیں جن میں رفع یدین نہ کرنا ثابت ہوتا ہے۔

نیز صحابہ کے علاوہ بیشمار تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ جن میں چند یہ ہیں۔ ابواسحاق، امام شعبی، ابراہیم نخعی، اسود بن یزید، علقمہ، قیس بن ابی حازم، خثیمہ، سفیان ثوری، اسحاق بن اسرائیل، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہم۔ نیز ائمہ اربعہ میں سے جو بڑے امام ہیں۔ یعنی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سیدنا امام مالک رحمہ اللہ مدینہ کے امام؛ وہ بھی ترک رفع یدین کے قائل تھے۔

مشہور روایت کے مطابق امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک رفع یدین مستحب ہے۔ یعنی اگر کوئی آدمی ساری زندگی رفع یدین نہ کرے تو اس کی نماز جائز ہے۔ اس کے برعکس غیر مقلدین کے نزدیک رفع الیدین فرض ہے نہ کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔ [تلاش حق: ص۷۲، ۷۳۔ شرح مسلم للنووی: ج۱ ص۱۶۸]

## جوابات:

نمونے کے طور پر پیش کی جانے والی احادیث کی حقیقت تو آپ جان چکے اور یہ بھی جان چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ رفع الیدین کی نفی رسول اللہ ﷺ یا آپ کے کسی صحابی سے کسی بھی صحیح روایت میں منقول نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باقی رہا معاملہ ان ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا؛ جن کے نام دلیل کے تحت ذکر کیے گئے ہیں، کہ ان سے رفع الیدین نہ کرنا ثابت ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے تو پھر ائمہ سے ثابت ہو یا نہ ہو اس سے غرض نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور فرمودات وسنن پر کرنا ہے ائمہ کرام کے طریقوں پر نہیں۔

صاحب تحریر نے بالخصوص ائمہ اربعہ (چار اماموں) کے بارے میں کہا ہے کہ ان میں بڑے امام یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ بھی ترک رفع الیدین کے قائل تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک رفع الیدین کرنا مستحب ہے۔

معزز قارئین! امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ باقی تینوں ائمہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ اور ان کے نزدیک رفع الیدین چھوڑنا حرام ہے، اس کے بغیر نماز ادھوری ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

## ①... امام مالک رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا أَحرَمَ وَإِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ عَلَى حَدِيْثِ بْنِ عُمر رضی اللہ عنہ )) ❶

"امام مالک رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق تکبیر تحریمہ کہتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔"

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے التمہید میں امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں یوں فرمایا ہے:

(( أَنَّه كَانَ يرفَعُ يَدَيهِ عَلَى حَدِيثِ ابنِ عُمَرَ هَذَا إِلَى أَن مَاتَ )) ❷

"امام مالک رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق مرتے دم تک (تاحیات) رفع الیدین کرتے رہے۔"

---

❶ الاستذكار لابن عبدالبر: ١/ ٤٠٨

❷ التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، لابن عبدالبر، ٩/ ٢١٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ❀...امام مالک رحمہ اللہ اثبات رفع الیدین کے راوی:

امام مالک رحمہ اللہ رفع الیدین کے اثبات والی روایت کے راوی ہیں۔ ابومصعب الزہری نے امام مالک رحمہ اللہ کی مندرجہ ذیل سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا روایت کیا ہے:

((حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلی اللّٰه عَلَیه وَسَلم . . . ))❶

مندرجہ ذیل سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا امام مالک نے روایت کیا ہے:

((حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَن نَافِعٍ أَنَّ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما. . . ))❷

## ❀...امام مالک رحمہ اللہ کا موقف؛ رفع الیدین کرنا سنت ہے:

امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں رفع الیدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ علامہ ابن رشد مالکی رحمہ اللہ تکبیر تحریمہ، قبل الرکوع اور بعد الرکوع کے رفع الیدین کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:

((وَهُوَ مَروِيٌّ عَن مَالِكٍ إِلَّا أَنَّهُ عِندَ بَعضِ أُولَئِكَ فَرضٌ وَعِندَ مَالِكٍ سُنَّةٌ))❸

”یہ رفع الیدین امام مالک رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔ البتہ بعض (علماء) کے نزدیک یہ فرض ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک سنت ہے۔“

## ❀...امام مالک رحمہ اللہ کا صحیح ترین قول:

امام مالک رحمہ اللہ کی طرف رفع الیدین کی نفی بھی منسوب ہے۔ لیکن مضبوط موقف یہی ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور آپ رحمہ اللہ کا آخری اور صحیح ترین قول (فتوی) رفع الیدین کے اثبات کا تھا۔

❶ موطأ الإمام مالك(برواية ابى مصعب الزهري)، ١/ ٧٩، حديث، ٢٠٤

❷ موطأ الإمام مالك(برواية ابى مصعب الزهري)، ١/ ٨١، حديث، ٢١٠ ۔ اس سند ((مالك عن نافع أن عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہما...)) کو اسناد میں مضبوط ترین اور مقبول ترین سند کا درجہ حاصل ہے۔ علماء اس سند کو سلسلة الذهب کہتے ہیں۔ [شرح نخبة الفكر، لملا على القارى، ٢٩١]

❸ بداية المجتهد ونهاية المقتصد، لابن رشد، ١/ ١٤٢

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



فقہ مالکی کے معتبر عالم ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ ھ) امام مالک رحمہ اللہ کے فتوی کے متعلق بیان کرتے ہیں:

(( أَنَّ هَـذَا هُوَ مَشهُورُ مَذهَبِ مَالِكٍ أَنَّ الرَّفعَ فِي المَوَاطِنِ الثَّلَاثَةِ هُوَ آخِرُ أَقوَالِهِ وَأَصَحُّهَا )) ❶

''امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور مذہب (موقف) یہی ہے کہ (نماز میں) تین مقامات پر رفع الیدین کرنا ہے۔ یہی آپ رحمہ اللہ کا آخری اور صحیح ترین قول (فتوی) ہے۔''

## ②... امام شافعی رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ نہ صرف رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے بلکہ دوسروں کو بھی رفع الیدین کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی (تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر) رفع الیدین کے اثبات والی حدیث بیان کرنے کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَبِهَذَا نَقُولُ فَنَأمُرُ كُلَّ مُصَلٍّ إِمَامًا أَو مَأمُومًا أَو مُنفَرِدًا؛ رَجُلًا أَو امرَأَةً؛ أَن يَرفَعَ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ؛ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ؛ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَكُونُ رَفعُهُ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِن هَذِهِ الثَّلَاثِ حَذوَ مَنكِبَيهِ)) ❷

''ہمارا یہی مذہب ہے اور ہم ہر نمازی کو؛ خواہ وہ امام ہو یا مقتدی، اکیلا مرد ہو یا عورت، سب کو حکم دیتے ہیں کہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کریں۔ اور ان میں سے ہر مقام پر رفع الیدین کندھوں کے برابر ہو''

## ❀... امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے پیروکاروں کا عمل:

امام شافعی رحمہ اللہ اور آپ کے پیروکار رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ برصغیر کے نامور اور مستند عالم، سید ولی اللہ شاہ، محدث دہلوی رحمہ اللہ شرح تراجم ابواب بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

❶ طرح التثریب فی شرح التقریب: للعراقی، ۲/ ۲۵۴ ❷ الأم: للشافعی، ۱/ ۱۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی اثبات رفع الیدین والی حدیث کے باب:

"بَابُ رَفْعِ الْیَدَینِ اِذَا کَبَّرَ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ"

کی شرح میں لکھتے ہیں:

((هٰذَا مَا وَصّٰى بِهِ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، أَمَّا أَصْحَابُ الشَّافِعِيِّ فَقَدْ حَفِظُوا وَصِيَّتَهُ وَ قَالُوا بِهِ لِمَا وَصَلَ اِلَيْهِمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ)) ❶

"انہی مقامات پر رفع الیدین کرنے کی امام شافعی رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب (شاگردوں، پیروکاروں) نے آپ کی اس وصیت کو یاد رکھا اور یہی مسلک اپنایا، کیونکہ ان کے پاس یہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی) حدیث پہنچی تھی۔"

## ❀...رفع الیدین چھوڑنا حرام ہے، شافعی رحمہ اللہ کا موقف:

علامہ سبکی رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے:

((لَا یَحِلُّ لِأَحَدٍ سَمِعَ حَدِیثَ رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلیهِ وَسَلَّم فِی رَفْعِ الیَدَینِ فی افتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعندَالرُّکُوعِ وَالرَّفعِ مِنَ الرُّکُوعِ أَن یَتْرُکَ الِاقتِدَاءَ بِفِعلِهِ صَلَّى اللّٰه عَلیهِ وَسَلَّم)) ❷

"جس شخص نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن لی، اس کے لیے حلال (جائز) نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل (سنت) کی پیروی ترک کرے۔"

اس بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک رفع الیدین کرنا ضروری اور لازمی عمل ہے۔ لہذا صاحب تحریر کا یہ کہنا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی آدمی ساری زندگی رفع الیدین نہ کرے تو اس کی نماز جائز ہے؛ یہ سراسر امام صاحب پر بہتان ہے۔

❶ شرح تراجم ابواب البخاری، شاہ ولی اللہ المحدث الدھلوی (صحیح البخاری، درسی نسخہ) صفحہ ۲۴

❷ طبقات الشافعیة الکبری، للسبکی: ۲/ ۱۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ❀...رفع الیدین نہ کرنے والے کے لیے امام شافعی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَهٰذَا تَصْرِيْحٌ مِنَ الشَّافِعِيِّ بِأَنَّ تَارِكَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَالرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ تَارِكٌ لِلْسُّنَّةِ)) ❶

''اس بات کی تصریح امام شافعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کرتا وہ سنت رسول کا تارک ہے۔''

## ③...امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک رفع الیدین کرنا سنت ہے۔ آپ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام ابوداؤد السجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((رأيتُ أحمَدَ يرفَعُ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ وَعِندَ الرَّفعِ مِنَ الرُّكُوعِ كَرَفعِهِ عِندَ الِاستِفتَاحِ)) ❷

''میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر اسی طرح رفع الیدین کرتے تھے جس طرح آپ رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے۔''

ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی کہتے ہیں:

((رَأَيتُ أَبَا عَبدِاللّٰهِ أَحمَدَ بنَ حَنبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ ذٰلِكَ)) ❸

---

❶ إعلام الموقعين عن رب العلمين: ٢/ ٢٠٥

❷ مسائل الإمام أحمد رواية أبي داود السجستاني: صفحه، ٥٠

❸ جزء في مسائل عن أبي عبد الله أحمد بن حنبل: صفحه ١٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''میں نے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح (رفع الیدین) کرتے تھے۔''

امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادہ عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((سَـأَلْتُ أَبِی عَمَّن یتقَدَّم فِی الصَّلَاة رَجُلٌ یَحفِظُ القُرآن لَا یرفَعُ یَدَیهِ اِذَا رَکَعَ ، أَو رَجُلٌ یَرفَعُ لَا یَحفِظُ القُرآن))

''میں نے اپنے ابا جان سے پوچھا: (نماز کی امامت کے لیے) کس شخص کو آگے کیا جائے گا، جو قرآن کا حافظ ہے لیکن رکوع کے وقت رفع الیدین نہیں کرتا؛ یا (اس کو) جو رفع الیدین تو کرتا ہے لیکن قرآن کا حافظ نہیں ہے؟'' انہوں نے فرمایا:

((یَـؤُمّ الْـقَـومَ اَقْـرَؤُهُـم لِکِتَابِ اللّٰهِ وَیَنبَغِی لَهُ اَنْ یَرْفَعَ یَدَیهِ لِاَنّه السُّنّة)) ❶

''لوگوں کی امامت کے فرائض وہ شخص انجام دے گا جو قرآن پاک زیادہ پڑھا ہوا ہے۔اور اسے چاہیے کہ وہ رفع الیدین بھی کرے، کیونکہ یہ سنت ہے۔''

## ❀...امام ترمذی رحمہ اللہ کی گواہی:

امام ترمذی رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

((وَبِـهِ یَـقُـولُ عَبـدُ الـلّـهِ بـنُ الـمُبَـارَكِ وَالشَّـافِعِـیُّ وَأَحمَدُ وَإِسحَاقُ)) ❷

''عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحق رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مسلک ہے۔''

تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ فقہ کے تین مشہور ائمہ کرام سے بھی رفع الیدین کی نفی ثابت نہیں۔

---

❶ مسائل أحمد بن حنبل روایة ابنه عبد الله:صفحه ۷۰

❷ سنن الترمذی:ابواب الصلاة،ما جاء فی رفع الیدین عندالرکوع،تحت حدیث:۲۵۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# چند سوالات کے جوابات

معزز قارئین! صاحب تحریر (حنفی) نے یہاں چند سوالات کے جوابات کا مطالبہ کیا ہے، ذیل میں ہم ان سوالوں کے جوابات پیش کرتے ہیں: (اللہ الموفق والمستعان)

**سوال:**

اہل حدیث حضرات نماز کے شروع میں، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین کرتے ہیں۔ سادہ سنی مسلمانوں کو جب رفع الیدین کی دعوت دیتے ہیں تو دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سینکڑوں صحیح احادیث ہیں۔

برائے مہربانی ان سینکڑوں احادیث میں سے پانچ یا چھ صحیح احادیث مختلف صحابہ کرام سے الگ الگ سند کے ساتھ نقل فرما دیں تاکہ سینکڑوں احادیث کے دعوی کی حقیقت آشکار ہو سکے۔

**جواب:**

صاحب تحریر کا یہ مطالبہ ہی غلط ہے کہ پانچ یا چھ احادیث بیان کرو؛ کیا ایک صحیح حدیث عمل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے؟ یہ مطالبہ محض سنت کا انکار کرنے کے لیے ایک حیلہ ہے۔ ہم احناف سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے پاس تو ایک بھی صحیح حدیث رفع الیدین سے ممانعت کی نہیں ہے۔ تو پھر آپ کیوں اور کس بنیاد پر رفع الیدین چھوڑتے ہیں؟ پہلے خود تو اپنے موقف کے حق میں ایک صحیح روایت پیش کریں۔ مختلف حیلے بہانے اپنا کر سنت رسول کا انکار نہ کریں۔ اہل ایمان کا شیوہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا فرمان کسی بھی کام اور عمل کے بارے میں با سند صحیح مل جائے تو اسے دل وجان سے قبول کر کے اس پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا)) [الأحزاب، ۳۳/۳۶]

''جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان (مومنوں) کے کسی کام میں فیصلہ (حکم جاری) کردیں۔ تو کسی مومن مرد یا عورت کو (اپنی مرضی کرنے کا) ہرگز کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ یقیناً واضح گمراہ ہے۔''

بہرحال صاحب تحریر کے مطالبہ پر چند صحیح احادیث پیش خدمت ہیں جو کہ مختلف صحابہ سے الگ الگ اسناد کے ساتھ مروی ہیں۔

## پہلی حدیث کی سند:

((حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ))

### ❀...متن:

((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ۔ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ❶

### ❀...متن کا ترجمہ:

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے، جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو رفع الیدین کرتے، اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کیا ہے۔''

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین إذا قام من الرکعتین، حدیث ۷۳۹۔ سنن أبي داؤد: کتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حدیث: ۷٤۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



### دوسری حدیث کی سند:

((حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا سُلَیمَانُ بنُ دَاوُدَ الهَاشِمِیُّ أَخبَرَنَا عَبدُالرَّحمَنِ بنُ أَبِی الزِّنَادِ عَن مُوسَی بنِ عُقبَةَ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ الفَضلِ بنِ رَبِیعَةَ بنِ الحَارِثِ بنِ عَبدِالمُطَّلِبِ عَن عَبدِالرَّحمَنِ الأَعرَجِ عَن عُبَیدِاللّٰهِ بنِ أَبِی رَافِعٍ عَن عَلِیِّ بنِ أَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ))

### ❀...متن:

((عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ کَانَ إِذَا قَامَ إِلَی الصَّلَاةِ المَکتُوبَةِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیهِ حَذوَ مَنکِبَیهِ وَیَصنَعُ مِثلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضَی قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَن یَرکَعَ وَیَصنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوعِ ، وَ لا یَرفَعُ یَدَیهِ فِی شَیءٍ مِن صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَینِ رَفَعَ یَدَیهِ کَذٰلِكَ)) ❶

### ❀...متن کا ترجمہ:

”سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، جب قرأت پوری کر کے رکوع جانے لگتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اسی طرح کرتے، اور نماز میں بیٹھے ہونے کی حالت میں رفع الیدین نہ کرتے، اور جب دو رکعات سے اٹھتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے۔“

---

❶ حسن صحیح۔ سنن أبي داؤد: کتاب الصلاة، باب ما یستفتح به الصلاة، ح:٧٦١۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی یہی روایت ان کتب میں بھی مذکور ہے: سنن الترمذي: کتاب الدعوات، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة باللیل، ح:٣٤٢٣۔ سنن ابن ماجة: کتاب إقامة الصلاة و السنة فیها، باب رفع الیدین إذا رکع و إذا رفع رأسه من الرکوع، ح:٨٦٤۔ صحیح ابن خزیمة: ١/ ٢٩٤، ح:٥٨٤۔ مسند أحمد بن حنبل، حدیث:٧١٧(ط، بیروت)، ١/ ٩٣، ح،٧١٧(ط، قاهرة)۔ سنن الدارقطنی، ٢/ ٣٧، حدیث،١١٠٩

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## تیسری حدیث کی سند:

((نا أَبُوزُهَيرٍ عَبدُالمَجِيدِ بنُ إِبرَاهِيمَ المِصرِيُّ نا شُعَيبٌ يَعنِى ابنَ يَحيَى التُّجِيبِىَّ أَخبَرَنَا يَحيَى بنُ أَيُّوبَ عَنِ ابنِ جُرَيجٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن أَبِى بَكرِ بنِ عَبدِالرَّحمَنِ بنِ الحَارِثِ))

## ❀...متن:

((أَنَّـهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ يَـقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّـمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ جَعَلَ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا رَكَعَ فَـعَـلَ مِثـلَ ذَلِكَ وَإِذَا سَـجَدَ فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ وَلَا يَفعَلُهُ حِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ))❶

## ❀...متن کا ترجمہ:

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے، اور جب سجدہ کرنے لگتے تو اسی طرح کرتے اور جب سجدوں میں سر اٹھاتے تب ایسا نہ کرتے، اور جب دو رکعات سے اٹھتے تب بھی اسی طرح کرتے۔''

((قال الأعظمى: إسناده صحيح))

''محمد مصطفیٰ اعظمی (محقق صحیح ابن خزیمہ) نے کہا ہے: اس روایت کی سند صحیح ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس روایت کو بیان کر کے فرماتے ہیں:

((رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ))❷

''اس روایت کے راوی، صحیح (بخاری) کے راوی ہیں۔''

---

❶ صحيح ابن خزيمة: ١/ ٣٤٤، حديث: ٦٩٤۔ التلخيص الحبير، ١/ ٥٤١

❷ التلخيص الحبير، ١/ ٥٤١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## چوتھی حدیث کی سند:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ القَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبدُالحَمِيدِ بنُ جعفرٍ قَالَ: حَدَّثنَا مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ عَطَاءٍ))

## ❀...متن:

((عَن أَبِي حُمَيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: سَمِعتُهُ وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُم أَبُو قَتَادَةَ بنُ رِبعِيٍّ يَقُولُ: أَنَا أَعلَمُكُم بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: مَا كُنتَ أَقدَمَنَا لَهُ صُحبَةً وَلَا أَكثَرَنَا لَهُ إِتيَانًا قَالَ: بَلَى قَالُوا: فَاعرِض فَقَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنكِبَيهِ فَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنكِبَيهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكبَرُ وَرَكَعَ، ثُمَّ اعتَدَلَ فَلَم يُصَوِّب رَأسَهُ وَلَم يُقنِع وَوَضَعَ يَدَيهِ عَلَى رُكبَتَيهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَن حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيهِ وَاعتَدَلَ حَتَّى يَرجِعَ كُلُّ عَظمٍ فِي مَوضِعِهِ مُعتَدِلًا ثُمَّ هَوَى إِلَى الأَرضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكبَرُ ثُمَّ جَافَى عَضُدَيهِ عَن إِبطَيهِ وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجلَيهِ ثُمَّ ثَنَى رِجلَهُ اليُسرَى وَقَعَدَ عَلَيهَا ثُمَّ اعتَدَلَ حَتَّى يَرجِعَ كُلُّ عَظمٍ فِي مَوضِعِهِ مُعتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجلَهُ وَقَعَدَ وَاعتَدَلَ حَتَّى يَرجِعَ كُلُّ عَظمٍ فِي مَوضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكعَةِ الثَّانِيَةِ مِثلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَينِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنكِبَيهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ صَنَعَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



كَـذَلِكَ حَتَّـى كَـانَـتِ الرَّكعَةُ الَّتِى تَنقَضِى فِيهَا صَلاتُهُ أَخَّرَ رِجلَهُ اليُسرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ۔)) ❶

## ❀...متن کا ترجمہ:

''سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ کرام کی موجودگی میں جن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، دعویٰ کیا کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں۔تو صحابہ نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نہ تو ہم سے پہلے مسلمان ہوئے اور نہ ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے،تو پھر آپ ہم سے زیادہ کیسے جانتے ہیں؟ پھر صحابہ نے کہا کہ (اچھا ٹھیک ہے) بیان کرو! تو انہوں نے فرمایا:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ انہیں اپنے کندھوں کے برابر تک لے جاتے۔پھر ''أَللّٰـهُ أَكْبَرُ '' کہہ کر رکوع کرتے۔اور (رکوع میں) بالکل سیدھے ہوجاتے۔سر زیادہ جھکاتے اور نہ ہی زیادہ بلند رکھتے۔اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔ پھر ''سَـمِـعَ الـلّٰـهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتے۔اور اپنے ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور سیدھے کھڑے ہوجاتے۔ یہاں تک کہ جسم کی ہر ایک ہڈی سیدھی ہوکر اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر سجدہ کرنے کے لیے زمین کی طرف جھکتے۔تکبیر کہتے اور (سجدہ اس طرح کرتے کہ) اپنے بازوؤں کو اپنی دونوں بغلوں سے جدا رکھتے۔ اور اپنے پیروں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔ پھر اپنا بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور سیدھے

❶ صحیح۔ دیکھئے: سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة(باب منه)، حديث: ٣٠٤، سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، حديث: ٧٣٠، سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث: ٨٦٢۔ايضا باب إتمام الصلاة، حديث: ١٠٦١، سنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠٥/٢،حديث،٢٥١٧، صحيح ابن حبان: ١٧٨/٥ تا ١٨٣، حديث،١٨٦٥تا ١٨٦٧۔ صحيح ابن خزيمة،٢٩٧/١، حديث، ٥٨٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر (دوسرے) سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور پھر اپنے پاؤں کو موڑ کر بیٹھتے۔ اس طرح سیدھا (پرسکون) ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ اور پھر آپ اٹھتے، اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ حتی کہ جب دو سجدوں (دو رکعتوں) سے اٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اسی طرح کندھوں کے برابر تک اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) جس طرح آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے۔ پھر اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب نماز کی آخری رکعت ہوتی تو اپنا بایاں پاؤں پیچھے کرتے اور تورک کرتے ہوئے سرین پر بیٹھتے۔ پھر سلام پھیرتے۔ وہاں موجود تمام صحابہ نے ان کے اس عمل کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! واقعی رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ))

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ کے بیان میں:

(( إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ))

''جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے'' کا مطلب ہے:

((إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ))

''جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے۔'' ❶

یہ مختلف اسناد کے ساتھ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی صحیح احادیث ہیں جن میں یہ واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دو رکعتوں سے اٹھ کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

اب تو کسی قسم کا ابہام باقی نہیں رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

❶ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة(باب منه)،حديث: ٣٠٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## سوال:

رفع الیدین رسول اللہ ﷺ اخیر عمر تک کرتے رہے کوئی ایک صحیح حدیث پیش کریں؟

## جواب:

یہ سچ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اخیر عمر تک رفع الیدین کرتے رہے۔ دلیل کے طور پر ہم رسول اللہ ﷺ کے دو ایسے اصحاب کی بیان کردہ روایات ذکر کرتے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری عرصہ میں اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں۔ ان کے متعلق احناف کے مقتدر عالم، شارح حدیث علامہ نور الدین ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَالِكُ بنُ الْحویرث وَوَائِلُ بْن حجر مِمَّن صَلَّى مَعَ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ عُمرِہ)) ❶

"سیدنا مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں، ان صحابہ میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی آخری عمر میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔"

### سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث:

ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا:

(( إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيهِ۔ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ هٰكَذَا)) ❷

"آپ نے جب نماز شروع کی تب اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا، جب رکوع کرنے لگے تب بھی رفع الیدین کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔"

---

❶ حاشية السندى على النسائى، لابى الحسن السندى، ۲/ ۱۲۳۔ مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعبيد الله الرحمانى المباركفورى: ۳/ ۵۲

❷ صحيح بخاري: كتاب صفة الصلاة، باب رفع اليدين إذا كبر و إذا ركع و إذا رفع۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين۔ حديث: ۳۹۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا آنکھوں دیکھا طریقہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ -- وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيهِ -- ثُمَّ التَحَفَ بِثَوبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ اليُمنَى عَلَى اليُسرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَن يَركَعَ أَخرَجَ يَدَيهِ مِنَ الثَّوبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَينَ كَفَّيهِ)) ❶

”(انہوں نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوئے (نماز شروع کی) تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا، (ہمام ’راوی‘ نے بیان کیا کہ کانوں تک رفع الیدین کیا) پھر کپڑا لپیٹ لیا اور دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔ جب رکوع کرنے لگے تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے میں سے نکالے اور رفع الیدین کیا؛ پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا۔ جب ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه “ کہا (رکوع سے سر اٹھایا) تب بھی رفع الیدین کیا۔ جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔“

## سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث:

ایک حدیث میں ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قُلتُ: لَأَنظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَيفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَاستَقبَلَ القِبلَةَ فَرَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثلَ ذَلِكَ)) ❷

”میں نے فیصلہ کیا کہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر

❶ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى...حديث: ٤٠١

❷ سنن ابن ماجة: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع، ح:٨٦٧۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، ح:٧٢٦

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اٹھائے، جب رکوع کیا تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھائے، جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھائے۔‘‘

## سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں تو واضح الفاظ میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاحیات رفع الیدین کرتے رہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوعبدالجبار بن مع فرماتے ہیں:

((رَأَيتُ أَبَا هُرَيرَةَ فَقَالَ لَأُصَلِّيَنَّ بِكُم صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا أَزِيدُ فِيهَا وَلَا أَنقُصُ فَأُقسِمُ بِاللَّهِ إِن كَانَت هِيَ صَلَاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنيَا قَالَ: فَقُمتُ عَن يَمِينِهِ لِأَنظُرَ كَيفَ يَصنَعُ فَابتَدَأَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ حَتَّى فَرَغَ مِن صَلَاتِهِ قَالَ: أُقسِمُ بِاللَّهِ إِن كَانَت لَهِيَ صَلَاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنيَا)) ❶

’’میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) پڑھاؤں گا اس میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی، حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (ابوعبدالجبار فرماتے ہیں) میں مشاہدہ کرنے کے لیے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے (نماز) شروع کی، اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا۔ پھر رکوع کیا، اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا۔ پھر سجدہ کیا اور اللہ اکبر کہا پھر سجدہ کیا اور اللہ اکبر کہا۔ حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پھر فرمایا: میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نماز تھی حتی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔‘‘

❶ معجم ابن الأعرابی: لأبی سعید بن الأعرابی، ۱/۹۷، حدیث، ۱۴٤۔ اس روایت کے جملہ رواۃ معتبر ہیں۔ دیکھئے: نور العینین فی اثبات رفع الیدین، لحافظ زبیر علیزئی رحمہ اللہ: (اشاعت، اکتوبر ۲۰۱۲ء) ۳۳۷ تا ۳۴۰، (اشاعت، جون ۲۰۰۲ء): ۲۵۴ تا ۲۵۶، الناشر مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد/لاہور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## سوال:

عشرہ مبشرہ (خلفائے راشدین کے علاوہ) سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم وغیرہ سے رفع الیدین کی ایک صحیح حدیث پیش کریں۔

## جواب:

دین کے ہر معاملے میں اگر یہ کہا جائے کہ اس کے متعلق ہر ایک صحابی، یا عشرہ مبشرہ یا جس صحابی کا نام ہم لیں؛ اس سے روایت ثابت کرو؛ تب ہم مانیں گے؛ تو اس طرح دین کے کتنے ہی معاملات نامکمل، غیر معمول بہ بلکہ ختم ہو کر رہ جائیں گے۔ احناف یہ بتائیں کہ کیا ان کے پاس عشرہ مبشرہ (خلفائے راشدین کے علاوہ) سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم وغیرہ کی رفع الیدین سے ممانعت والی کوئی ایک بھی صحیح حدیث ہے؟ بلکہ تمام تر صحابہ میں سے کسی ایک صحابی سے باسند صحیح رفع الیدین کا نسخ، منع یا نفی کی کوئی ایک حدیث خود تو دکھائیں۔

### عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اور رفع الیدین:

البتہ صاحب تحریر کے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(( اتَّفَقَ عَلَى رِوَايَةِ هَذِهِ السُّنَّةِ العَشَرَةُ المَشهُودُ لَهُم بِالجَنَّةِ وَمَن بَعدَهُم مِن أَكَابِرِ الصَّحَابَةِ ))❶

''اس سنت (رفع الیدین) کو روایت کرنے میں عشرہ مبشرہ اور ان کے علاوہ بھی اکابر صحابہ کا اتفاق ہے۔''

امام زیلعی حنفی نے امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ کا قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

((لا تُعلَم سُنَّةٌ اتَّفَق عَلَى رِوَايَتِها عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الخُلَفَاءُ الأَربعَةُ ثُمَّ العَشرَةُ فَمَن بَعدَهُم مِن أَكَابِرِ الصَّحَابَةِ عَلَى تَفَرُّقِهِم فِي البِلَادِ الشَّاسِعَةِ غَيرَ هَذِهِ السُّنَّةِ))❷

❶ التلخيص الحبير، ۱/ ۵۴۳ ❷ نصب الراية، ۱/ ۴۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''اس سنت (رفع الیدین) کے علاوہ کوئی ایسی سنت معلوم نہیں ہے جسے روایت کرنے میں چاروں خلفاء، عشرہ مبشرہ اوران کے علاوہ دیگر کبار صحابہ رضی اللہ عنہم مختلف شہروں میں چلے جانے (پھیل جانے) کے باوجود، متفق ہوں۔''

علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ رفع الیدین کے مواقع ذکر کرکے فرماتے ہیں:

''کثرت روایت کی وجہ سے یہ مسئلہ (رفع الیدین) متواتر کے مشابہ ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو روایات اور صحابہ کے اعمال ثابت ہیں۔ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم نے اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس پر (قائم/عمل پیرا) رہے حتی کہ دنیا کو چھوڑ گئے'' ❶

## سوال:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اخیر عمر میں رفع یدین کے راوی ہیں ان سے صرف ایک صحیح حدیث جس میں ان کے عمل کی چار رکعتوں میں ۱۰ دفعہ رفع یدین کا ذکر ہو پیش کریں؟

## جواب:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر عمر میں اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے فیصلہ کیا کہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے، جب رکوع کیا تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھائے، جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھائے۔'' ❷

اس حدیث میں نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے۔ صاحب تحریر کا مطالبہ ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ہی کی روایت میں ان تینوں مقامات کے ساتھ ساتھ دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا بھی ذکر ہو۔

---

❶ سفر السعادة: صفحه: ۱۱

❷ سنن ابن ماجة ، إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع، ح، ۸۶۷۔ سنن أبي داؤد، الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، ح: ۷۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



صاحب تحریر سے ہم دو گزارشات کرتے ہیں:

① ...کیا آپ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے تین مقامات پر بیان کردہ رفع الیدین پر عمل کر رہے ہیں؟ کہ اب آپ کو دو رکعات سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کی دلیل انہی کی روایت سے ملنا باقی ہے۔

② ...کیا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور صحابی کی بیان کردہ حدیث کو آپ تسلیم نہیں کر سکتے؟ یا ان کے علاوہ آپ کسی صحابی کو معتبر نہیں سمجھتے۔ کیا سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا ابوحمید الساعدی اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی بیان کردہ احادیث کافی نہیں ہیں؟

جب اتنی ساری صحیح احادیث ملنے کے باوجود آپ لوگ طرح طرح کے بہانے بنا کر اس سنت سے انکار ہی کرتے جا رہے ہو تو یہ بات بھی طے ہے کہ اگر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت سے دو رکعات کے بعد والا رفع الیدین مل بھی جائے تو آپ لوگ عمل نہیں کریں گے۔ کیونکہ آپ کا مقصد سنت پر عمل کرنا نہیں ہے۔ آپ کا مقصد تو رفع الیدین سے خود بھی دور رہنا اور عوام الناس کو بھی اس سے ہر ممکنہ کوشش کر کے باز اور متنفر کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کا ایسا ہی حال قرآن مجید میں بیان کیا ہے:

(( وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا۔ وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا۔ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا۔ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا۔ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَى فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا )) [الإسراء، ۱۷/ ۸۹ تا ۹۳]

”اور ہم نے یقیناً لوگوں کے لیے ہر مثال اس قرآن میں بیان کر دی ہے؛ پھر بھی اکثر لوگ انکار ہی کیے جا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک تجھ پر ایمان نہیں لائیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



گے حتی کہ تو ہمارے لیے (اس سنگلاخ) زمین سے چشمہ جاری کردے۔ یا تمھارا کھجور اور انگور کا (وسیع وعریض) باغ ہو اور تم اس میں (ہمارے سامنے) نہریں جاری کرو۔ یا جس طرح تم چاہتے ہو، تم آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دو۔ یا تم اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو گروپ کی صورت میں (ہمارے سامنے) لے آؤ۔ یا تمھارا سونے کا محل ہو۔ یا تم (ہمارے سامنے) آسمان کی طرف چڑھ جاؤ، لیکن محض چڑھ جانے سے ہم ایمان نہیں لائیں گے، حتی کہ تم (آسمان سے) ہمارے لیے ایک کتاب لاؤ (اس میں تمھاری صداقت کا بیان ہو) اسے ہم پڑھیں، (پھر ایمان لائیں گے)۔ آپ کہہ دو: میرا رب پاک ہے، میں تو صرف انسان (ہوں اور) رسول (بنایا گیا) ہوں۔''

((إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ)) [البقرة،٢/٦]

''جو لوگ انکار ہی کر دیں، انہیں تم ڈراؤ یا نہ ڈراؤ، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔''

رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ترک کرنے اور اس کے خلاف مہم چلانے والو! اللہ کے عذاب سے ڈرو۔

((فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ)) [سورة النور، آيت:٦٣]

''جو لوگ اس (اللہ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آزمائش نہ آجائے یا انہیں (اللہ کی طرف سے) دردناک عذاب آپہنچے۔''

((تم الكتاب بحمد الله))

۱۵، جون ۲۰۱۷ (جمعرات)

١٩ رمضان المبارك ١٤٣٨هـ

(......امان اللہ عاصم......)

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# المصادروالمراجع


١۔ تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر): تحقیق: محمد حسین شمس الدین۔دار الکتب العلمیة بیروت۔ الطبعة: الأولى، ١٤١٩ھ

٢۔ تنویر المقباس تفسیر ابن عباس: مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی

٣۔ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس: جمعه: مجد الدین أبو طاهر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی (المتوفی: ٨١٧ھ)۔ دار الکتب العلمیة بیروت

٤۔ الإتقان فی علوم القرآن: جلال الدین السیوطی تحقیق: محمد أبوالفضل إبراهیم۔ الهیئة المصریة العامة للکتاب۔الطبعة: ١٣٩٤ھ، ١٩٧٤م

٥۔ صحیح البخاری: محمدبن إسماعیل البخاري۔تحقیق: محمد زهیر بن ناصر الناصر۔ ترقیم: محمد فؤاد عبد الباقی۔دارطوق النجاة۔ الطبعة الاولی

٦۔ صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج القشیری ۔ تحقیق : محمد فؤاد عبدالباقی۔ دار إحیاء التراث العربی بیروت

٧۔ سنن أبی داود: أبو داود سلیمان بن الأشعث السِّجِستانی۔تحقیق: محمد محیی الدین عبدالحمید۔المکتبة العصریة صیدا بیروت

٨۔ سنن الترمذی: ابوعیسیٰ محمد بن عیسی الترمذی۔ تحقیق: أحمد محمد شاکر، محمد فؤاد عبد الباقی۔ الناشر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی مصر۔ الطبعة الثانیة، ١٣٩٥ھ، ١٩٧٥م

٩۔ سنن النسائی (المجتبی من السنن): أبو عبدالرحمن أحمد بن شعیب النسائی۔ تحقیق: عبد الفتاح أبو غدة۔مکتب المطبوعات الإسلامیة حلب

١٠۔ سنن ابن ماجة: ابن ماجة أبوعبداللّٰه محمدبن یزیدالقزوینی۔ تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی۔دارإحیاء الکتب العربیة فیصل عیسی البابی الحلبی


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



١١ـ سنن الدارقطني: أبو الحسن على بن عمر الدارقطني ـتحقيق: شعيب الارنؤوطـ مؤسسة الرسالة بيروت لبنانـ الطبعة الاولى ١٤٢٤هـ ـ ٢٠٠٤م

١٢ـ السنن الكبرى للبيهقي: أحمد بن الحسين أبوبكر البيهقيـ تحقيق: محمد عبد القادر عطاـدارالكتب العلمية بيروتـ الطبعة: الثالثة،١٤٢٤هـ

١٣ـ معرفة السنن والآثار: أحمد بن الحسين أبو بكر البيهقيـ تحقيق: عبدالمعطى أمين قلعجيـجامعة الدراسات الإسلامية كراتشى باكستان

١٤ـ السنن الكبرى للنسائي: أبوعبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائيـ تحقيق: حسن عبد المنعم شلبيـمؤسسة الرسالة بيروت

١٥ـ المستدرك على الصحيحين(مستدرك حاكم)أبوعبدالله الحاكم النيسابوريـ تحقيق: مصطفى عبد القادر عطاـدارالكتب العلمية بيروت

١٦ـالمسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم: أبو نعيم الأصبهانيـ تحقيق: محمد حسن إسماعيل الشافعيـ دارالكتب العلمية بيروت

١٧ـ مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن حنبلـ تحقيق: شعيب الأرنؤوط و عادل مرشد وآخرونـمؤسسة الرسالة بيروت،١٤٢١هـ

١٨ـ مسند الإمام أحمد بن حنبل: أحمد بن حنبلـمؤسسة قرطبة القاهرةـ عدد الأجزاء:٦ـ الأحاديث مذيلة بأحكام شعيب الأرنؤوط عليها

١٩ـ المسنَد الصَّحيح المُخَرّج عَلى صَحِيح مُسلم(مسند ابى عوانه): أبوعَوانة يَعقُوب بن إسحَاق الإسفرَايينيّ (المتوفى ٣١٦هـ ) تحقيق: الجُزء(١،٢) عَبَّاس بن صفاخان بن شهَاب الدّينـ الجُزء، ٣،٤؛ الدّكتور بَابا إبرَاهِيم الكميرونيـ الجُزء،٥،٦؛ الدّكتور مُحَمَّد محمدى مُحَمَّد جميلـ الجُزء،٧؛ الدّكتور عبد الله بن مُحَمَّد مدنِى بن حَافظـ الجُزء ،٨؛ الدّكتور بشير بن عَليّ بن عمر الدّكتور رَبَاح بن رُضيمَان العَنزى الدّكتور عبد الله بن مُحَمَّد مدنِى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بـن حَـافظ۔ الجُزء ٩،١٠؛ سَراج الحقّ بن محمّد هَاشِم۔ الجُزء ١١ الدّكتور مُـحَـمَّد بن عبد الله بن عَطاء الله عَطِيَّة الله۔ الجُزء ١٢ الدّكتور عبد الكَرِيم بن إبـرَاهِيـم آل غـضية۔ الـجُزء ١٣ الدّكتور سَالم بن عمر با عبد الله۔ الجُزء ١٤ الـدّكتور رَبَاح بن رُضيمَان العَنزى۔ الجُزء ١٥ الدّكتور هانى بن أَحمد بن عمر فَـقِيـه۔ الـجُـزء ١٦ الـدّكـتـور عـمر مصلح الحُسَينِى۔ الجُزء ١٧،١٨ الدّكتور أحـمَـد بـن حَسَـن الـحَـارِثِـىّ۔ الجُزء ١٩،٢٠ الدّكتور عَبد الله بن محمّد بن سـعُود آل مسَاعِد۔ تنسيق وإخراج: فَرِيق مِن البَاحِثين بكلِيَّةِ الحَديثِ الشَّرِيفِ وَالـدّرَاسَـاتِ الإسـلاميَّة بـالـجَـامِـعَة الإسـلاميَّة۔ الـناشر: الجَامِعَة الإسلاميَّة المملَكة العَرَبِيَّة السَّعُودية۔ الطبعة الأوُلى،١٤٣٥ هـ، ٢٠١٤ م

٢٠۔ معجم ابن الأعرابى:أبوسعيد بن الأعرابى الصوفى۔تحقيق: عبدالمحسن بن إبراهيم بن أحمد الحسينى۔دارابن الجوزى المملكة العربية السعودية

٢١۔ الـمـصـنـف فى الأحاديث والآثار(مصنف ابن ابى شيبة): أبو بكر بن أبى شيبة۔ تحقيق: كمال يوسف الحوت۔مكتبة الرشد الرياض۔ الطبعة الأولى

٢٢۔ الـمـصـنـف، لـعبـدالـرزاق: أبوبكر عبدالرزاق بن همام۔تـحقيق: حبيب الرحمن الأعظمى۔المكتب الإسلامى بيروت۔ الطبعة: الثانية،١٤٠٣هـ

٢٣۔ مسند أبى يعلى:أبو يعلى أحمد بن على الموصلى۔تحقيق: حسين سليم أسد۔دار المأمون للتراث دمشق۔ الطبعة: الأولى ،١٤٠٤هـ، ١٩٨٤م

٢٤۔ مسـنـد الـحميدى: أبو بكر عبد الله بن الزبير الحميدى۔ تحقيق: حسن سليم أسد الدَّارَانىّ۔دارالسقا دمشق سوريا۔ الطبعة: الأولى،١٩٩٦م

٢٥۔ مسـنـد الـحـمـيـدى: عبـدالـلـه بـن الـزبير أبو بكر الحميدى۔ دارالكتب العلمية،مكتبة المتنبى بيروت،القاهرة۔ تحقيق : حبيب الرحمن الأعظمى

٢٦۔ مسـنـد الـحميدى: أبو بكرعبد الله بن الزبير الحميدى ۔ تحقيق: حبيب الرحمن الاعظمى۔ الناشر: عالم الكتب بيروت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



٢٧ـ مستخرج أبي عوانة(مسندأبي عوانة):أبو عوانة يعقوب بن إسحاق ـ تحقيق:أيمن بن عارف الدمشقى ـدارالمعرفة بيروت ـالطبعةالأولى،١٤١٩هـ

٢٨ـ مسند أمير المؤمنين أبى حفص عمر بن الخطاب رضي الله عنه وأقواله على أبواب العلم، (المعروف مسند الفاروق): ابن كثير القرشى الدمشقى ـ تحقيق: عبدالمعطى قلعجى ـ دارالوفاء المنصورة ـ الطبعة:الأولى ١٤١١هـ ، ١٩٩١م

٢٩ـموطأ مالك،برواية محمدبن الحسن(موطأ امام محمد):مالك بن أنس المدنى ـتحقيق:عبدالوهاب عبداللطيف ـالمكتبة العلمية بيروت ـالطبعة الثانية

٣٠ـ موطأ الإمام مالك(برواية ابى مصعب الزهري): مالك بن أنس المدنى ـ تحقيق:بشارعواد معروف،محمود خليل ـمؤسسة الرسالة بيروت،١٤١٢هـ

٣١ـ شعب الإيمان:أحمد بن الحسين أبو بكر البيهقى ـتحقيق:الدكتور عبدالعلى عبد الحميد حامد ـبإشراف:مختارأحمد الندوى صاحب الدارالسلفية ببومباى الهند ـ الناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض

٣٢ـالإحسان فى تقريب صحيح ابن حبان: محمد بن حبان أبو حاتم الدارمى البُستى ـترتيب: الأميرعلاء الدين على بن بلبان الفارسى ـتحقيق و تخريج و تعليق: شعيب الأرنؤوط ـمؤسسة الرسالة بيروت

٣٣ـ صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان:محمدبن حبان أبو حاتم البُستى ـ تحقيق:شعيب الأرنؤوط ـمؤسسة الرسالة بيروت ـالطبعة الثانية ١٤١٤هـ

٣٤ـ صحيح ابن خزيمة:أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة ـ تحقيق: الدكتور محمد مصطفى الأعظمى ـ الناشر: المكتب الإسلامى بيروت

٣٥ـ المعجم الكبير:ابوالقاسم سليمان بن أحمد الطبرانى ـ تحقيق: حمدى بن عبدالمجيد السلفى ـمكتبة ابن تيمية القاهرة

٣٦ـ كنزالعمال فى سنن الأقوال والأفعال:علاء الدين على بن حسام الدين الهندى ـتحقيق:بكرى حيانى ـمؤسسة الرسالة بيروت ـ ١٤٠١هـ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



٣٧۔ شرح معانی الآثار: أبو جعفرالطحاوی۔ تحقیق : محمد زهری النجار محمد سید جاد الحق۔ عالم الکتب۔ الطبعة: الأولی،١٤١٤ھ،١٩٩٤م

٣٨۔ قرة العینین برفع الیدین فی الصلاة( جزء رفع الیدین للبخاری): محمد بن إسماعیل البخاری۔تحقیق:أحمدالشریف۔دارالأرقم الکویت

٣٩۔ رفع الیدین فی الصلاة،(جز رفع الیدین) للبخاری، بهامشه جلاء العینین لبدیع الدین الراشدی،دارابن حزم بیروت۔ الطبعة الاولی ١٤١٦ھ ۔ ١٩٩٦م

٤٠۔ السنة: أبو بکر بن أبی عاصم ۔ تحقیق: محمد ناصر الدین الألبانی۔ الناشر: المکتب الإسلامی بیروت

٤١۔ نظم المتناثر من الحدیث المتواتر:أبوالفیض الکتانی۔تحقیق: شرف حجازی۔ دارالکتب السلفیة مصر

٤٢۔ الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف:محمد بن إبراهیم بن المنذر ۔ تحقیق: أبو حماد صغیر أحمد بن محمد حنیف۔ دار طیبة الریاض السعودیة

٤٣۔ جامع التحصیل فی أحکام المراسیل:أبو سعید العلائی۔ تحقیق:حمدی عبدالمجید السلفی۔ عالم الکتب بیروت۔ الطبعة: الثانیة ١٤٠٧ھ

٤٤۔ التحقیق فی أحادیث الخلاف: أبوالفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی۔ تحقیق: مسعد عبدالحمید۔دارالکتب العلمیة بیروت۔١٤١٥ھ

٤٥۔ تنقیح التحقیق فی أحادیث التعلیق: شمس الدین الذهبی۔ تحقیق: مصطفی أبو الغیط عبد الحی عجیب۔ دارالوطن الریاض۔١٤٢١ھ

٤٦۔ التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر:ابن حجر العسقلانی۔ دار الکتب العلمیة بیروت۔ الطبعة الاولی، ١٤١٩ھ، ١٩٨٩م

٤٧۔ نقد المنقول والمحك الممیز بین المردود والمقبول: ابن القیم۔ تحقیق : حسن السماعی سویدان۔ دار القادری بیروت۔ الطبعة الأولی،١٤١١ھ

٤٨۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف :ابن القیم۔ تحقیق: عبدالفتاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



أبوغدة۔ مكتب المطبوعات الإسلامية حلب۔ الطبعة الثانية،١٤٠٣هـ

٤٩۔ الاعتبار فى الناسخ والمنسوخ من الآثار:محمد بن موسى الحازمى الهمدانى۔دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد الدكن۔ الطبعة الثانية١٣٥٩هـ

٥٠۔ نزهة النظر فى توضيح نخبة الفكر فى مصطلح أهل الأثر:أحمد بن حجر العسقلانى۔ تحقيق:عبدالله بن ضيف الله الرحيلى۔ مطبعة سفير بالرياض

٥١۔ شرح نخبة الفكر: نورالدين الملا القارى (ملا على القارى)۔ تحقيق و تعليق: محمد نزار تميم وهيثم نزارتميم۔دارالأرقم لبنان بيروت

٥٢۔ تدريب الراوى فى شرح تقريب النواوى:جلال الدين السيوطى۔ تحقيق: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابى۔دار طيبة

٥٣۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: نور الدين على الهيثمى۔ تحقيق: حسام الدين القدسى۔ مكتبة القدسى القاهرة۔ عام النشر:١٤١٤هـ ،١٩٩٤م

٥٤۔ تذكرة الموضوعات: محمدطاهر بن على الصديقى الهندى (پٹنی) (المتوفى:٩٨٦هـ) الناشر: إدارة الطباعة المنيرية۔ الطبعة الأولى، ١٣٤٣هـ

٥٥۔ الموضوعات:عبد الرحمن بن على بن محمد الجوزى۔ تحقيق: عبدالرحمن محمد عثمان۔محمد عبد المحسن صاحب المكتبة السلفية بالمدينة المنورة۔ الطبعة: الأولى،١٣٨٦هـ، ١٩٦٦م

٥٦۔ فيض البارى على صحيح البخارى: أمالى محمد أنور شاه الكشميرى الهندى ثم الديوبندى۔ تحقيق:محمد بدرعالم الميرتهى أستاذ الحديث بالجامعة الإسلامية بدابهيل۔ جمع الأمالى وحررها ووضع حاشية البدر السارى إلى فيض البارى۔دارالكتب العلمية بيروت۔ الطبعة الأولى ١٤٢٦هـ

٥٧۔ فتح البارى شرح صحيح البخارى: ابن حجر العسقلانى۔ ترقيم: محمد فؤاد عبد الباقى۔ تخريج و تصحيح: محب الدين الخطيب۔ تعليقات: العلامة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عبد العزيزبن عبدالله بن باز۔ دارالمعرفة بيروت۔عام الطباعة ١٣٧٩ھ

٥٨۔ عمدة القارى شرح صحيح البخارى: بدر الدين العينى الحنفى۔ دار إحياء التراث العربى بيروت

٥٩۔ شرح تراجم ابواب البخارى،شاه ولى الله المحدث الدهلوى (صحيح البخارى، درسى نسخه) قديمى كتب خانه مقابل آرام باغ كراچى پاكستان

٦٠۔ المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج (شرح النووى):يحيى بن شرف النووى۔دار إحياء التراث العربى بيروت۔ الطبعة الثانية،١٣٩٢ھ

٦١۔ عون المعبود شرح سنن أبى داود: شمس الحق العظيم آبادى ، منسوب الى اخ له شرف الحق العظيم آبادى۔دار الكتب العلمية بيروت۔١٤١٥ھ

٦٢۔ تحفة الأحوذى بشرح جامع الترمذى: محمدعبدالرحمن المباركفورى۔ دارالكتب العلمية بيروت

٦٣۔ العرف الشذى شرح سنن الترمذى:محمد أنور شاه الكشميرى الهندى۔ تصحيح: الشيخ محمود شاكر۔دار التراث العربى بيروت۔١٤٢٥ھ

٦٤۔النفح الشذى شرح جامع الترمذى:ابن سيد الناس۔ تحقيق: أبوجابر الأنصارى، عبدالعزيز أبورحلة، صالح اللحام۔ دارالصميعى للنشر و التوزيع الرياض المملكة العربية السعودية۔ الطبعة: الأولى ،١٤٢٨ھ، ٢٠٠٧م

٦٥۔ حاشية السندى على النسائى: نورالدين أبوالحسن السندى الحنفى۔ تحقيق : عبدالفتاح أبوغدة۔ مكتب المطبوعات الإسلامية حلب۔١٤٠٦ھ

٦٦۔ التمهيد لما فى الموطأ من المعانى والأسانيد: أبو عمر ابن عبدالبر۔ تحقيق: مصطفى بن أحمد العلوى ، محمد عبد الكبير البكرى۔ وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية المغرب۔ عام النشر١٣٨٧ھ

٦٧۔ شرح الزرقانى على موطأ الإمام مالك: محمد بن عبد الباقى الزرقانى۔ تحقيق: طه عبد الرؤوف سعد۔مكتبة الثقافة الدينية القاهرة۔١٤٢٤ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



٦٨ـ الاستذكار شرح موطأ مالك: أبوعمر ابن عبدالبر ـ تحقيق: سالم محمد عطامحمد على معوض ـ دارالكتب العلمية بيروت ـ الطبعة الأولى

٦٩ـ التعليق الممجد على موطأ محمد شرح لموطأ مالك برواية محمد بن الحسن، المؤلف: أبو الحسنات محمد عبدالحى الأنصارى اللكنوى الهندى ـ تعليق وتحقيق: تقى الدين الندوى ـ دارالقلم دمشق ـ الطبعة الرابعة ١٤٢٦هـ

٧١ـ مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: عبيدالله المباركفورى ـ إدارة البحوث العلمية والدعوة والإفتاء الجامعة السلفية بنارس الهند ـ الطبعة الثالثة

٧٢ـ هدي السارى مقدمة فتح البارى: ابن حجر العسقلانى ـ تخريج و تصحيح، محب الدين الخطيب ـ الناشر، المكتبة السلفية

٧٣ـ طرح التثريب فى شرح تقريب الأسانيد وترتيب المسانيد ـ أبوالفضل العراقى ـ الطبعة المصرية القديمة، دارإحياء التراث العربى ومؤسسة التاريخ العربى

٧٤ـ تهذيب الكمال فى أسماء الرجال: أبوالحجاج جمال الدين المزى ـ تحقيق: دكتور بشار عواد معروف ـ مؤسسة الرسالة بيروت ـ الطبعة الأولى

٧٥ـ تهذيب التهذيب: ابن حجر العسقلانى ـ مطبعة دائرة المعارف النظامية الهند ـ الطبعة الأولى، ١٣٢٦ه

٧٦ـ تقريب التهذيب: ابن حجر العسقلانى ـ تحقيق: محمد عوامة ـ دارالرشيد سوريا ـ الطبعة: الأولى، ١٤٠٦هـ، ١٩٨٦م

٧٧ـ الجرح والتعديل: ابن أبى حاتم الرازى ـ طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدرآبادالدكن الهند ـ دار إحياء التراث العربى بيروت ـ ١٢٧١هـ

٧٨ـ الضعفاء والمتروكون، لابن الجوزى: أبو الفرج عبد الرحمن الجوزى ـ تحقيق: عبدالله القاضى ـ دار الكتب العلمية بيروت ـ الطبعة: الأولى، ١٤٠٦هـ

٧٩ـ المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان: محمد بن

www.KitaboSunnat.com



حبان البُستی۔ تحقیق: محمود إبراهیم زاید۔ دارالوعی حلب۔١٣٩٦ھ

٨٠۔ الثقات: محمد بن حبان أبوحاتم البُستی۔ طبع بإعانة: وزارة المعارف للحکومة العالیة الهندیة۔ دائرة المعارف العثمانیة بحیدرآباد الدکن الهند

٨١۔ الضعفاء والمتروکون، للنسائی: أحمد بن شعیب النسائی۔ تحقیق: محمود إبراهیم زاید۔دارالوعی حلب۔ الطبعة: الأولی،١٣٩٦ھ

٨٣۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال: شمس الدین الذهبی۔ تحقیق: علی محمد البجاوی۔ دارالمعرفة للطباعة والنشر بیروت۔ الطبعة الأولی ١٣٨٢ھ ، ١٩٦٣م

٨٤۔ التاریخ الکبیر: محمد بن إسماعیل البخاری۔ دائرة المعارف العثمانیة حیدرآباد الدکن۔ طبع تحت مراقبة: محمد عبدالمعید خان

٨٥۔ الضعفاء الکبیر: أبو جعفر محمد بن عمروالعقیلی۔ تحقیق: عبدالمعطی أمین قلعجی۔دارالمکتبة العلمیة بیروت۔ الطبعة: الأولی،١٤٠٤ھ، ١٩٨٤م

٨٦۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: أبو أحمد بن عدی الجرجانی۔ تحقیق: عادل أحمد عبد الموجودعلی محمد معوض۔ شارك فی تحقیقه: عبدالفتاح أبو سنة۔ الکتب العلمیة بیروت۔ الطبعة: الأولی،١٤١٨ھ

٨٨۔ التبیین لأسماء المدلسین: برهان الدین الحلبی۔ تحقیق: یحیی شفیق حسن۔دارالکتب العلمیة بیروت۔ الطبعة الاولی ١٤٠٦ھ

٨٩۔ الإکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف فی الأسماء والکنی و الأنساب: علی بن هبة الله ابن ماکولا۔ دارالکتب العلمیة بیروت۔١٤١١ھ

٩٠۔ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فی رجال الحدیث وعلله، جمع وترتیب: السید أبو المعاطی النوری،أحمد عبد الرزاق عید،محمود محمد خلیل۔ دار النشر: عالم الکتب۔ الطبعة: الأولی،١٤١٧ھ ، ١٩٩٧م

٩١۔ موسوعة أقوال أبی الحسن الدارقطنی فی رجال الحدیث وعلله۔تألیف: مجموعة من المؤلفین الدکتور محمد مهدی المسلمی، أشرف منصور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عبدالرحمن ،عصام عبد الهادى محمود ، أحمد عبد الرزاق عيد،أيمن إبراهيم الزاملى ،محمود محمد خليل۔ الطبعة الأولى۔عالم الكتب بيروت

۹۲۔ تاريخ بغداد: أبو بكر أحمد بن على الخطيب البغدادى۔ دارالكتب العلمية بيروت۔تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا۔ الطبعة: الأولى،۱٤۱۷ھ

۹۳۔ طبقات الشافعية الكبرى: عبد الوهاب بن تقى الدين السبكى ۔ تحقيق: دكتور محمود محمد الطناحى و دكتور عبد الفتاح محمد الحلو۔ هجر للطباعة والنشر والتوزيع

۹٤۔ سير أعلام النبلاء: شمس الدين الذهبى۔ تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط۔مؤسسة الرسالة بيروت۔ طبعة الثالثة

۹۵۔ الإصابة فى تمييز الصحابة: ابن حجر العسقلانى۔ تحقيق: عادل أحمد عبدالموجود وعلى محمد معوض۔دارالكتب العلمية بيروت۔الطبعة الأولى

۹٦۔ الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار: علاء الدين الحصكفى الحنفى۔ تحقيق: عبد المنعم خليل إبراهيم۔دار الكتب العلمية بيروت

۹۷۔ ردالمحتار على الدرالمختار: ابن عابدين الحنفى۔ دار الفكر بيروت

۹۸۔ المدوّنة(الكبرىٰ): مالك بن أنس المدنى ۔ دار الكتب العلمية۔ الطبعة: الأولى،۱٤۱۵ھ، ۱۹۹٤م

۹۹۔ الأم للشافعى: محمد بن إدريس الشافعي۔دارالمعرفة بيروت۔۱٤۱۰ھ

۱۰۰۔ بداية المجتهد ونهاية المقتصد: أبوالوليد محمد بن أحمد القرطبى الشهير بابن رشد۔ دارالحديث القاهرة۔ تاريخ النشر: ۱٤۲۵ھ ، ۲۰۰٤م

۱۰۱۔ مسائل الإمام أحمد رواية أبى داود السجستانى: أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِستانى۔ تحقيق: أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد۔ مكتبة ابن تيمية مصر۔ الطبعة: الأولى ۱٤۲۰ھ ، ۱۹۹۹م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



١٠٢ـ جزء فی مسائل عن أبی عبد الله أحمد بن حنبل: أبو القاسم عبدالله بن محمد البغوی۔ تحقیق: أبوعبدالله محمود بن محمد الحداد۔ دارالعاصمة الریاض۔ الطبعة: الأولی ١٤٠٧ھ

١٠٣ـ مسائل أحمد بن حنبل روایة ابنه عبد اللّٰه: أبوعبداللّٰه أحمد بن حنبل ۔ تحقیق: زهیر الشاویش۔ المکتب الإسلامی بیروت۔ الطبعة الأولی ١٤٠١ھ

١٠٤ـ نصب الرایة لأحادیث الهدایة (مع حاشیته بغیة الألمعی فی تخریج الزیلعی) : جمال الدین الزیلعی الحنفی ۔ تقدیم :محمد یوسف البَنُوری۔ تحقیق: محمد عوامة۔ مؤسسة الریان للطباعة والنشر بیروت

١٠٥ـ إعلام الموقعین عن رب العالمین: شمس الدین ابن قیم الجوزیة۔ تحقیق: محمد عبد السلام إبراهیم۔دارالکتب العلمیة بیروت

١٠٦ـ الغنیة لطالبی طریق الحق (المعروف غنیة الطالبین)،الشیخ عبدالقادر الجیلانی، طبع دمشق

١٠٧ـ سفر السعادة: محمد بن یعقوب فیروزآبادی(المتوفی:٧٢٦) الناشر: دارالعصور مصر،١٣٣٢ھ

## اردو مترجم کتب

١٠٨ـ درس ترمذی: شیخ الاسلام محمد تقی عثمانی۔ ترتیب و تحقیق: مولانا رشید اشرف سیفی، جامعة دارالعلوم کراچی۔مکتبة دارالعلوم کراچی

١٠٩ـ الورد الشذی علی جامع الترمذی، مجموعه منتخب تقاریر شیخ الهند محمود الحسن محدث اعظم دارالعلوم دیوبند۔ مرتب: حضرت مولانا میاں اصغر حسین آف انڈیا۔ الناشر: معهد الخلیل الاسلامی ٤٤٥ بهادر آباد کراچی پاکستان۔ سنه طباعت ١٤١٦ھ

١١٠ـ جزء رفع الیدین (اردو) الامام محمد بن اسماعیل البخاری۔ مترجم: حافظ زبیر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



علیزئی رحمہ اللہ۔ الناشر: مکتبۃ الاسلامیۃ فیصل آباد

۱۱۱۔ نورالعینین فی اثبات رفع الیدین: حافظ زبیر علیزئی رحمہ اللہ، الناشر مکتبہ اسلامیۃ فیصل آباد/لاھور۔ اشاعت: جون۲۰۰۲/اکتوبر ۲۰۱۲

۱۱۲۔ نیل الفرقدین فی مسئلۃ رفع الیدین: محمد انور شاہ الکشمیری، مطبوعہ مکتبۃ حنفیۃ گوجرانوالا،و المجلس العلمی دھلی

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "